يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم

فهرست فصول برهان الاحکام فی آداب الاسلام

شکریہ

سا ر بغیر اظہار اِس امر کے رہ نہین سکتا کہ اِس اسلامی کتاب کو جس طرح پبلک نے
نگاہون سے دیکھا اوس سے زیادہ توقیر کی نظر سے عالیجناب معلی القاب
نتساب موید الاسلام والمسلمین **نواب افضل الدین خان**
نا در **جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر**
شدہ اقبالہم وزیر اعظم و مدار المہام مملکت آصفیہ سرکار عالی مدظلہ العالی ہنے ملاحظہ فرماکر
اندید گی کتاب بذریعہ مراسلہ معتمد صاحب دفتر ملکی نشان ۹۲۵ مرقومہ ۱۷ محرم ۱۳۱۳ سنہ ہجری
روپیہ انعام سرفراز فرمانیکے علاوہ دو سَو جلد کتب کی خریداری بھی بغرض تقسیم طلبہ وغیرہ
لیف منظور فرمائی ہے۔ اور نیز علاقہ صرف خاص مین بھی بحسن توجہ **جناب نواب**
سف **نواز الملک بہادر** معتمد اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی و
مو **لوی سید محمد انور خان صاحب رضوی** اوّل تعلقدار علاقہ صرف
تعداد کثیر کتب خرید کیے گئے۔ یہ ناچیز تہ دل سے سرکار کی اِس قدردانی و قدر افزائی کا
ادا کرتا ہے درحقیقت ایسے قدردانیان اشاعت علوم کیلئے سبب اور ملک کی شائستگی
لک کی حوصلہ افزائی کے باعث ہین۔
ب فیضماب مولوی وحید الزمان خانصاحب المخاطب
بہ وقار نواز جنگ بہادر معتمد صاحب دفتر ملکی سرکار عالی و **جناب مولوی**

سید حسین صاحب بلگرامی المخاطب نواب عماد الملک بہادر
ناظم صاحب تعلیمات ملک سرکار عالی و تعلقدار صاحب موصوف کے تحریرات
اسکے متعلق جو اونہوں نے سرکاری طور پر کی ہیں بجنسہ درج ذیل ہیں میں بجان و دل ان حضرات
قدردانان علم و ہنر و مربی و محافظ قوم و مذہب کا بھی بیحد مشکور ہوں۔
حقیقت میں اگر پبلک کو اس کتاب سے فایدہ پہونچے تو اوسکو پورے طور سے جناب
رای للتا پرشاد صاحب سابق اول تعلقدار ضلع رایچور۔ و جناب مولوی
امیر محمد خان صاحب منصرم اول تعلقدار ضلع مذکور کا شکرگذار ہونا چاہیے
جنکے مبارک اور فیاض ہاتھ اس کتاب کو بملاحظہ اقدس سرکار پہونچانیکے ذریعہ بنے۔
جسکے باعث کتاب کی اشاعت اس درجہ پر ہوئی۔
معہذا میں نہایت ممنون ہوں اون حضرات کا جنھوں نے اپنے تقاریظ اور تواریخ
اس کتاب کو زینت بخشی ہے۔ اور نیز اون حضرات مہتممان اخبار کا جنھوں نے اس کتاب
پسند کرکے اپنے اخباروں میں اسکے طرف عام کو توجہ دلائی ہے فقط

الملتمس خادم الحاج کمترین
محمد برہان الدین حقانی

نقل مراسلہ محکمہ معتمد سرکار عالی علاقہ دفتر ملکی واقع ۷ المحرم الحرام ۱۳۱۰ھ
مطابق ۳ شہریور ۱۳۰۲ فصلی

مہر دفتر سرکار عالی ۱۳۰۹ ف

نشان ۸۲۵

[illegible]

تالیف حکم اشرف صادر فرمودہ اند) چھپکر گورنمنٹ انگریزی ... ... ریار ہو گئی ہے

ور ہم بھی اس علم دوست قدردان وحق شناس گورنمنٹ کی ا... ... دن او رصلہ بخشیون کے

نہایت شکر گذار ہین مگر اس درخواست سے کسیطرح باز ... رہ سکتے کہ سرکار عالی کے کل

قصبات و دیہات کے قضات وخطبات کی حالت مخفی ... ہے وہ بالکل ہی مسائل ضروریہ شرعیہ

سے ناواقف ہین اور قضات کا بار باوجود ... ولی ہونیکے باعث اپنے سر پرلئے ہوے بیٹھے

ہین اگر سرکار عالی اپنی عام فیاضی اور دریا دلی وہمدردی مذہبی سے معتمد امور مذہبی پر احکام صادر

فرمائے کہ ایک ایک جلد اوسکی ہر قاضی وخطیب کے پاس روانہ کرے تو نہایت مناسب ہے

تا ہمارے قاضی وخطیب وپیش امام خطا وزلل سے بچے رہین اور سرکار عالی کے ہزارون احسانون مین یہ

احسان عظیم بھی رعایا کے گردن پر رہے - ہم امید کرتے ہین کہ عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی

ہمارے اس التجا کو منظور فرماوینگے فقط

ریویو اخبار مشیر دکن حیدرآباد مطبوعہ غرہ صفر ۱۳۱۳ھ سنہ ہجری مطابق ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۹۵ء - نمبر ۲۸ - جلد ۱۰

ہمارے مطبع مین ایک نو تصنیف کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام بغرض ریویو آئی ہے

اسکے مصنف مولوی محمد برہان الدین صاحب ہین کہ جنکو سمستان گدوال سے تعلق ملازمت ہے

اس کتاب کو دیکھکر ہمکو کئی وجوہ سے خوشی ہوئی - اول تو اس وجہ سے کہ سرکاری اسکولون مین

جو انگریزی تعلیم دیجاتی ہے اسکے ساتھ مذہبی تعلیم نہونے سے اسکولون کے بچے اپنے مذہب کی

حقیقت اور احکام شریعت سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہین اس کتاب مین مصنف نے اس بات کا

التزام کیا ہے کہ ولادت سے لیکر انسان کے سفر آخرت اختیار کرنیکے وقت تک کے متعلق احکام شریعت

سے محض جاہل نہین رہینگے مصنف نے اس کتاب مین صرف عبادات سے ہی بحث کی ہے اگر اسیطرح معاملات سے بھی بحث کیجاتی تو یہ کتاب طالب علمون کیلئے اور بھی مفید ہوتی۔
دوسری وجہ ہمارے خوش ہونیکی یہ ہے کہ مصنف کتاب اپنے ملک مین سے ہین ملک کی خوش قسمتی سمجھنے چاہیئے کہ اسمین اس لیاقت اور اس خیال کے لوگ موجود ہین کہ جو اپنے ملک اور اپنے قوم کے بچون کے فایدہ پہنچانیکے لئے اس قسم کے کتابین تدوین کرنیکی تکلیف گوارہ کرتے ہین۔
ہماری خوشی کی تیسری وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نظام کے ماتحت اسٹیٹون مین ایسے جوہر شناس اور قدر شناس جاگیردار اور رجواڑے موجود ہین کہ جو صاحب علم لوگون کی قدر شناسی کرکے انکو اپنی سرکارون مین نوکر رکھتے ہین۔
راجہ صاحب گدوال کی تعریف کرنی چاہیئے کہ اونھون نے اپنے ہان اس لیاقت اور قابلیت کے لوگ جمع کر رکھے ہین۔ الغرض یہ کتاب بہ وجوہ قدر کے قابل ہے گورنمنٹ نظام نے مصنف کو اس کتاب کی تصنیف کی صلہ مین دوسو روپیہ عطا فرماکر اور دوسو نسخے خرید فرماکر مصنف کے حوصلہ کو بڑہایا ہے اور اپنی قدردانی کا اعلی ثبوت دیا ہے۔
یہ کتاب سید عبد الرزاق صاحب کی شاپ سے مقام روسہ عالی یا عصر روپیہ ۱۰۰ کلدار کو مل سکتی ہے فقط۔

قطعہ تاریخ طبع دوم رشحہ قلم جادو رقم حضرت ذو المجد والکرم ابو المعالی مولوی محمد رفیع الدین حسین صاحب نفیس زاد فضائلکم

باز از سعی مولف صاحب عالی مقام	نیک این مجموعہ آداب خوشتر طبع شد
از پئی تاریخ طبعش زد رقم کلک نفیس	بیدل برہان الاحکام این مکرر طبع شد

تمت بالخیر

بجانب نواب فار نواز جنگ بہادر معتمد سرکار عالی علاقہ دفتر ملکی

خدمت مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب سفیر راجہ صاحب بہادر گدوال سلسلہ ثنی مراسلہ نشان ۱۶۹ واقع بست و ہشتم دی سنہ حال نگارش است کہ بارسال کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام مولفہ آن صاحب از ناظم صاحب تعلیمات ملک سرکار عالی طلب رای کہ شدہ بود ناظم صاحب موصوف ذریعہ مراسلہ نشان ۱۳۸ تحریر کردہ اند کہ کتاب مذکور در احکام و آداب اسلام نہایت عمدہ و آداب وضو و نماز و غسل وغیرہ بموافقت احادیث و سنت بطرز خوب نوشتہ شدہ بلا شبہ قابل انعام و تقسیم طلبہ وغیرہ بودہ است چنانچہ بلحاظ عمدگی و مفید مذہب بودن آن عالیجناب نواب آندار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کتاب موصوفہ را پسند فرمودہ براہ قدر دانی بہ عطای دو صد روپیہ انعام و خرید ی دو صد جلد کتاب بصلہ تالیف حکم اشرف صادر فرمودہ اند۔ پس مناسب است اکہ کتب مذکورہ مع فرد قیمتش داخل نمودہ شود تا بتحریک دفتر پولٹکل و فنانس سرکار عالی رقم مزبور طلبانیدہ شود شرح دستخط بندہ رحمن شریف

نقل مراسلہ صدر دفتر نظامت تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی واقع

۲۴ بہمن سنہ ۱۳۰۴ فصلی م ۲ ج سنہ ۱۳۱۳ ہجری

نشان ۱۳۸

بدفتر معتمد صاحب سرکار عالی علاقہ دفتر ملکی

مقدمہ

(مہر: ملک سرکار عالی نظامت تعلیمات مہر صدر دفتر انتظام)

طلبی بہ نسبت کتاب برہان الاحکام مولفہ مولوی محمد برہان الدین صاحب

بجواب روبکار نشان ۱۶۹ واقع ۲۸ دی سنہ حال مقدمہ سند رجہ عنوان لکھا جاتا ہے کہ کتاب مذکور احکام و آداب اسلام میں بہت ہی عمدہ طور سے لکھے گئی ہے اور آداب وضو و نماز و غسل وغیرہ بموافقت احادیث

وسنت بہت خوبی و اختصار کے ساتھ بیان کئے ہین۔ اگرچہ نصاب تعلیم مین داخل کرنیکی بین ر ا

ہنین دیسکتا مگر بلا شبہ قابل انعام کے ہی اور نیز اس قابل ہے کہ دیہات کے خطیب اور قضاۃ وغیرہ

زیر نظر رہنے اور انعام مین طلبہ کو تقسیم کیجاسنے فقط شرحد تحط عماد الملک

اعلیٰ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

نقل مراسلہ محکمہ اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ تعلقات صرف خاص

نشان کشتی

واقع ۲۸ محرم ۱۳۱۳ ہجری م ۴ اشہریور سنہ ۱۳۰۴ ف

مہر صدر محکمہ اول تعلقدار ضلع اطراف البلدہ علاقہ صرف خاص

منجانب کو سید محمد انور جان رضوی اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ بخدمت جمیع تحصیلداران تعلقات ضلع ہذا

تنقیح۔ محمد زین الدین قریشی

مقدمہ

اشاعت کتاب برہان الاحکام سے فی آداب الاسلام

بوصول درخواست مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب مورخہ شہریور ۱۳۰۴ فصلی بمقدمہ مندرجہ عنوان

بہ ترسیل نقل درخواست مذکور نگارش ہے کہ یہ ایک نہایت ہی عمدہ اور کارآمد کتاب ہے آپ ایک

فہرست ادن قاضیون اور خطیبون اور پیش اماموں کی مرتب کرکے بھیجئے جنکے پاس ایسے ضروری

مسایل کی ایک کتاب کا رہنا بہت ضروری ہے۔ اس کتاب کی ترتیب اس اصول پر کیگئی ہے

کہ کل وہ ضروری مسایل جو مین ابتدائے پیدایش تا بہ موت ہر آدمی کو دریافت کرنا چاہئے اسمین

لکھے گئے ہین اردو عبارت ہے اسلئے آپ اسکے جانب ذرا توجہ کیجئے تاکہ ہمارے ہاں کے قاضی

اور خطیب وغیرہ بھی ایسے ہو جائین کہ وہ بزرگون کی پڑہی ہوئی چھری سے بکرے حلال کرتے

ف ۲ اسکا ایک عشر مولوی محمد برہان الدین صاحب کو دیکر لکھا جاکر جب

فہرست آجائیگی اوسوقت جسقدر کتابون کی ضرورت ہوگی آپسے منگا کے تقسیم

سشر حد تسخط   سید احمد خان رضوی مددگار

(۲) اخبار شوکت الاسلام بمبئی مطبوعہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۳ ہجری مطابق ۲۳ ستمبر ۱۸۹۵ء - نمبر ۱۲ - جلد ۱۶

ریویو

مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب سفیر راجہ صاحب گدوال نے جو کتاب برہان الاحکام فی
آداب الاسلام تالیف کی ہے ہم نے اوس کتاب کو من اوّلہ الی آخرہ معاینہ کیا یہ کتاب چالیس
فصلون پر مشتمل ہے اور ایک مبتدی کو آسانی کے ساتھ مذہبی قواعد و آداب سے واقف ہونے کیلئے
حقیقت مین بہت ہی مستحسن و مکمل ہے - یہ کتاب ضرور ہر مسلمان کے پاس رہنی چاہیئے
خصوصًا ایسے زمانہ مین کہ مذہبی تعلیم کی حالت سرکاری مدارس مین ایسی گھٹی ہوی ہے
کہ اوس گھٹاؤ کے اعتبار سے اگر یہ کہین کہ گویا تعلیم مذہبی مدارس مین ہوتی ہی نہین تو بیجا
نہوگا - ہر مسلم و مسلمہ کا اقلًا ایک مرتبہ اس کتاب پر اس سر لیسے اوس سرے تک
عبور کر جانا نہایت فائدہ مند ہوگا و نیز موجب اوسکا ہوگا کہ مذہبی عادات اون کے
دل و دماغ سے منفک نہوسکین بلاشبہ مولف صاحب نے مسلمانون کو اس کتاب کے ذریعہ
سے بڑا فایدہ پہونچایا ہے اور اونہون نے جو محنت کی ہے واقعی ہن وہ اوس قابل ہے
ان کو صرف اوسکی قدر و منزلت کرنی نہین بلکہ مولف کا احسان مند ہونا چاہیئے
صاحب نے کیا ہی خوب کام کیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بھر دیا ہے - یہ کتاب
ہی عمدہ پسندیدگی کے قابل ہے - سرکار کے مقدس ملاحظہ مین بھی آچکی ہے -
و منظور ہو کر جسکا صلہ مولف صاحب کو یہ عطا ہوا کہ دو صد جلد سرکار مین خرید کی گئین

اور دو سو روپیہ کے انعام سے بھی سرفرازی ہوئی۔ گو اس کتاب کے استحسان کے لحاظ
سے یہ انعام و عطا ہماری رای مین بہت ہی کم ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہ عطا ہم ایسے زمانہ
مین کہ تمام دنیا سنیٹنگ بن رہی ہے اور اگر ایسے وقت مین قدر ہے تو سنیس کو ہی
اور یہ ایک مذہبی معاملات سے بھری ہوئی کتاب ہے پھر یہ صلہ عطا ہونا حقیقت مین سرکار
کی سچی قدر دانی پر دال ہے۔ ہم اہل اسلام پبلک کو اپنی رائے سے مطلع کرنیکے بغیر اس
تحریر کو ختم نہین کرسکتے کہ وہ اپنے پیارے لڑکے اور لڑکیون کو اس کتاب کے پڑھانے سے غافل رہین

رائے اخبار جریدہ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ ماہ محرم الحرام ۱۳۱۳ہجری
مطابق ۱۳ ماہ جولائی ۱۸۹۵ء۔ شمارہ ۲۸ جلد ۲۱

صلہ تالیف کتاب

کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام منجملہ کتب تصنیفات مصنفہ جناب حاجی مولوی محمد برہان الدین
صاحب سفیر راجہ صاحب گدوال جو آداب احکام اسلام مین بےنظیر ہے چنانچہ ہمنے اپنے اخبار
مین اوسکی اوصاف جستہ جستہ شایع کیا تھا اور جسکو سرکار نے بذریعہ روبکار دفتر ملکی
نشان ۴۲۵ مورخہ ۷ محرم ۱۳۱۳ ہجری اوسکے خوبیون کو باین الفاظ ظاہر فرمایا ہے (کہ کتاب
مذکور در احکام و آداب اسلام نہایت عمدہ و آداب وضو و نماز و غسل وغیرہ بموافقت احادیث
و سنت بطرز خوب نوشتہ شدہ بلاشبہ قابل انعام و تقسیم طلبہ وغیرہ بودہ است چنانچہ بلحاظ
عمدگی و مفید مذہب بودن آن عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کتاب
موصوفہ را پسند فرمودہ براہ قدر دانی بعطاے دو صد روپیہ انعام و خریدی دو صد جلد بصلہ

یا ایها الناس قد جاءکم برهان من ربکم
بفضل ملک العلام درین ایام کتاب مفید الانام موسوم به
برهان الاحکام
فی
آداب الاسلام
حسب ارشاد جناب ابو الحسنات محمد غوث محی الدین صاحب حقانی
در مطبع صبغة اللهی واقع مدراس طبع شد

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وآلہ واولادہ
واصحابہ وازواجہ واہل بیتہ واحبائہ واتباعہم اجمعین

اما بعد بندہ کمترین خادم الحاج **محمد برہان الدین** عفی اللہ عنہ ابن
المرحوم المغفور جناب الحاج محمد سراج الدین سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ متوطن
موضع بیپری تعلقہ اود لنرساپور ضلع اندور علاقہ حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن
الشر والفتن عرض پرداز ہے کہ ہم مسلمانوں کے ادب کی تعلیم کیلئے کوئی ایسی کتاب
حاوی جملہ آداب عام فہم اردو مین تالیف نہین کی گئی کہ جس سے لڑکون اور
لڑکیون کی تعلیم مین آسانی ہو اور انہین ضروری ادب سے آگاہی ہو جاب وہ وقت

لگیا ہے کہ ہم اپنی اولاد کو اہتمام کے ساتھ علم ادب سکھائین اور وہ ضروری مسایل جنکی اکثر ضرورتین واقع ہوتی ہین انکو بھی سمجھائین اس امر کا بیان کرنا کہ علم ادب کی کیا شان ہے ایک وسیع مسئلہ ہے اوسکی مختصر تعریف حضرت مولانا رومی قدس اللہ سرہ السامی کے ارشاد سے ثابت ہے

اشعار

از خدا خواہیم توفیق ادب	بی ادب محروم ماند از لطف رب
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

لہذا اس احقر نے ابتداے تولد انسان سے آخر عمر تک اکثر آداب جنکا تحفظ ایک ضروری امر ہے کتب معتبرہ سے حسب [illegible] چالیس فصل مین لکھا اور اس رسالہ کا نام **برہان الاحکام فی آداب الاسلام** رکھا اللہ سبحانہ اپنے فضل سے اسکو قبول فرماوے اور خاص و عام کو اس سے فائدہ پہنچاے مجھے اس امر کے عرض کرنے مین تامل نہین ہے کہ اس کتاب کو مین نے محض لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم کیلئے تالیف کیا ہے گو مجھ مین اس تالیف کا بھی مادہ نہین ہے مگر مجھے امید ہے کہ حضرات ضرور اسکو تعلیم مین داخل فرمائینگے اور اسمین جسقدر سہو دکھائی دے اوسکو اس مولف کی ہیچمدانی پر محمول فرمائینگے

ہر کہ [illegible] عیب دارم	زانکہ من بندہ گنہگارم

و[illegible] المستعان وعلیہ التکلان

فصل اول آداب ولادت کے بیان مین

اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ ہر پیدا ہونیوالا فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ما باپ
اوسکو یہودی اور نصارا بنا دیتے ہین اور یہ بھی ثابت ہے کہ اَلْفِطْرَةُ ھُوَ الْاِسْلَامُ
پس مسلمانون کو چاہیے کہ اولاد کے ابتداے تولد سے ہی اونکے سب کام طریقہ اسلام پر جاری
رکھین ظفر جلیل مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے یہان مولود ہو
اوسکے سیدھے کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہی جاے تو اوسکو مرض ام الصبیان کا
ضرر نکریگا اور جامع الاصول مین بروایت رزین رحمۃ اللہ علیہ سورہ اخلاص کا پڑھنا بھی آیا ہے
اور اس اذان اور اقامت کے کہنے مین طریق مسنون یون ہے کہ اول مولود کو غسل دیکر پاک اور
سفید کپڑے مین لیکر اذان اور اقامت کہے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وحَیَّ عَلَی الْفَلَاح
کہتے وقت اپنا منھ دونون طرف پھیرے جیسے نماز کی اذان مین پھیرتے ہین شرعۃ الاسلام مین
منقول ہے کہ جب اقامت کہہ چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ برا تقیا وانبتہ
فی الاسلام نباتا حسنا اور اس دعا کی کثرت کرے اعیذ باللہ الصمد من شر حاسد
اذا حسد اور چھوہارا چبا کر یا پیسکر اوسکے منھ مین ملے عینی شرح بخاری مین یون لکھا ہے کہ
جب مولود ہو تو اوسکو کسی مرد صالح کے پاس لیجائین وہ مرد چھوہارا چباکر اوسکے منھ مین ملے
سب چیز سے بہتر تمر ہے یعنے خرماے خشک بعد اوسکے خرماے تر بعد اوسکے شہد اور جو یہ چیزین
نہ ہون تو کوئی اور چیز میٹھی جسکو آگ کا اثر نہ پہونچا ہو ملے کہ مستحب ہے **فائدہ** مولود کے کان
مین بعد ولادت کے اذان کہنی اسلیے مسنون ہے کہ سب سے پہلے اوسکے کان مین نام حقتعالی کا
اور اوسکے نبی برحق کا سنایا جاے اور تخصیص اذان کی اسلیے ہے کہ شیطان اذان کی آواز سے
بھاگتا ہے اور تمر کے استعمال مین مولود کیلیے تفاول ہے ساتھ ایمان کے یعنے تمر ایسے درخت کا

پھل ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے ساتھ تشبیہ دی ہے پس چاہئے کہ
مولود کے پیٹ مین سب سے پہلے شیرینی ایمان کی داخل ہو بعدہ مناسب ہے کہ کسی عورت
صالحہ کا دودھ اوسکو پلائے اِس واسطے کہ دودھ بدن مین تاثیر کرتا ہے اور جزء بدن ہو جاتا ہے
لیکن بہتر یہ ہے کہ اوسکی والدہ دودھ پلاوے شرعۃ الاسلام مین حدیث شریف منقول ہے کہ
مولود کے واسطے اوسکی ماں کے دودھ سے زیادہ کوئی چیز بہتر نہین اور مدت دودھ پلانے کی اکثر
علما نے نزدیک دو سال مقرر ہین چنانچہ دوسرے پارہ مین قرآن شریف کے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے
وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ یعنے مائین دودھ پلائین اپنی اولاد
کو دو برس پورے اور یہ مدت اکثر ہے اِس لئے کہ آگے فرمایا ہے لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ
یعنے دو سال تک دودھ پلانا اسکے لئے ہے جو پوری مدت تک پلانا چاہئے اس سے
معلوم ہوا کہ دو برس سے کم بھی پلانا جایز ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب عورت نو مہینے مین جنے تو اکیس مہینے اور جب سات مہینے مین جنے تو تئیس مہینے اور
چھہ مہینے مین جنے تو پورے دو برس دودھ پلاوے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حملہ وفصالہ
ثلثون شھرا یعنے حمل اور دودھ پلانیکی مدت تیس مہینے ہین پس اگر مدت اسکی دو سال سے
او کم ہو موافق اوپر کی تفصیل کے اکیس و تئیس مہینے ہین اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
مذہب کے موافق مدت رضاعت ڈہائی برس ہے اسلئے کہ قرآن مجید مین اللہ جل شانہ نے
حملہ وفصالہ ثلثون شھرا فرمایا ہے پس حمل و فصال دو چیزین مذکور ہین اور ان دونون کے
واسطے ایک مدت مقرر کی تو ہر ایک کیلئے پوری مدت چاہئے اور وہ ڈہائی برس ہے لیکن کم
ہوا حمل کی مدت کا ڈہائی برس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے
ثابت ہے غرض کہ انہین مدتون کے اندر دودھ چھوڑانا چاہئے یعنے اگر مولود قوی ہو تو

پونے دو برس تک پلائین اور اگر ناتوان ہو تو دو برس پورے کرلین اور اگر ضرورت ہو تو
ڈھائی سال تک پلا سکتے ہین اور چاہئیے کہ انسان لڑکی کی ولادت سے کراہت اور لڑکے کی
ولادت سے خوشی نکرے اِس واسطے کہ انسان نہین جانتا ہے کہ بھلائی کس مین ہے لڑکی
بہت مبارک ہے اور اوسکا ثواب زیادہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسکی تین بیٹیان یا تین بہنین ہونگی اور اونکے سبب سے محنت اٹھائیگا تو اس مہربانی کے عوض جو
وہ کرتا ہے حقتعالی اوسپر رحم فرمائیگا کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر دو ہی ہون آپنے فرمایا
کہ اگر دو ہون تو بھی ہے کسی نے عرض کیا کہ اگر ایک ہی ہو آپنے فرمایا کہ ایک ہو تو بھی ہے اور
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی ایک لڑکی ہو وہ زنجیر سے جسکی دو
ہون وہ گرانبار ہے جسکی تین ہون ای مسلمانو اوسکی یاری اور مددگاری کرو کہ وہ میرے ساتھ
جنت مین ہے جیسے دو انگلیان یعنے وہ مجھہ سے نزدیک رہیگا

فصل دوم آداب نام رکھنے کے بیان مین

ماں باپ کو لازم ہے کہ مولود کا نام بہت اچھا اور بہتر تجویز کرین اسلئے کہ قیامت کے دن
انسان کو اوسکے نام سے اور اوسکے ماں کے نام سے پکارینگے مستحب یہ ہے کہ لڑکے کا
نام محمد یا احمد رکھا جائے مشکوۃ شریف مین روایت ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک
عبداللہ اور عبدالرحمن سب ناموں سے زیادہ محبوب ہین اور یہ بھی مروی ہے کہ سب ناموں سے
بہت نام ہے جو مشتق حمد سے ہو اور وہ نام جو منسوب بعبدیت ہو جیسا محمد احمد حامد
و عبداللہ اور عبدالرحیم عبدالکریم وغیرہا علی ہذالقیاس صحیح بخاری و مسلم مین لکھا ہے
ت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکون کا نام میرے نام پر رکھو اور سنن ابی داؤد مین
ہے کہ سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ لڑکون کا نام پیغمبرون کے نام پر رکھا کرو

مثلاً ابراہیم اسمٰعیل یعقوب موسیٰ عیسیٰ اسمین حکمت یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام اشرف الانسان
ہین پس اسما اور اخلاق اونکے اشرف الاسما و الاخلاق ہین اور اخبار مین وارد ہے کہ جس
شخص کا نام محمد ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اوسکی شفاعت فرماکر بہشت
مین لاوینگے اور اشرف الوسایل شرح شمایل مین لکھا ہے کہ انسان کو چاہیے اپنی اولاد کا نام
قصداً او رتاکیداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہاے مبارک سے رکھے اس واسطے کہ حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ای میرے رسول قسم کھاتا ہون مین اپنی عزت
وجلال کی کہ جس شخص کا نام تیرے نام سے موسوم ہوگا مین اوسکو ہرگز آتش دوزخ سے عذاب
نہ دونگا حضرت کے نام مبارک کی ایک ادنی برکت یہ بھی ہے کہ جس کے گھر بیٹا نہوتا ہو
وہ ابتداے حمل سے چار مہینے کے اندر اپنی بی بی کے پیٹ پر ہاتھ رکھکر یہ کہے کہ جو مولود اس پیٹ
مین ہے اسکا نام مینے محمد رکھا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ مولود لڑکا ہوگا او زندہ رہیگا اس
عمل کا تجربہ اکثر بزرگون نے کیا ہے واضح ہو کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو جتنے نام اللہ عز وجل کے ہین منجملہ
اونکے کوئی ایک نام منتخب کرکے اوسپر لفظ عبد کا بڑہائین اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اللہ پاک کے
نامون سے ایک نام منتخب کرکے پہلے لفظ امتہ کا زیادہ کرین جیسے امتہ اللہ امتہ السلام اسلئے کہ
عبد کے معنے غلام کے اور امتہ کے معنے لونڈی کے ہین اور اللہ ہی کے سب لونڈی و غلام ہین
پس اپنے مالک ہی کی طرف نسبت کرنی زیبا ہے غیر کے طرف منسوب کرنا اور اوسکے لونڈی غلام
بنانا جایز نہین ہے ملخص الانوار مین لکھا ہے کہ سب علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ہمیشہ لفظ
عبد کے بعد اللہ جل شانہ کے نامون سے کوئی ایک نام آنا چاہیے اور ہرگز غیر اللہ کا نام نہو کہ وہ حرام ہے
اور جو لوگ ایسے نام رکھتے ہین کہ اونمین بندہ کی بخشش کیطرف نسبت ہوتی ہے جیسے سالار بخش
مدار بخش وغیرہ یہ بھی درست نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سواے کسی کو طاقت بخشنے کی نہین اور جو

کہ علوشان او رتکبر پر دلالت کرے اوس سے بھی احتراز ضرور ہے صحیح مسلم مین وارد ہے کہ مغضوب
ترین اور خبیث ترین آدمیون کا حقتعالی کے نزدیک وہ شخص ہے جسنے اپنا نام مالک الملک رکھا
اسلئے کہ مالک اور مختار ملک کا سوا ذات پاک حضرت باریتعالی کے کوئی نہین اور جو نام کہ بدخولی
وخصومت پر دلالت کرتا ہو یا بمعنے ہو جیسے پتھر وخان گھوڑو خان گھانسی خان وغیرہ اوس سے
بھی پرہیز کرے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
بدترین نامون کا حرب اور مرۃ ہے اسواسطے کہ اوسکی معانی جنگ خصومت وبدخوئی پر دلالت کرتے ہین
بخاری ومسلم مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جس شخص کا نام برا ہو اوسکو اوسکا بدل دینا مستحب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام عبد اللہ
سے بدل دیا تھا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا آپنے فرمایا کہ اپنے آپکو اچھا کہنا چاہیئے
اسلئے انکا نام زینب فرمایا پس جن لفظون مین زیادہ تعلی ہو یا برائی معلوم ہو ایسے نام رکھنا درست نہین
لیکن جن اسمون کے معانی اچھے ہون اور عبدیت کا تعلق نام سے معبود برحق کے ساتھ سمجھا جاے
ایسے نامون کا رکھنا نہایت بہتر اور افضل ہے صحیح ترمذی مین بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مولود کا نام اوسکے پیدا ہونے سے ساتوین دن
رکھا کرو پس مناسب ہے کہ کوئی نام نامہاے موصوفہ سے رکھے یا اور کوئی نام جو ان نامون کے
مماثل ہو یا تبرکا سلف صالحین کے نامون سے عنون وموسوم کیا جاے تو بھی مضایقہ نہین تنق العباد
مین لکھا ہے کہ جو مولود پیدا نہو اور حمل ساقط ہو جاے تو اوسکا بھی نام رکھنا چاہیئے اسلئے کہ عبد الرحمن
بن زید کہتے ہین کہ مینے ایسا سنا ہے کہ مسقط قیامت کو اپنے باپ سے فریاد کریگا اور کہیگا کہ
تو نے مجھکو کھو دیا اور بے نام چھوڑ دیا حضرت عمر ابن عبد العزیز نے فرمایا ہے کہ یہ کیونکر ہوگا باپ
کو کبھی معلوم بھی نہین ہوتا کہ حمل ساقط شدہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کسطرح نام رکھے عبد الرحمن نے جواب دیا

کہ بہت نام ایسے ہین کہ عورت اور مرد دونونکو ہوسکتے ہین جیسے عمارہ اور طلحہ اور عتبہ وغیرہ

فصل سوم آداب عقیقہ کے بیان مین

علما کا اتفاق ہے کہ عقیقہ سنت موکدہ ہے مشکوٰۃ شریف کے باب العقیقہ مین لکھا ہے کہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے لکھا ہے کہ سمرہ بن جندب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک مولود گرو ہے اپنے عقیقے کے عوض یعنے ممنوع اور محبوس ہے اپنے والدین کی شفاعت سے یعنے اگر وہ مولود ایام طفولیت مین بغیر عقیقہ ہونیکے مرجاے تو بروز قیامت ماں باپ کی شفاعت نکریگا یا یہ معنے کہ اپنی صحت و سلامتی سے ممنوع و محبوس رہے یعنے اکثر علیل و بیمار رہیگا مستحب یہ ہے کہ مولود کے پیدا ہونیکے ساتوین دن اوسکا عقیقہ کرین اگر ساتوین دن نہوسکے تو چودہوین یا اکیسوین دن کرین اور جب بھی نہوسکے تو جب ممکن ہو ادا کرے اگرچہ برس گذر جائین اسلئے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ پچاس برس کی عمر مین کیا تھا عجالۃ النافع فی مسائل العقیقہ مین لکھا ہے کہ اگر عقیقہ ساتوین دن نہوسکے تو جب ممکن ہو ادا کرے لیکن ساتوین دن کا لحاظ رکھے یعنے اگر لڑکا بروز جمعہ پیدا ہو تو عقیقہ پنجشنبہ کے دن کرے اور جو بروز پنجشنبہ پیدا ہو تو بروز چہارشنبہ علیٰ ہذالقیاس اور عقیقہ سات دن سے قبل کرنا درست نہین ہے اور مولود کے سر کے بالون کو چاندی کے برابر وزن کرکے اوس چاندی کو صدقہ کی نیت سے محتاج کو دینا مستحب ہے اور حجام کی اجرت مین دینا شان صدقہ کے خلاف ہے اور جو لوگ مالدار و صاحب مقدور ہین اگر اوسکے بالون کو سونے سے وزن کرکے اوس سونے کو تصدق کرین تو بھی جایز ہے اور اون بالون کو زمین مین دفن کردینا مستحب ہے افضل یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک نر ہو یا مادہ مینڈھا ہو یا دنبہ ہو لیکن بکرا یا مینڈھا ایک برس سے کم نہو اور دنبہ چھ مہینے سے اونٹ قربانی کا پانچ برس سے کم کا درست نہین اور گاے دو برس سے کم کی درست نہین

کچھہ عیب دار نہو یعنے اگر اندھا ہووے یا کانا یا لنگڑا یا سینگ ٹوٹا یا کان کٹا یا دم کٹا یا دغدار یا بہت لاغر ہووے تو ان سب جانورون کی قربانی کرنی درست نہین کیونکہ جو شرطین اور صفتین قربانی کے جانور مین لازم ہین وہ سب عقیقہ کے جانور مین بھی لازم ہین لیکن جانور اگر بے سینگ یا دیوانہ ہو تو اوسکی قربانی درست ہے **فائدہ** شرح المقدمہ مین لکھا ہے کہ گاے اور اونٹ بھی عقیقہ مین درست ہے اوسکا ساتوان حصہ ایک بکری کے برابر ہے بشرطیکہ سب حصہ دارونکی نیت عقیقہ یا قربانی کرنے کی ہو اور اوسکا گوشت اِس طور پر تقسیم کرنا مستحب ہے کہ سر اوسکا حجام کو اور ایک ران دائی کو دین باقی گوشت کے تین حصہ خواہ تولکر خواہ اندازہ سے کرین پھر ایک حصہ محتاجون اور مسکینون کو دیکر دو حصے جو باقی رہین اوسکو پکا کر اقربا اور محلہ دارونکو کھلائین اور آپ بھی کھائین اسواسطے کہ علمانے لکھا ہے کہ عقیقہ اور قربانی کا ایک حکم ہے شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ قربانی کرنیوالا قربانی کے گوشت سے آپ کھاے اور غنی اور فقیر کو کھلاے اور سکھا رکھے درست ہے **فائدہ** جب یہ بات ثابت ہوئی کہ عقیقہ اور قربانی کا ایک حکم ہے پس عقیقہ کا گوشت مولود کے ماں باپ اور دادا دادی اور نانا نانی اور دوسرے قرابتدار ان کو کھانا درست ہے مگر بعض مشایخین نے یہ لکھا ہے کہ قریب کے قرابت دارونکے کھانے سے دوسرون کا کھانا بہتر ہے لیکن اس ذبیحہ کی ہڈیان نہ توڑین تو بہتر ہے اور جو اتفاقاً ٹوٹ جائین تو کچھہ قباحت نہین ہے اسلئے کہ قربانی کی ہڈیان توڑنا کتب فقہ سے ثابت ہے چاہئے کہ ہڈیون کو کپڑے مین لپیٹکر ایک طرف دفن کردین جہان رہگذر نہو لیکن دفن کردینا ذبیحہ کے سر اور پانون اور پوست کا درست نہین کہ مال ضایع ہوتا ہے اور ضایع کرنا مال کا شریعت سے ناجایز ہے پس سر اور پانون مذبوحہ کے حجام کو دین یا اپنے خرچ مین لائین اور ہرگز دفن نکرین اور اوسکے چمڑے کو بعد دباغت کے کتابونکی جلدون مین یا اور کسی کام مین صرف

کرین مثلاً ڈول یا مشک وغیرہ بنائین یا خیرات کردین تنبیہ عقیقہ اور اضحیہ کا پوست یا گوشت
تھوڑا یا بہت قصاب کی اجرت مین دینا درست نہین ہے اگر دین تو اضحیہ اور عقیقہ درست
اور مقبول نہوگا افضل ہے کہ مولود کا باپ خود ذبح کرے اور جو وہ نہو دادا یا چچا یا اونکا نائب
ذبح کرے اور جو یہ بھی نہون تو جو چاہے ذبح کر دے کتب فقہ مین لکھا ہے کہ عقیقہ کے
ذبح کے وقت یہ دعا پڑھنی بہتر ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ
وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا
وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِفُلَانٍ مِنَ النَّارِ اور عجالۃ الدقیقہ فی مسائل العقیقہ مین لکھا ہے کہ بعد اوس
کے یہ بھی پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اگر مولود کا باپ خود ذبح کرے تو لفظ فلان کی جگہہ اوس لڑکے کا نام کہے اور بجای ابن فلان کے
ابنی کہے اور جو کوئی دوسرا ذبح کرے تو عقیقہ ابنی کی جگہہ عقیقہ فلان بن فلان کہے یعنے پہلے
فلان کی جگہہ اوس لڑکے کا نام اور ابن فلان کی جگہہ اوسکے باپکا نام کہے اور تقبلها منی
کی جگہہ تقبلها منه اور فداء لابنی کی جگہہ فداء لابنه کہے اور جو عقیقہ دختر کا ہو اور
اوسکا باپ ذبح کرے تو ابنی کی جگہہ بنتی اور مذکر ضمیرون کی جگہہ مونث ضمیرین کہے اور لفظ فلان
کی جگہہ اوس دختر کا نام لے اور جو باپ کے سوا کوئی غیر ذبح کرے تو بنتی کی جگہہ بنت فلان
فداء ابنیه کی جگہہ فداء لبنته کہے جب یہ دعا پڑھ چکے تو بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہوا ذبح
اور بعد ذبح کے مولود کا سر مونڈوا کر سر پر زعفران یا صندل یا کوئی اور چیز خوشبودار ملنا
کہ مستحب ہے آداب اور شرایط ذبح کے بائیسوین فصل مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی

فصل چہارم آداب ختنہ کے بیان مین

فتاوی قاضیخان مین منقول ہے کہ ختنہ کرنی سنت او شعار اسلام ہے حتی کہ اگر کسی شہر
کے لوگ متفق ہوکر ختنہ کرنی موقوف کردین تو حاکم وقت کو اونپر جہاد کرنا چاہئے جیسا کہ او
خاص سنتون کے موقوف کردینے پر کیا جاتا ہے اور اکثر حضرات شافعیہ او بعضے مالکیہ کے
نزدیک ختنہ کرنی واجب ہے اور مسند امام احمد حنبل مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ختان سنت ہے مردون کے واسطے یہ حدیث بھی ختنہ کی سنت ہونیکی موید ہے اور
جیساکہ ختنہ کرنے کی سنت او روا جب ہونیمین ختلاف ہے ویساہی اوسکے وقت مین بھی
اختلاف ہے کہ کس عمر مین ختنہ کرنی چاہئے قاضیخان مین لکھا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ مجھکو اوسکے وقت کے تقرر کا علم نہین اور کوئی دلیل قطعی اوسکے تعین وقت پر
قائم نہین عین العلم مین لکھا ہے کہ اوسکا وقت سات برس کی عمر ہے اور بعضون نے نو برس او کسی نے
دس برس بھی لکھی ہے اور بعض نے پیدا ہونے سے ساتوین دن بھی لکھا ہے اور بعض کہتے ہین کہ
ساتوین روز سے تجاوز کرنا بہتر ہے کہ اسمین یہود سے مخالفت ہے اور ضرر کا خوف بھی نہین ہے
قاضیخان مین منقول ہے کہ ختنہ کرنی نو برس کی عمر مین مناسب ہے اور جو اس سے کم مین ہو تو وہ بھی
بہتر ہے اور اگر نو برس سے کچھ دن زیادہ ہوجائین تو بھی کچھ قباحت نہین ہے اور بعض شافعیہ
کہتے ہین کہ لڑکے کے ولی پر واجب ہے کہ قبل بلوغ سے ختنہ کرادے اور مجمع البرکات مین
[illegible] ہے منقول ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر لڑکے مین اتنی طاقت ہے
[illegible] درد و رنج کی سختی کو اوٹھا سکتا ہے تو تاخیر نکرے اور جو نحیف او ناتوان ہے تو
[illegible] طاقت آنے تک تاخیر او انتظار کرے او یہی بات سب سے خوب او بہتر ہے
[illegible] او رمسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام

ختنہ اَسی برس کی عمر مین ہوئی اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ختنہ
اسّی برس کی عمر مین اور حضرت اسحٰق کی پیدا ہونے کے ساتوین دن اور حضرت اسمٰعیل کی تیرا برس
کی عمر مین ہوئی علی نبینا وعلیہم السلام لہذا یہی سنت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی آپکی اولاد مین
جاری رہی چنانچہ سفر السعادة مین اسیطرح لکھا ہے فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ جس
شخص کی ختنہ ہونیکے بعد معلوم ہو کہ جسقدر پوست کاٹنا سنت ہے اوس سے کم کٹا ہے تو
دیکھنا چاہئے کہ اگر نصف سے زیادہ کٹا ہے تو البتہ اوسپر حکم مختون کا لگایا جائیگا اور
اگر نصف سے کم کٹا ہے تو اوسپر حکم مختون کا صحیح نہوگا اور جس لڑکے کی کہ ختنہ نہین ہوی مگر
بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی ختنہ کی ضرورت باقی نہین ہے تو پھر اوسکی ختنہ کرنی نچاہئے
اور اگر کوئی کافر بوڑہا مسلمان ہوا اور ختان کہے کہ اوسمین ختنہ کی برداشت اور طاقت
نہین ہے تو اوسکی ختنہ نکرین اور جو شخص کہ قبل ختنہ ہونیکے بالغ ہوگیا اور طاقت ختنہ کی رکھتا ہے
تو ایسی حالت مین فقہا حنفیہ اوسکے ختنہ کرنے کو اسلئے منع فرماتے ہین کہ سنت کے ادا ہونے
مین ترک فرض یعنے کشف عورت ہوگا جو امر جایز نہین ہے اور متاخرین حنفیہ کہتے ہین کہ اگر
اوس شخص کے مرتد ہونیکا اندیشہ ہو تو اوسکی ختنہ کرنی بعد بلوغ کے بھی مصلحت وقت ہے
اور شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنی واجب ہے عام اس سے کہ بالغ ہو یا نابالغ اور فتاوای عالمگیری
مین لکھا ہے کہ جو شخص قبل ختنہ ہونیکے بالغ ہوگیا ہو تو وہ آپ اپنی ختنہ کرلے بشرطیکہ آپ خود
کرسکتا ہو اور جو خود نہین کرسکتا ہے تو بصورت امکان عورت ختانہ کے ساتھ نکاح کرلے
یا اوسکو بطور جاریہ مول لے تاکہ وہ اوسکی ختنہ کردے **فائدہ** طریق ختنہ کرنیکی یہ ہے کہ جو
پوست بطور غلاف کے ذکر کے منہ پر ہوتا ہے اوسکو اسطرح کاٹے کہ کامل حشفہ نظر آجائے اور
ختنہ مین مصلحت یہ ہے کہ ہمیشہ پیشاب کی نجاست کا اثر باقی نہین رہتا اور مسلمان کا فرد ن سے

ممتاز ہو جاتا ہے فتاوای جواہر مین لکھا ہے کہ ختنہ کرنی دوشنبہ کے روز بعد زوال کے
مسنون اور بروز یکشنبہ مکروہ ہے

فصل پنجم آداب لباس کے بیان مین

دنیا مین انسان کو منجملہ اور ضرورتون کے لباس کی سخت ضرورت ہے حدیث شریف مین
وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو اور خدا کی راہ مین تصدق کرو اور لباس
ایسا پہنو جسمین اسراف اور تکبر نہو بخاری اور مسلم مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر پیونددار تھی آپ اوسکو پہنے تھے
اور فرماتے تھے کہ مین بندہ ہون پہنتا ہون جیسا کہ بندہ پہنتا ہے مسنون یہ ہے کہ لباس متوسط درجہ
کا پہنے اور دامن اور پایجامہ اور تہمد ایسا ہو کہ آدھی پنڈلی کھلی رہے اور ٹخنے تک بھی جائز
ہے اور اس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے اور شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور تفاخر
سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک مین مکروہ ہے اور اگر نیت نہو بلکہ اظہار شکریہ خدا تعالی کا خیال ہو تو
مباح و مستحب ہے زعفرانی اور کسم کے رنگ کے کپڑے مردونکو حرام ہین اور عورتون کو جائز
مگر مخلوط کپڑا سرخ رنگ کا مرد کو درست ہے فتاوے حمادیہ مین بروایت حضرت حسن بصری رضی اللہ
تعالی عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سرخ رنگ سے بچتے رہو کہ وہ
شیطان کی زینت ہے اسواسطے کہ شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے اور حضرت عبد اللہ
بن عمرو بن العاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار مجھکو دو کپڑے کسم مین رنگے ہوے
دیکھکر فرمایا کہ یہ کفار کا لباس ہے سو تو انکو نہ پہن مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ان
[کپ]ڑون کو دہو ڈالون آپنے فرمایا بلکہ انکو جلادے فتاوی حمادیہ مین شرعۃ الاسلام سے
[منقو]ل ہے کہ سب رنگون مین سفید رنگ بہتر اور مستحب ہے اور سبز رنگ مین نظر کرنے سے

آنکھو نمین روشنی زیادہ ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سبز چادر اوڑہی ہے
اور رسالہ آداب لباس مین لکھا ہے کہ اکثر لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید تھا اور
آپ سفید لباس والے کو بہت دوست رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اے لوگو تم لباس سفید کا پہننا لازم کرلو آپ بھی لباس سفید پہنا کرو اور اپنے مُردون کو بھی
سفید کفن دیا کرو کہ سفید کپڑا سب کپڑون سے بہتر ہے اور بستان فقیہ ابی اللیث مین لکھا ہے
کہ سفید کپڑا پہننا مستحب ہے اور جو کپڑا کہ اوسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون وہ عورتونکو درست ہے
اور مردون کو درست نہین البتہ چار انگل کے برابر سنجاف کے طرح اونکو بھی درست ہے اور جو کپڑا
کہ بانا اوسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط جہاد مین پہننا درست ہے اور جس کپڑے
کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ مشروع اور درست ہے اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا
درست ہے اور عورتون کو بہت باریک اور تنگ کپڑا کہ جس سے رنگت یا جسم کی قطع نظر آتی ہو
ہرگز پہننا نچاہئے ایسی پوشاک کا پہننا کہ جس سے ستر بالکل نہو اور اسراف بھی ہو حرام ہے
کیونکہ لباس تو خاص جسم ڈہانپنے اور بدن کی حفاظت کیلئے وضع ہوا ہے نہ بے پردگی
کے واسطے اور ایسے ہی لباس والیون کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے
جیسا کہ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ دو گروہ ہین دوزخیون سے ایک اونمین سے وہ ہے کہ وہ لوگ دنیا مین ہون اونکے ساتھ
کوڑے گائے کی دم کی وضع کے کوڑون سے ناحق مارتے تھے اور دوسری قسم مین عورتین
ہین کہ ظاہر مین کپڑے پہنے ہوئے ہین اور حقیقت مین برہنہ ہین جھکانی والیان مردون کو
اپنی طرف اور جھکنی والیان مردونکی طرف پس وہ داخل نہونگی بہشت مین اور اوسکی بو بھی
نپائینگی حالانکہ جنت کی بو سو برس کی راہ سے بھی آتی ہے اور نیز مردانہ لباس عورتون کو اور

زنانہ لباس مردونکو پہننا حرام ہے اور لباس یہود و نصاریٰ و ہنود وغیرہ کی وضع کا بھی پہننا
کیونکہ شرع شریف مین دین اسلام کے کسی اور دین و مذہب کی وضع بنانی اوسکے ساتھ مشابہت
کرنے سے ممانعت ہے سنت یہ ہے کہ کپڑے کا پہننا اپنے ہاتھ سے شروع کرے اور
بہتر ہے کہ عمامہ کھڑے رہکے باندھے اور پائجامہ بیٹھکر پہنے اور جب نیا کپڑا پہنے تو کہے

اللهم انی اسئلك من خيره وخير ما هوله واعوذ بك من شره وشر ما هوله

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو لباس نیا پہنے اوس کپڑے کی قسم کا نام لیکر یہ دعا کرے

اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسئلك خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره

وشر ما صنع له مثلاً وقنی الیه هذا العمامه او کسانی هذا القمیص اسطرح اور کپڑون کا
نام لیکر بعد اوسکے اللهم آخر تک پڑھے بعض بزرگون نے کہا ہے کہ جب نیا کپڑا پہنے ایک
چلو پانی لیکر اوسپر تین بار سورہ قدر پڑھکر وہ پانی کپڑے پر چھڑکے اور یہ بھی ہے کہ جب پگڑی
یا عمامہ یا ٹوپی نئی سر پر رکھے آیت الکرسی تین مرتبہ پڑھکر دم کرلے جب انگرکھا یا صدری یا کرتہ یا جبہ
یا عبا یا قبا یا دگلہ نیا پہنے سورہ الم نشرح تین مرتبہ دم کرلے اور جب لنگی یا تہمد یا پائجامہ نیا پہنے
معوذتین تین بار دم کرلے اور نیا جوتا پہنے بعد دو رکعت نفل پڑہے لیکن کفش و موزہ سوائے زرد
و سرخ کے سیاہ رنگ کا پہننا چاہیے اور پہنتے وقت داہنے پاؤن سے شروع کرے
اور نکالتے وقت بائین پاؤن سے اور کپڑا پہنے بعد جسم پر پہننا بزرگون کے قول سے منع ہے
چاندی اور سونیکے زیور عورتون کو پہننا جائز ہے اور مردونکو حرام ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ حلال ہوا ہے سونا میری امت کی عورتون کیلئے اور حرام ہوا ہے مردون کے واسطے
لیکن عورتین ایسا زیور کہ جسمین آواز نکلتی ہو جیسے پازیب و خلخال وغیرہ نہ پہنین اسلئے کہ زبیر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اونکی لڑکی کو اونکی ایک لونڈی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

پاس بیٹھی اور انکے پاؤن مین گھنگرو تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو کاٹ ڈالا اور فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے یہ فرماتے تھے کہ ہر جرس کے ساتھ شیطان ہے مرد کو انگوٹھی چاندیکی بنی ہوئی اور سونا اوسکے نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہے مشکوٰۃ شریف مین صحیح ترمذی سے منقول ہے کہ کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ مین انگوٹھی کس چیز کی بناؤن آپنے فرمایا کہ چاندی کی لیکن وزن مین ایک مثقال سے کم ہو اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندہنا جایز ہے اور سونیکے تار سے منع ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی پہنی جایز نہین بادشاہ اور قاضی کو مہر کی انگوٹھی کا استعمال سنت ہے جس ظرف مین چاندیکی مینخ وغیرہ ہو اوسمین کھانا پینا اور چاندیکی میخین لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جایز ہے اور چاندی سونیکے ظروف کا استعمال کرنا عورت اور مرد کو حرام ہے صرف محدثین کے نزدیک سوا کھانے اور پینے کے ظروف کے اور قسم کے چاندی سونیکے ظروف وغیرہ کا استعمال درست ہے جیسے پاندان اوگالدان عطردان کجلوٹی سلائی سرمہ دانی وغیرہ لیکن اکثر علما اسکو بھی مکروہ سمجھتے ہین اور تقوی کے خلاف ہے

فصل ششم تربیت اولاد کے بیان مین

حضرت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب کیمیای سعادت مین لکھتے ہین کہ فرزند ماں باپ کے ہاتھ مین ایک امانت ہے اور اچھی زمین کے مثل ہے جو تخم اسمین بویا جائیگا اوگیگا اگر نیکی کا تخم بویا جائیگا تو اُسکا دین و دنیا کی سعادت حاصل کریگا اور ماں باپ اوسکے ثواب مین شریک رہینگے اگر بدی کا تخم بویا جائیگا تو اُسکا بدبخت ہوگا اور جو افعال کہ اوس سے سرزد ہونگے اوسکی برائی مین ماں باپ بھی شریک رہینگے جیسا کہ حقتعالی نے ارشاد فرمایا ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا یعنے بچاؤ تم اپنے ذاتون کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش دوزخ سے

آتش دنیا کے بہ نسبت آتش دوزخ سے لڑکے کو بچانا بہت ضرور ہے اوسکو آتش دوزخ سے بچانیکی یہ صورت ہے کہ اوسکو ادب سکھائے اور نیک اخلاق کی تعلیم دے اور بری صحبت سے بچائے کہ صحبت بد سب برائیونکی جڑ ہے اور اوسے اچھے کھانے اور پہننے کا خوگر نکرے کہ اگر وہ خوگر ہو جائیگا تو اوسکے بغیر رہ نسکیگا اور اچھے کھانے اور کپڑے کی تلاش مین اوقات ضایع کریگا اسواسطے ابتدا ہی مین یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جو عورت لڑکے کو دودھ پلائے صالح اور نیکخو اور حلال کا کھانے والی ہو کیونکہ انا کی خصلت لڑکے مین سرایت کرتی ہے اور جو دودھ کہ حرام سے پیدا ہوتا ہے وہ پلید ہے جب لڑکے کے گوشت پوست کا نمو اوس سے ہو گا تو اوسکی طبیعت مین اوسکا اثر ضرور پیدا ہو گا اور اوسکی مناسبت آیندہ ظاہر ہو گی جب لڑکا باتین کرنی شروع کرے تو چاہئے کہ پہلے پہل اوسکو اللہ تعالی کا نام سکھائے شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ پہلے اوسکو کلمۂ توحید سکھائے بعد اوسکے یہ آیت سکھائے

فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب سے بولتا تھا تو اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت وقل

الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا تعلیم فرماتے تھے لڑکے مین پہلے کھانیکی خواہش پیدا ہوتی ہے تو کھانے کے آداب اوسے سکھانا چاہئے کہ بسم اللہ کہے اور داہنے ہاتھ سے کھاے جلدی نہ کھائے اور خوب چبائے اور دون کے نوالون پر نظر نہ ڈالے اپنے سامھنے سے لقمہ اٹھائے جب تک ایک نوالہ نہ کھالے اوسوقت دوسرے نوالہ کیواسطے ہاتھ نہ بڑھائے ہاتھ اور کپڑا نہ بھرے کبھی کبھی اوسے روکھی سوکھی دینی چاہئے تاکہ ہمیشہ سالن وغیرہ کا عادی نہو جاوے اور بہت کھانیکو اوسکی نگاہ مین برا ٹھہراے اور جو لڑکے بہت کھاتے ہین اوسکے سامنے اونکا

عیب بیان کرے اور جو لڑکا باادب ہو اوسکی تعریف کرے تاکہ اوسکو بھی اپنی تعریف
کرانیکا شوق ہو اور وہ بھی ایسا ہی کیا کرے سفید کپڑے اوسکی نگاہ مین اچھے ٹھہرائے
ریشمی اور رنگین کپڑے کی برائی اوسکے دل مین قایم کردے جو لڑکے حریص اور سیر خوار ہون
اور زیادہ تکلف کا لباس پہنتے ہون اونکی صحبت مین اوسے باریابی ندین کیونکہ اونہین
دیکھکر خود بھی اوسی حد تک کھانے پہننے کی خواہش کریگا اور بری صحبت سے اوسے نگاہ
رکھے ورنہ وہ شوخ اور بیباک ہو جائیگا اور مدت تک یہ باتین اوس سے نہین چھوٹینگی جب
لڑکے کو مکتب مین بٹھائے تو پہلے قران مجید پڑہاے پھر صالح اور پرہیزگار لوگون کی
حکایتین اور صحابۂ کرام اور بزرگان سلف کی عادتین اوسکو سنائین اور سکھائین اور اسپر اوسکو
قایم رکھنے کی مضبوط کوشش کرین اور اچھے شخص کو اوسکا معلم قرار دے جو انہین خیالات
اور اسلامی اصول پر اوسکی تعلیم مین مشغول رہے جب لڑکا اچھا کام کرے اور نیک عادت اوسمین
پیدا ہو تو رغبت کے طور پر اوسکی تعریف کرے اور اوسکو کوئی چیز جو اوسکی خواہش ہو دلائے
لڑکا اگر کچھ خطا کرے تو دو ایک بار انجان بنجائے تاکہ وہ سخت و سست باتین سننیکا عادی
ہو جائے خصوصًا جب وہ مخفی کوئی خطا کرے تو اوسکا افشا کرنا اور اوسکو ذلیل کرنا آیندہ کیلئے
برا اثر پیدا کریگا اور جب بار بار خطا کرے تو سرزنش کرے اور سمجھائے کہ تیری اس خطا سے
کوئی واقف ہو تو لوگون مین تو ذلیل ہوگا باپ کو چاہئے کہ اپنی عظمت اوسکے ساتھ قایم
رکھے اور مان کو چاہئے کہ باپ سے اوسے ڈرایا کرے کچھ وقت اوسے کھیل کی اجازت
دینی چاہئے تاکہ چاق ہو جائے اور اوداس و تنگدل نرہے کہ اوس سے اوسکی طبیعت مجہول
ہو جاتی ہے اور اوسے سکھانا چاہئے کہ ہر ایک سے فروتنی کیا کرے اور لڑکون کے سامنے
فخر اور نازنی نکیا کرے لڑکون سے کچھ نہ لے بلکہ اونھین کچھ دیا کرے اور اوسے بھ

کہ دوسرون سے کچھ لینا فقیرون اور بے ہمت لوگون کا کام ہے اور تاکید کرے کہ کسی سے نقد یا جنس نہ لے کہ اس سے وہ تباہ ہوگا اور برے کام مین پڑجائیگا اور اوسے کہنا چاہیئے کہ لوگون کے سامنے نہ تھوکے اور ناک چھنکے بلکہ علحدہ ہوکر یہ کام کرے اور لوگون کیطرف پیٹھ کرکے نہ بیٹھے بلکہ ادب کے ساتھ بیٹھا کرے اور بہت بکا نکرے اور قسم ہرگز کھایا کرے جب تک کوئی کچھ نہ پوچھے از خود بات نکرے اور جو اوس سے بڑا ہو اوسکی عظمت کیا کرے فحش اور لعنت سے زبان کو بچا رکھے جب اوسکا ساتواں برس کا ہو تو اوسے نرمی سے طہارت اور نماز ادا کرنیکا حکم دے جب دس برس کا ہو تو اوسکو ادائے صوم وصلوٰۃ پر مجبور کرے چوری حرام خوری دروغگوئی کو اوسکے نزدیک برا ٹھہرائے اور ہمیشہ ان چیزونکی برائی بیان کیا کرے جب اسطرح لڑکے کو پرورش کرین اور وہ جوان ہو تو ان آداب کے راز اوس سے کہے تاکہ اوسمین اثر کرین پھر اوس سے کہے کہ کھانا کھانے سے مقصود یہ ہے کہ بندہ کو خدا کی عبادت کرنیکی قوت حاصل ہو اور دنیا سے زاد آخرت مقصود ہے اور دنیا فنا ہونیوالی اور فوت ہر چیز کو لازمی ہے عقلمند وہی شخص ہے جو دنیا سے زاد آخرت لیتا جائے تاکہ حقتعالے اوس سے خوش ہو اور دوزخ کا حال اوس سے کہا کرے اور ثواب عذاب کی کیفیت بھی سنائے جب ابتدا ہی سے اوسے ادب کے ساتھ پرورش کرینگے تو یہ باتین نقش کالحجر ہو جائینگی اور اگر پہلے سے اوسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جاے تو ابتر اور آوارہ اور بے ادب ہوگا

فصل ہفتم آداب طلب علم کے بیان مین

علم اور طلب علم اور تعلیم کی فضیلت قرآن و احادیث وغیرہ سے ثابت ہے اللہ تعالی قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العلماء ورثۃ الانبیاء اور فرمایا کہ عالم کیلئے

زمین اور آسمان مین جو چیز ہے مغفرت طلب کرتی ہے اور فرمایا ہے کہ ایماندار عالم ایماندار عابد سے ستر درجہ بڑہکر ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اعمال سے کون افضل ہے آپنے فرمایا کہ خدائے پاک کا علم لوگون نے عرض کیا کہ ہم اعمال سے افضل پوچھتے ہین آپنے فرمایا کہ خدائے پاک کا علم لوگون نے عرض کیا کہ ہم عمل کو پوچھتے ہین اور آپ علم ارشاد فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل کار آمد ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ بہت سا عمل بھی بے سود ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علما کے درجات ایمانداروں کے اوپر سات سو درجے ہونگے کہ دو درجون کا فاصلہ پانسو برس کی راہ ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کمیل رضی اللہ تعالی عنہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ اے کمیل علم مال سے بہتر ہے علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی علم حاکم ہے اور مال محکوم مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑہتا ہے ابو اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کوئی چیز علم سے بڑہکر عزت والی نہین کہ بادشاہ لوگون پر حاکم ہوتے ہین اور علما بادشاہون پر حکومت کرتے ہین حضرت ابن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ آدمی کون ہین اونھون نے فرمایا کہ علما پھر پوچھا کہ بادشاہ کون ہین فرمایا کہ زاہد پوچھا کہ کمینے کون ہین فرمایا کہ جو لوگ اپنے دین کو بیچکر کھاتے ہین غرض کہ عالم کے سوا اورون کو آدمی نکہا اسلئے کہ جن اسباب سے حیوان اور انسان مین امتیاز ہوتا ہے وہ علم ہے اور انسان اوسوقت انسان کہلائیگا کہ خاصہ ذمیمہ حیوانیہ سے علحدہ ہوجائے اور جس شخص کو علم نہین تو اوسکا دل بیمار ہے اور بیماری کا نتیجہ غالبًا موت ہوا کرتا ہے مگر اوس شخص کو اپنے دلکی بیماری اور موت کی خبر نہین ہوتی اسی واسطے قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم تعلمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ اور فرمایا اطلبوا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے طالب علم کے کام سے خوش ہوکر اپنی بازو اوسکے لئے
بچھاتے ہین اور فرمایا کہ اگر تو جا کر کوئی علم کا باب سیکھے تو اس سے بہتر ہے کہ سو رکعتین
نفل پڑہے اور فرمایا کہ علم خزانہ ہے اور اوسکی کنجی سوال ہے پس علم کا سوال کرو
اوسمین چار شخصون کو ثواب ملتا ہے ایک سوال کرنیوالے کو دوسرے مجیب کو تیسرے
سننے والے کو چوتھے اوسکو جو اونسے محبت رکھتا ہو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی
حدیث مین ارشاد ہے کہ مجلس علم مین حاضر ہونا ہزار رکعتین پڑہنے اور ہزار بیمارون کی
عیادت کرنی اور ہزار جنارہ کی شراکت سے بہتر ہے کسی نے عرض کیا کہ قرآن کی
تلاوت سے بھی بہتر ہے آپنے فرمایا کہ قرآن بدون علم کے کب مفید ہے اور حضرت ابودردا
فرماتے ہین کہ اگر مین ایک مسئلہ سیکھون تو میرے نزدیک تمام شب کی بیداری سے اچھا ہے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار شب بیدار روزہ دار عابدون کا
مرجانا ایسے عالم کی موت سے کم ہے جو خدا تعالی کے حلال و حرام سے واقف ہو اور جیسا
کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے اوسیطرح تعلیم کرنی بھی فرض ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ یعنے جب
اللہ تعالی اقرار لیا کتاب والون سے کہ اوسکو بیان کروگے لوگون کے پاس اور نہ چھپاوگے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین من علم علما فکتمہ لجمہ اللہ یوم
القیمۃ بلجام من النار یعنے جو شخص علم سیکھے اور اوسکو چھپائے اللہ تعالی اوسکو آگ کی
لگام دیگا اور فرمایا ہے اذا مات ابن ادم انقطع عملہ الا من ثلاث علم ینتفع بہ
صدقۃ جاریۃ وولد صالح یدعولہ بالخیر یعنے جب آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا
عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیز اول علم جس سے اور ونکو فائدہ ہو دوسرا صدقہ جاریہ تیسرا

نیکبخت رہیگا جو اوسکے لئے دعا خیر کرے اور فرمایا الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے خیر کا بتانیوالا مثل خیر کے کرنوالے کے ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ علم کا ایک باب سیکھے اسلئے کہ لوگون کو سکھاوے تو اوسکو ستر پیغمبرون اور صدیق کا ثواب دیا جائیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی عبادت کرنیوالون اور جہاد کرنیوالون سے ارشاد فرمائیگا کہ جنت مین جاؤ عالم عرض کرینگے کہ الہی انہون نے ہمارے علم کے طفیل سے عبادت اور جہاد کیا یعنے شایان اکرام ہم ہین اللہ تعالے ارشاد فرمائیگا کہ تم میرے نزدیک میرے بعض فرشتون کے مثل ہو تم شفاعت کرو تمھاری شفاعت منظور ہوگی پس وہ سفارش کرینگے پھر جنت مین داخل ہونگے اور یہ رتبہ اوسی علم کا ہے جو تعلیم سے دوسرون کو پہونچے اور فرمایا خوب عطا اور عمدہ ہدیہ کلمہ حکمت ہے جسکو تو سنے اور یاد رکھے پھر اوسکو اپنے بھائی مسلمان کے پاس لیجا اور اوسکو سکھاوے تو ایک برسکی عبادت کے مساوی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص لوگون کو بہتر بات سکھاتا ہے اوسکے لئے تمام چیزین سمندر کی مچھلیون تک استغفار کرتے ہین اسلئے کہ علم دلکی زندگی ہے اوسکے باعث جہالت نہین رہتی اور علم نور ہے جسکے روبرو تاریکی مطلق دور ہوجاتی ہے اوسسے بدن کو قوت آتی ہے اوسکے باعث بندہ نیک لوگون کے مدارج حاصل کرتا ہے علم کی فکر روزہ رکھنے کے برابر ہے اور اوسکے درس مین مشغول رہنا شب بیداری کے مساوی ہے اور اوسکے باعث خدا تعالی کی اطاعت اور توحید اور عبادت اور ورع اور تقوی اور صلۂ ارحام اور معرفت حلال اور حرام کی حاصل ہے علم امام ہے اور عمل اوسکا تابع ہے نیکبختون کے ہی دل مین اوسکی جگہہ ہوتی ہے اور بدبخت اوس سے محروم رہتے ہین جو شخص علم تحصیل کرے اور عمل کرے اور لوگون کو

علم سکھائے تو ایسے شخص کو آسمان و زمین کے ملکوت مین عظیم کہا کرتے ہین اور اوسکا حال
آفتاب کیطرح ہے کہ دوسرونکو روشنی دیتا ہے اور آپ بھی روشن ہے یا مشک
جیسا ہے کہ دوسرونکو معطر کرتا ہے اور خود بھی خوشبودار ہے اور جو شخص دوسرون کو بتاتا ہے
اور آپ علم کے بموجب عمل نہین کرتا اوسکا حال ایک فقر کا سا ہے کہ دوسرونکو اوس سے
فایدہ ہوتا ہے اور وہ خود علم سے مستفید نہین یا سان کا سا ہے کہ لوہے کو تیز کردیتی ہے
اور خود نہین کاٹتی یا سوئی کا سا ہے کہ غیرون کیلئے لباس تیار کرتی ہے اور خود لباس سے
عاری ہے یا چراغ کی بتی سے کہ اورونکو روشنی دیتی ہے اور خود جلتی ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لم ینفعہ اللہ سبحانہ بعلمہ
یعنے قیامت کے روز سب لوگون سے زیادہ سخت عذاب اوسی عالم کو ہوگا جس کو اللہ پاک نے
اوسکے علم سے کچھ نفع ندیا ہو اور فرمایا ہے کہ عالم بدکار کو ایسا عذاب دیا جائیگا کہ اوسکے
عذاب کی سختی کیوجہ سے دوزخی اوسکے گرد ہونگے اور فرمایا ہے قیامت کے روز عالم
بیعمل لایا جائیگا پس آگ مین ڈالدیا جائیگا اور اوسکے آنتین نکل پڑینگے پس اونکو لئے
ایسا گھومیگا جیسے گدہا چکی کو لئے گھومتا ہے اور دوزخی اوسکے گرد ہونگے اور پوچھینگے تیرا
کیا حال ہے وہ کہیگا کہ مین خیر کو کہتا تھا اور خود نہین کرتا تھا اور بدی سے منع کرتا اور خود مرتکب
ہوتا تھا اور فرمایا کہ آخر زمانے مین عابد جاہل ہونگے اور علما فاسق اور فرمایا ہے کہ علم کو
اس غرض سے نہ سیکھو کہ اوس سے علما کے ساتھ فخر کیا جاوے اور بیوقوفون سے بحث کیجاوے
اور لوگون کے منہ اپنے طرف پھیر لئے جائین اور جو کوئی ایسا کریگا وہ دوزخ مین جائیگا
اور فرمایا ہے البتہ مین دجال کے بہ نسبت تمپر زیادہ خوف کرتا ہون کسی نے عرض کیا وہ کیا ہے
آپنے فرمایا کہ گمراہ کرنیوالے اماموں سے ڈرتا ہون اور فرمایا جو شخص علم مین زیادہ ہو اور ہدایت

مین زیادہ نہوا اوسکو اللہ تعالی سے دوری بھی زیادہ ہوگی اور حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ علماے بد کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پتھر نہر کے منھ پر ڈالدیا جاے کہ وہ خود
نہ پانی پیئے نہ پانی کو بہنے دے کہ کھیت مین جاے یا مثل اس بیت الخلا کا کہ باہر گچ سے اور
اندر بدبو یا قبر ہے کہ اوپر سے آراستہ ہے اور اندر مردونکی سڑی ہڈیان ہین پس اس سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو عالم بیعمل ہے دنیا دارون مین سے ہے وہ جاہل کے بہ نسبت بُری
حالت اور سخت عذاب مین ہوگا اور جو لوگ فلاح کو پہونچنے والے اور مقرب ہین وہ آخرت
کے عالم ہین اور اونکے بہت سی علامتین ہین جو کتاب احیاء علوم الدین مین بشرح و بسط
مرقوم ہین یہان مختصر صرف اسیقدر بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ اخلاق ہین اول خوف دوم
خشوع سوم فروتنی چہارم حسن خلق پنجم آخرت کو دنیا پر اختیار کرنا جو سبکی اصل ہے حاصل کہ
عالم آخرت اپنے علم کی جہت سے دنیا کی طلب نکرے اسلئے کہ کمتر درجہ عالم کا وہ ہے کہ
دنیا کی حقارت اور ناپائداری اور آخرت کی عظمت اور پائداری اور اوسکی غیر محدود نعمتین اور
اوسکی وسعت معلوم کرلے اور یقین کرلے کہ دنیا اور آخرت ایک دوسرے کی ضد اور ترازو کے دو
پلون کیطرح ہین کہ جتنا ایک جھکے اوسیقدر دوسرا اوٹھے یا مشرق و مغرب جیسے ہین کہ جتنا ایک
سے قریب ہو اوسیقدر دوسرے سے دور ہو اور جو شخص کہ دنیا کی حقارت اور ضلالت نہین سمجھتا ہے
تو ایسا شخص عقل مین فساد رکھتا ہے اسلئے کہ تجربہ سے امر مذکور ثابت ہے تو جس شخص کو
عقل ہی نہو وہ کیونکر عالم کہا جائیگا اور جو شخص کہ آخرت کی بزرگی اور پائداری کو نہین جانتا ہے
وہ مسلوب الایمان ہے اور جسکا ایمان ہی نہین وہ عالم کیونکر ہوگا اور جو شخص دنیا و آخرت کا
ضد ہونا تسلیم کرتا نہین تو وہ سب انبیا کے شریعتون سے ناواقف ہے پس ایسا شخص
علما مین شمار نہین ہو سکتا اور جو شخص ان سب باتون کو جانکر آخرت کو دنیا پر اختیار نکرے

وہ شیطان کا قیدی ہے کہ اوسکی خواہش نے اوسکو تباہ کر دیا ہے اور بدبختی اوسپر
غالب آگئی ہے پس جنکی یہ حالت ہو وہ علما کے زمرہ مین کیونکر متصور ہوسکتے ہین غرض کہ علما
تین طرح کے ہین ایک وہ کہ آپ بھی ہلاک ہون اور دوسرونکو بھی ہلاک کرین وہ ایسے ہین کہ علانیہ
طلب دنیا کرتے ہین اور اوسکے طرف بدل متوجہ ہین دوسرے وہ کہ خود سعید ہین اور دوسرونکو بھی سعید
کرتے ہین وہ ایسے ہین کہ خلق کو ظاہر و باطن خداتعالی کیطرف بلاتے ہین تیسرے وہ کہ خود ہلاک
ہونیوالے ہین اور دوسرونکو سعید کرتے ہین وہ ایسے عالم ہین کہ آخرت کیطرف بلاتے ہین
اور ظاہر مین دنیا کے تارک ہین مگر دل مین یہی مقصود ہے کہ لوگون مین ہم مقبول ہون اب
ہم طالب علم اور معلم کے آداب کا ذکر کرتے ہین ہرچند طالب علم کے آداب بہت ہین
مگر وہ سب ان دس آداب مین شامل ہین اول یہ ہے کہ اپنے نفس کو رذیل عادات سے
پاک کرے کہ علم دل کی عبادت اور باطن کی درستی کا باعث ہے اور جسطرح نماز کہ بدون
طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی اسیطرح حاصلی بجز برے عادات سے پاک ہونے کے
درست نہین ہوتی دوسرا یہ ہے کہ طالب علم دنیا کے غیر ضروری اشغال کو کم کردے
اور اپنے اقارب اور وطن سے دوری اختیار کرے اسلئے کہ علایق سب مانع اور قاطع ہین اور
جب انکا دل متعدد خیالات مین پھنس گیا تو اوس سے ایک کام کا بھی پوری طرح انجام پانا معلوم
تیسرا یہ ہے کہ علم پر تکبر اور اوستاد پر حکومت نکرے بلکہ اپنے معاملہ کو بالکل اوس کے اختیار پر چھوڑ دے
اور اوسکی نصیحت کو ایسا مانے جیسے جاہل بیمار طبیب حاذق کی باتین مانتا ہے اور چاہیئے کہ
اوستاد سے انکساری کے ساتھ پیش آوے اور اوسکی خدمت سے ثواب و شرف کا طالب ہو
کیونکہ علم بدون انکسار و ادب کے نہین آتا چوتھا یہ ہے کہ طالب علم ابتدا اختلاف کی باتین سننے
سے احتراز کرے اسلئے کہ مختلف فیہ مسایل سے مبتدی کی عقل متغیر اور پریشان ہوتی ہے مبتدی

کو شبہات سے منع کرنا ایسا ہے جیسے نو مسلم کو کفار کے ملنے سے پانچوان یہ ہے کہ طالب
علم عمدہ علوم سے کوئی فن اور کوئی قسم بدون دیکھے نچھوڑے اور اسطرح دیکھے کہ اوسکے مقصود اور
علت غائی سے مطلع ہو جائے پھر اوسمین کمال پیدا کرنیکا طالب ہو ورنہ جو اہم ہون اوسمین
مشغول ہو کر اوسکو کامل کرلے اور باقی علوم سے تھوڑا تھوڑا حصہ حاصل کرلے کیونکہ
باہم علوم ایکدوسرے کے مددگار اور آپسمین وابستہ ہین چھٹا یہ ہے کہ علوم کے حاصل کرنیمین
ترتیب کا لحاظ رکھے اور جو اہم ہو اوس سے شروع کرے اسوجہ سے کہ عمر سب علوم کے حصول کیلئے
کافی نہین ہوتی اسلئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ ہر چیز سے عمدہ چیز حاصل کرے ساتوان
یہ ہے کہ کسی فن مین قدم نرکھے جب تک کہ اوس سے پیشتر کے فن کو پورا نکرلے اسلئے
کہ علوم مین ایک ترتیب ضروری ہے اور ایک علم دوسرے کا رستہ ہے اور چاہئے کہ جس
علم کے حصول کا قصد کرے اوس مین یہ نیت ہو کہ ہم بالضرور اسکے بعد کا علم بھی پڑھینگے
آٹھوان یہ ہے کہ اوس سبب کو معلوم کرے جس سے علوم کا شرف حاصل ہوتا ہے اور شرف
دو چیزون کے باعث ہے اوّل نتیجہ کے لحاظ سے دوم دلیل کی پختگی اور قوت سے
مثلاً علم دین اور علم طب جو دیکھتے ہین تو اول کا نتیجہ زندگی ابدی ہے اور دوسرے کا نتیجہ زندگانی
فانی اسی جہت سے علم دین اشرف ہوگا کہ اوسکا ثمرہ بھی اشرف ہے نوان یہ ہے کہ طالب علم
کا قصد علم سے سردست تو یہ ہو اکہ اپنے باطن کو آراستہ اور فضیلت سے مزین کرے اور انجام
یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور فرشتون اور مقربان ملاء اعلیٰ کی ہمسائگی حاصل ہو اور علم سے غرض ریاست
او رمال وجاہ اور بیوقوفون سے جھگڑنے اور ہمسرون پر فخر کرنیکی نہو اور جس شخص کی نیت علم سے
قرب الٰہی ہو تو بالضرور وہ ایسے علم کو طلب کرے جو اوسکے مقصود سے بہت قریب ہو یعنے
علم آخرت کا جو شخص علم سے خدا تعالیٰ کی رضا کا قصد کریگا خواہ کوئی علم ہو تو وہ علم

اوسکو مفید ہوگا اور اوسکا رتبہ بلند کریگا دسوان یہ ہے کہ علم کی نسبت اصلی مقصود کیطرف معلوم کرے اور اوسکا مقصد حق ہو جو لوگ کہ متوجہ مقصد نہون تو اونھین ہرگز معرفت حاصل نہوگی اور جبکہ طلب علم مین محض دنیا طلبی کی نیت ہو تو وہ علم علم آخرت سے علیحدہ ہے ہان یہ ممکن ہے کہ ابتدا مین حصول دنیا کی نیت تھی مگر آخر مین اوسی علم نے بہتر نتیجہ نکالا اور علم آخرت کی جانب رجوع کر دیا طالب علم کو یہی آداب کافی ہین لیکن جب آدمی تعلیم و تدریس مین مشغول ہو تو گویا اوسنے ایک بہت بڑا کام اپنے ذمہ لیا اسلئے اوسکے آداب و قواعد کو بھی یاد رکھنا چاہئے اول یہ ہے کہ شاگردون پر شفقت کرے اور اونکو اپنی اولاد کے برابر جانے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین انما انا لکم مثل الوالد لولدہٖ اور آخرت کی آگ سے شاگردونکو بچائے چونکہ اس آگ سے بچانا دنیا کی آگ سے بچانیکے بہ نسبت اہم ہے اس لئے اوستاد کا حق ماں باپ کے حق سے مقدم ہے کہ باپ اوسکی زندگی اور وجود فانی کا سبب ہے اور اوستاد زندگی باقی کا باعث ہے اگر اوستاد نہوتا تو اوسکی موجودہ حالت ہلاکت دائمی کیطرف پہونچاتی تھی اوستاد سے یہان ہماری مراد محض علم دین کا سکھانیوالا ہے اسلئے کہ تعلیم کرنا دنیا کے ارادہ سے تو خود بھی تباہ ہوتا ہے اور دوسرے کو بھی تباہ کرتا ہے جسطرح کہ ایک شخص کے اولاد کا دستور ہے کہ باہم پیار اور محبت سے رہتے ہین اسیطرح ایک اوستاد کے شاگردون مین بھی دلی دوستی ہونی چاہئے اسلئے کہ علما اور آخرت کے لوگ خدا تعالی کے پاس سفر کرنیوالے اور دنیا سے اوسی کیطرف گذر جانے والے ہین جو مسافر شہرون کو جاتے ہین راہ مین اونکو رفیق لگنا دوستی اور پیاری کا باعث ہو جاتا ہے اور جب جنت اعلی کا سفر ہو تو اوسکے رستہ مین رفیق کے ساتھ محبت بونکر نہوگی اور سعادات اخروی مین تنگی نہین ہے کہ ایک کو ملجائیگی تو دوسرا نپائیگا

اسی جہت سے آخرت کے لوگوں مین نزاع اور حسد نہین ہوتا ہے بخلاف دنیا کی لذات کے کہ اوسمین گنجایش نہین ہے اسی لئے ہمیشہ اوسکے باہم لڑائی جھگڑے رہتے ہین دوسری یہ ہے کہ تعلیم کے باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرے یعنے علم سکھانیکا کچھ عوض نہی طلب کرے اور نہ کسی طرح کے بدلے کی نیت ہو نہ شکر کا خواہان ہو بلکہ صرف خدا تعالی کے واسطے اور اوسکے قرب کے طلب کیلئے سکھاتے اور یہ نہ جانے کہ شاگردون پر میرا احسان ہوتا ہے بلکہ اونکا احسان مند ہونا اور یہ تصور کرنا لازم ہے کہ فضل مجھکو انھین کے سبب سے حاصل ہوا ہے پس جب اوستاد کو تعلیم مین شاگرد کے باعث ثواب خدا تعالی کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے تو پھر شاگرد پر احسان رکھنے کے کیا معنے اگر شاگرد نہوتا تو اوستاد کو یہ ثواب کہان سے ملتا اسی لئے بجز خدا تعالی کے ثواب اور بدلہ اور کسی سے نہ مانگنا چاہئے اگر اوستاد شاگرد سے یہ توقع رکھتا ہے کہ میرے ہر مشکل مین کام آے اور ضروریات دنیاوی مین مدد دے اور فرمان بردار بنا رہے تو اسطرح کا اوستاد نہایت دنی اور خسیس ہے تیسرا یہ کہ شاگردون کی نصیحت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے اور اونکو متنبہ کردے کہ علم کی طلب محض قرب الہی کیلئے کرے مال کی طلب اور فخر کرنیکے لئے علم نہین ہے اور اس امر کی عظمت اونکے دل مین جسقدر ممکن ہو اول ہی قایم کردے اسلئے کہ عالم فاجر کی اصلاح کم ہوتی ہے اور خرابی زیادہ ہے چوتھا یہ کہ شاگرد کو اخلاق بد سے جہانتک ہوسکے کنایتاً نرم الفاظ سے منع کرے اور توبیخ کے ساتھ نہ جھڑکے اسلئے کہ تصریح ہیبت کا حجاب دور کرتی ہے اور خلاف کرنے پر جرأت کا باعث ہوتی ہے اور ایک وجہ تصریح نکرنیکی یہ بھی ہے کہ جو نفوس اچھے اور جنکے ذہن تیز ہوتے ہین وہ کنایتہً کہنے مین بھی اوسکے معنے نکال لیتے ہین اور مقصود کو سمجھ جانیکی خوشی اوسکے بموجب عمل کرنیکی رغبت

دانائی ہے تاکہ دوسرونکو معلوم ہوکہ یہ بات انکی دانائی سے مخفی نرہی پانچوان یہ ہے
کہ اوستاد جس علم کو سکھاتا ہو اوسکو چاہئے کہ شاگرد کے سامنے اوس علم کے بالاتر
علوم کی برائی نہ بیان کرے جیسے لغت پڑہانیوالا فقہ کو برا کہے اور فقہ سکھانے والا
علم حدیث و تفسیر کو برا کہے معاذ اللہ منہا یہ عادتین بری ہین انسے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ جو
اوستاد ایک علم کی تعلیم کا کفیل ہو اوسکو چاہئے کہ شاگرد پر دوسرے علم کے سیکھنے کی راہ
بھی آسان کردے اور اگر کسی علم کا کفیل ہو تو اوسمین ترتیب کا لحاظ رکھے کہ شاگرد ایک
مرتبہ سے دوسرے پر ترقی کرتا جاے چھٹا یہ ہے کہ شاگرد کے سامنے بیان کرنمین صرف
اوسکی سمجھ پر کفایت کرے ایسی بات اوس سے نہ کہے جس تک اوسکی عقل نہ پہونچے تاکہ
وہ اوس سے نفرت نہ کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی
کسی قوم کے سامنے ایسی بات کہتا ہے کہ جسکو اونکی سمجھ نہین پہونچتی تو اون مین سے
کچھ لوگون پر فتنہ ہوجاتا ہے اوستاد کو چاہئے کہ شاگرد کے سامنے حقیقت کسی امر
کی اوسوقت ظاہر کرے کہ اوسکو معلوم ہوجائے کہ شاگرد اوسکو اچھی طرح سمجھ جائیگا اور
جس صورت مین کہ سمجھتا ہی نہو تو بطریق اولی ذکر کرنا اوسکے آگے بیجا ہے ساتوان یہ ہے
کہ جب شاگرد کا حال معلوم ہوجائے کہ کم سمجھ ہے تو اوستاد کو چاہئے کہ اوسکو ایسی بات
بتائے جو اوسکے لایق ہو اور اوس سے یہ نہ کہے کہ اوسمین کوئی دقیق بات بھی ہے جو
ہمنے تجھکو نہین بتایا کیونکہ اسقدر کہنے سے شاگرد کی رغبت مین فرق ہوگا اور دل پر
یہ امر شاق گذریگا اور وہ یہ وہم کریگا کہ مجھکو بتانے سے دریغ کرتے ہین کیونکہ اپنے گمان
ہر شخص سمجھتا ہے کہ مین ہر ایک علم دقیق کے سمجھنے کے قابل ہون مثلاً کوئی شخص شرع
کا پابند ہو اور جو عقیدے کہ سلف سے منقول ہین اوسکے دل مین جمے ہون اور اوسکی

عقل کو اوس سے زیادہ کا تحمل نہو تو اوسکے سامنے باریک مضمونون کے حقیقتین بیان ہی نکرنا چاہیئے بلکہ اوسکو اوسکے کام پر چھوڑ دینا چاہیئے اسلیئے کہ اگر اوسکے سامنے باطن کے اسرار ذکر کیئے جاوین تو عام پابندی سے نکل جائیگا پس جو حد فاصل اوسمین اور گناہون مین تھے وہ دور ہوجائیگی پھر لوپرا سرکش نکر اپنے آپکو اور غیرون کو ہلاک کریگا حاصل یہ کہ عوام کیلیئے باب بحث مفتوح کرنا نہ چاہیئے ورنہ اوسکو اوسکے کام سے کھودینا ہے آٹھوان یہ ہے کہ اوستاد اپنے علم کے بموجب عمل کرنا چاہیئے ایسا نہو کہ کہے کچھہ اور کرے کچھہ اسلیئے کہ علم تو دلکی آنکھہ سے معلوم ہوتا ہے اور عمل ظاہر کی آنکھہ سے اور ظاہرین لوگ بہت سے ہین اوستاد اگر عمل علم کے خلاف کریگا تو ہدایت نہوگی اور جو شخص خود ایک کام کو کرے اور دوسرون کو کہے کہ اوسکو نہ کرو تو لوگ اوس سے تمسخر کرینگے اور تہمت لگائینگے اور اوس کام کے کرنیکے زیادہ حریص ہونگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام اچھا نہوتا تو اوستاد خود کیون اختیار کرتے اوستاد کو اگر شاگرد کے لحاظ سے دیکھو تو لکڑی کے سایہ کی مثال ہے لکڑی اگر خود سیدہی نہوگی تو اوسکا سایہ کیسے سیدہا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم اور اسی وجہ سے گناہون کا وبال عالم پر بہ نسبت جاہل کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ عالم کے مبتلا ہونے سے ایک عالم مبتلا ہوجاتا ہے اور لوگ اوسکی پیروی کرتے ہین اور جو شخص کہ کوئی طریق بد نکالتا ہے تو اوسپر اوسکا گناہ اور جو کوئی اوس طریق پر چلے اوسکا گناہ ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دو شخص بد ہین ایک تو وہ عالم کہ علانیہ مرتکب گناہ کا ہو دوسرا وہ جاہل کہ زاہد بنا ہو اسلیئے کہ جاہل اپنے زاہد بننے سے لوگون کو دہوکہ دیتا ہے اور عالم ارتکاب خطا سے مغالطہ دیتا ہے واللہ اعلم

فصل ہشتم آداب کھانے پینے کے بیان مین

اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرمایا ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور دوسری جگہ ارشاد ہے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا کھانے اور پینے اور اسراف نکرنے اور اچھا کام کرنیکو حق سبحانہ تعالی نے ان آیات مین ذکر فرمایا ہے تو جو کوئی اسلئے کھانا کھائے کہ مجھے علم وعمل کی قوت ہو اوسکا کھانا کھانا بھی عبادت ہوگا اسیواسطے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ہوتا ہے یہانتک کہ اوس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منھ مین رکھے یا اپنے اہل وعیال کے منھ مین دے اور یہ اسلئے فرمایا ہے کہ ان سب کامون سے راہ آخرت ہی مقصود ہوتی ہے اور کھانا کھانا بھی دینی امر مین داخل ہے اسکی یہ علامت ہے کہ آدمی حرص سے نہ کھائے حلال کی کمائی سے بقدر حاجت کھاوے اور کھانیکے آداب ملحوظ رکھے کھانا کھانیمین کئی امور سنت ہین بعض کھانیکے پہلے بعض بعد بعض درمیان مین پس چھ امور کھانے سے پہلے مسنون ہین اون مین سے پہلا یہ ہے کہ ہاتھ منھ دھووے اسواسطے کہ کھانا کھانا جب زاد آخرت کی نیت سے ہو تو عین عبادت ہے پہلے ہاتھ منھ دھونا وضو کے مانند ہے اور ہاتھ منھ پاک بھی ہوجاتے ہین حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی کھانیکے پہلے ہاتھ دھو یا کریگا وہ افلاس اور تنگدستی سے بیفکر رہیگا دوسرا یہ ہے کہ کھانے دسترخوان پر رکھے صرف خوان پر نہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دسترخوان ہی پر کھانا نوش فرمایا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ سفرہ سفر یاد دلاتا ہے اور سفر دنیا سفر آخرت یاد دلاتا ہے اور دسترخوان پر کھانا فروتنی بھی ہے اور دسترخوان پر ہی کھانا اگلے بزرگونکی عادت تھی تیسرا یہ کہ اچھی طرح بیٹھے داہنا زانو اوٹھا کر بائین پہلو کو دبا کے بیٹھے یا دو زانو بیٹھے تکیہ لگا کر نہ کھائے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

مین تکیہ لگا کر کھانا نہین کھاتا اسلئے کہ مین بندہ ہون بندون کیطرح بیٹھتا ہون اور بندون
کیطرح کھاتا ہون اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر کھانا مکروہ ہے مگر چنے وغیرہ جو نقل کے
طور پر کھاتے ہین اونکو اسطرح کھانا مکروہ نہین چوتھا یہ کہ نیت کرے کہ مین قوت عبادت
کیلئے کھاتا ہون خواہش دل کیواسطے نہین اس نیت کی درستی کی علامت یہ ہے کہ تھوڑا
کھانیکا قصد کرے کہ بہت کھاجانا آدمیکو عبادت سے باز رکھتا ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے فرمایا ہے کہ چھوٹے چھوٹے چند لقمے آدمی کی پیٹھ سیدھی رکھنے کیلئے بس ہین اگر
اسپر قناعت نہو سکے تو ایک تہائی پیٹ کھانیکے واسطے ہے اور ایک تہائی پانی کیلئے
ایک تہائی سانس لینے کو ہے یعنے دو حصہ پیٹ کھانے پانی سے بھرے اور ایک حصہ
سانس لینے کو خالی رکھے پانچوان یہ ہے کہ جب تک بھوک نہو کھانے پر ہاتھ نہ ڈالے
کھانے سے پہلے جو چیزین سنت ہین اونمین بہترین سنت بھوک ہے کیونکہ بھوک سے پہلے
کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی اور جو کوئی کھانے مین ہاتھ ڈالتے وقت بھی بھوکا اور
کھانے سے ہاتھ کھینچتے وقت بھی کسیقدر اوسکو بھوک ہو تو وہ طبیب کا ہرگز محتاج نہوگا چھٹا یہ کہ
جو کچھ حاضر ہو اوسپر قناعت کرے عمدہ کھانا نہ ڈہونڈے اسواسطے کہ مسلمان کو قوت
عبادت کی مقصود ہوتی ہے نہ کہ عیش و عشرت کی اور روٹی کی تعظیم سنت ہے
اسواسطے کہ آدمی کی بقا اوسی سے ہے اور روٹی کی بڑی تعظیم یہ ہے کہ اوسکو سالن
و ساگ وغیرہ کے انتظار مین نرکھین بلکہ نماز کے انتظار مین بھی نرکھین جب روٹی حاضر
ہو تو پہلے اوسے کھالین پھر نماز پڑہین ساتوان یہ کہ جس کسی کے ساتھہ آدمی کھانا کھاسکے
جب تک وہ نہ آئے تب تک کھانے مین ہاتھہ نڈالے کہ تنہا کھانا اچھا نہین اور
مین ہاتھہ جتنے زیادہ ہوتے ہین اوتنی ہی برکت زیادہ ہوتی ہے فرمایا حضرت صلی اللہ

اجتمعوا علی طعامکم مبارک لکم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ
جناب سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا اکیلے خاصہ ہرگز تناول فرماتے تھے اگر کسی کے
ساتھ کھانا کھائے تو ستّ آداب اور بھی بڑھائے پہلا یہ کہ جو شخص عمر یا علم یا پرہیزگاری
مین یا اور کسی سبب سے بڑھکر ہو وہ جبتک کھانیکو ہاتھ نہ بڑھائے تب تک خود بھی ہاتھ
نہ بڑھائے اگر خود کسی سبب سے بڑھکر ہے تو اورونکو انتظار مین نرکھے دوسرا یہ کہ چپ نرہے یہ
اہل عجم کی عادت ہے بلکہ متقی پرہیزگارونکی قصص و حکایت و کلام حکمت و شریعت سے
اچھے اچھے کیقدر باتین کرے واہیات خرافات نہ بکے تیسرا یہ کہ اپنے شریک کا خیال
رکھے کہ خود کسی حالت مین اوس سے زیادہ نہ کھاجائے اگر کھانا مشترک ہے تو یہ فعل حرام ہے
بلکہ خود کم کھائے اپنے ساتھی کو زیادہ دے اور اچھا کھانا اوسکے سامنے بڑھائے اگر ساتھی
آہستہ آہستہ کھاتا ہے تو اوس سے کہے کہ وہ اچھی طرح خوشی سے کھائے مگر تین بار سے
زیادہ کھانیکو نہ کہے اسواسطے کہ اس سے زیادہ کہنا اصرار اور افراط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین جب کسی امر کیلئے عرض کیجاتی تھی تو تیسرے دفعہ کے بعد اور کچھ سوال نہ کرتے
تھے اور آپکا دستور تھا کہ تقریر کو تین بار فرمایا کرتے تھے غرض کہ تین بار سے زیادہ کہنا مستحب نہین ہے
اور کھانے کیلئے قسم دینے کی ممانعت ہے کہ کھانا قسم دلانے سے کم حقیقت رکھتا ہے چوتھا یہ
کہ ساتھی کو اوس سے کھانے مین اصرار کی حاجت نہ پڑے بلکہ جسطرح وہ کھاتا ہے اوسیطرح اوسکا
ساتھ دے اور اپنی عادت سے کم نہ کھائے کہ یہ ریا ہے اور تنہائی مین اپنے آپکو اوسیطرح
باادب رکھے جس طرح لوگون کے سامنے مودب رہتا ہے تاکہ جب لوگون کے ساتھ اتفاق
ہو ادب سے کھانا کھاسکے اور اگر دوسرے کو زیادہ کھلانیکی نیت سے خود کم کھائیگا تو بہتر ہے
اور اگر اورونکی خوشی کے واسطے زیادہ کھائیگا تو بھی بہتر ہے پانچوان یہ کہ نگاہ نیچے رکھے

اورون کے نوالہ کو نہ دیکھے اگر اور لوگ اوسکا ادب اور لحاظ کرتے ہین تو اورون سے پہلے خود ہاتھ نہ کھینچے اگر اورون سے کم خوراک ہے تو پہلے ہاتھ روکے رکھے تاکہ آخر کو اچھی طرح کھا سکے ورنہ عذر بیان کردے تاکہ اور لوگ شرمندہ نہون چھٹا یہ کہ جس امر سے اور لوگونکی طبیعت کو کراہت اور نفرت ہو وہ امر نکرے ظرف مین ہاتھ نہ جھٹکے ظرف کیطرف منہ اپنا نجھکائے ایسا نہو کہ منہ سے جو کچھ نکلے وہ ظرف مین جا گرے اگر منہ سے کچھ نکالے تو منہ کو پھیر لے جو چیز دانت سے گرے اوسے پھر ظرف مین نڈالے کہ ان باتون سے لوگونکی طبیعت نفرت کریگی اور نہ ایسی باتین کرے جن سے نفرت پیدا ہو ساتوان یہ کہ اگر طشت مین ہاتھ دہوے تو لوگون کے سامنے طشت مین نتھوکے جو شخص معزز ہو اوسکے پیشقدمی کر اگر لوگ اوسکی تعظیم کرین تو مان لے اور داہنے طرف سے طشت کو گھمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے اجمعوا وضوکم جمع اللہ شملکم یعنی اپنے وضو کا پانی جمع کرو خدا تعالیٰ تمھاری بہتریکو جمع کردیگا بعض محدثین نے کہا ہے کہ وضو کے پانی سے کھانیکے بعد ہاتھ دہونے کے پانی سے غرض ہے کہ ایک جگہہ جمع رہے اگر کلی کرے تو آہستہ سے کرے تاکہ چھینٹے نہ اوڑین اور کسی آدمی اور فرش پر نہ پڑین جو شخص ہاتھ پر پانی ڈالتا ہے اوسکا کھڑا رہنا اولیٰ تر ہے اس سے اوسکا انکسار معلوم ہوتا ہے اور چاہئے کہ مہمان کے ہاتھ خود میزبان ہی دہلائے کہ مہمان کی خدمت فرض ہے کھانیکے وقت کے آداب یہ ہین کہ اول بسم اللہ کہے آخر کو الحمد للہ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے نوالہ مین بسم اللہ کہے دوسرے مین بسم اللہ الرحمن تیسرے مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بآواز کہنا چاہئے کہ اورون کو بھی یاد آجاوے اگر ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ کہے تو افضل تر ہے اور داہنے ہاتھ سے کھائے نمک سے شروع کرے اور نمک ہی پر تمام کرے چھوٹا نوالہ لے اور خوب چبائے جبتک پہلا نوالہ نگل جاے دوسرا

لقمہ پر ہاتھ نہ بڑہائے اور کسی کے کھانیکا ہرگز عیب نہ کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کھانیکا ہرگز عیب نہ کرتے تھے اگر اچھا ہوتا نوش فرماتے تھے ورنہ ہاتھ روک لیتے تھے اور
اپنے سامنے سے کھایا کرے طباق کے ادہر اودہر سے میوہ لیکر کھانا درست ہے اور روٹی
کو بیچ سے نہ کھائے کنارہ سے توڑ توڑ کر کھائے چھری سے روٹی اور گوشت کے ٹکڑے
ٹکڑے کہ حدیث مین اس سے ممانعت ہے پیالہ وغیرہ جو چیز کھانیکی نہین ہے روٹی پر نہ رکھے
اگر سالن رکھے تو مضایقہ نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی
تعظیم کرو کہ خدا تعالی نے اوسکو آسمان کی برکتون سے پیدا کیا ہے اور روٹی دانت سے
توڑ کر اور گود مین یا ہاتھ مین یا ٹوٹے ظرف مین رکھکر یا کھڑے رہکر یا جوتہ پہنکر یا بازار مین
چلتے ہوے یا حالت ناپاکی مین کھانا اور طعام ریزے خواری سے نیچے ڈالنا اور ہاتھ کو
مٹی سے صاف کرنا یا دہوکر دامن سے پوچھنا اور فقیرون کے پاس ٹکڑے خرید کر کے کھانا
اور دیوار کے تنکے سے خلال کرنا منع ہے کہ یہ تمام باتین موجب افلاس کے ہین جو نوالہ
وغیرہ ہاتھ سے گر پڑے اوسے اوٹھا لے اور صاف کر کے کھالے حدیث مین ہے کہ اگر وہ
چھوڑ دیگا تو شیطان کیواسطے ہوگا اونگلیان پہلے منہہ سے چاٹے پھر اپنے کسی خاص کپڑے سے
پونچھ ڈالے تا کہ کھانا کھانیکا نشان ہو جاے کیونکہ شاید کہ اوسمین برکت باقی ہو گرم کھانے مین
پھوکے نہین بلکہ تامل کرے تا کہ وہ ٹھنڈا ہو جاے اگر خرما کھائے یا آم یا جامن جو چیز شمار کرینگے لایق
ہو تو طاق کھائے ستا یا گیارہ یا اکیس تا کہ اوسکے سب کام خدا تعالی کے ساتھ مناسبت
رکہین کہ خدا طاق ہے جس کام کے ساتھ خدا کا ذکر کسی طرح سے نہو وہ کام باطل و بیفایدہ
ہوگا تو اسی سبب سے طاق جفت سے اولی ہے کہ حق سے مناسبت رکھتا ہے خرمے کی
گٹھلی خرمے کے ساتھ ایک طباق مین نہ رکھے اور ہاتھ مین نہ رکھے علی ہذا القیاس ہر ایک چیز

جسکا فضلہ یا پوست نکالا گیا ہو اوسکو ظرف مین نچھوڑے بلکہ علیحدہ کرے تاکہ کسی دوسرےکو دہوکہ نہو اور وہ نہ کھا جاۓ اگر کھانے مین مکھی گرجاۓ تو اوسکو غوطہ دیکے نکالے اوسکے ایک پر مین زہر ہے اور دوسرے پر مین شفا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا دقع الذباب فی طعام احدکم فلیغمہ کلہ ثم یطرحہ فان فی احد جناحیہ داء وفی الاخر شفاء کھانا کھاتے وقت پانی بہت نہ پئیے لیکن جس صورت مین کہ کچھ گلے مین پھسے پانی پینے کے آداب یہ ہین کہ آبخورہ کو سیدھے ہاتھ مین لے پہلے دیکھے کہ اوسمین کیڑا وغیرہ نہو پھر بسم اللہ کہکر پئیے اور آہستہ پئیے ٹوٹی سے نہ پئیے کھڑے کھڑے لیٹے لیٹے نہ پئیے مگر چار جاگہ کھڑے رہکے پینے کی اجازت ہے آب زمزم آب وضو آب وقف آب سبو یعنے آبدارخانہ کا پانی اور چار حالت مین پانی پینا خلاف حکمت ہے نہار یعنے بغیر کچھ کھاۓ ہوے اور خلوت اور خواب اور غایط یعنے پاۓخانہ کے بعد اگر پانی پیتے وقت ڈکار آئے تو کوزہ کیطرف سے منھہ پھیر لے اگر ایکدفعہ سے زیادہ پینا چاہتا ہے تو تین دفعہ کرکے پئیے ہر بار بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے بہتر یہ ہے کہ بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور جب اول سانس لے تو الحمد للہ کہے اور دوسری سانس مین الحمد للہ رب العلمین اور تیسری سانس مین الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم کہے اور کوزہ کے نیچے دیکھتا رہے تاکہ پانی کہین نہ ٹپکے جب پی چکے تو کہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا یعنے سب تعریف اوس اللہ کیواسطے ہے جسنے کیا اوس پانی کو خوش مزہ اور میٹھا اپنی رحمت سے اور نہ کیا اوسے کھارا اور بدمزہ ہمارے گناہون سے اور کھانیکے بعد کے یہ آداب ہین کہ پیٹ بھرنے سے پہلے ہی ہاتھ کھانے سے کھینچے اور اونگلیون کو منھہ سے صاف کرے پھر دستر خوان سے پونچھے اور ریزہ اور دانے وغیرہ چنکر کھاۓ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی

ایسا کریگا اسکے عیش مین وسعت ہوگی اور اوسکی اولاد عیب سے سلامت رہیگی اور وہ حورعین کا
مہر ہوگا پھر خلال کرے جو کچھ دانتون سے نکلکر زبان پر آوے اوسے نگلجاے اور جو کچھ خلال کے
ساتھ نکل آئے اوسے پھینکدے اور ظرف کو اونگلی سے صاف کرلے حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی ظرف
پونچھ لیتا ہے ظرف اوسکے حق مین یون دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار جسطرح اوسنے
مجھے شیطان کے ہاتھ سے چھوڑایا تو اوسے آتش دوزخ سے آزاد کر اگر ظرف کو دہو کر
اوسکا پانی پی جاے تو ایسا ثواب ہوگا کہ گویا ایک بندہ آزاد کیا کھانیکے بعد خدا کا شکر کرے
اور کہے الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا وهو سیدنا ومولانا یعنے
سب تعریف اوس اللہ کیواسطے ہے جسنے کھلایا اور پلایا ہمکو اور کافی ہے ہمارے لیے اور
پناہ دی ہمکو اور وہ سردار ہمارا ہے اور حسب ہمارا ہے پھر قل ہو اللہ احد اور لایلاف پڑہے
اور دسترخوان پر سے نہ اوٹھے جبتک کہ اول دسترخوان نہ بڑہایا جاوے اگر حلال کا کھانا کھایا ہے تو
شکر کرے اور شبہ کا کھایا ہے تو روئے اور رنج کرے اسواسطے کہ جو شخص کھاتا ہے اور روتا
ہے وہ اوس شخص سا نہین ہے جو کھاتا ہے اور غفلت کے سبب سے ہستا ہے جب ہاتھ دہونے
لگے تو اشنان بائین ہاتھ مین لے پہلے داہنے ہاتھ کے اونگلیون کے سرے لبی اشنان ملے
دہوے پھر اشنان مین اونگلی ڈبودے ہونٹ اور دانت پر رکھکر خوب ملے اور اونگلیونکو
دہوے پھر منھہ کو اشنان سے دہوے فائدہ جاننا چاہئے کہ یہ سب آداب جو لکھے ہین انسان
اور حیوان مین انہی آداب سے فرق ہوتا ہے کہ حیوان جسطرح اوسکا جی چاہتا ہے
اوسیطرح کھاتا ہے اچھی بری بات نہین جانتا خداتعالی نے اوسکو یہ تمیز ہی نہین دی اور
چونکہ انسان کو یہ تمیز عنایت ہوئی ہے اگر وہ اوسپر کاربند نہوگا تو گویا عقل و تمیز کی نعمت
کا حق اوسنے نہ ادا کیا اور کفران نعمت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو

شخص صبح کا کھانا نمک سے شروع کرے اللہ تعالی ستر قسم کی بلا اوسپر سے ٹال دیتا ہے
اور جو کوئی ایک روز مین سات عجوزہ کھجور کھالے تو اوسکے پیٹ کے کیڑے مرجائینگے اور
جو کوئی ہر روز اکیس سرخ کشمش کھالے وہ اپنے بدن مین ایسی چیز نہ دیکھیگا جو اوسکو بری
معلوم ہو اور گوشت کا کھانا گوشت زیادہ کرتا ہے اور حلوا کھانے سے پیٹ بڑہتا ہے
اور گائے کا گوشت مرض ہے اور اوسکا دودہ شفا ہے اور اوسکا گھی دوا ہے اور
چربی اپنے برابر مرض جسم سے باہر کردیتی ہے اور نفاس والی عورت کو خرما ی تر سے بہتر
کسی چیز سے شفا نہین ہوتی اور مچھلی سے جسم گھل جاتا ہے مسواک کرنا دافع بلغم ہے
اور جو شخص صحیح اور قوی رہنا چاہئے اوسکو چاہئے کہ کھانا سویرے کھائیے اور شام کو کم کھائے
قرض اپنے ذمہ نکرے حجاج بن یوسف نے کسی طبیب سے کہا کہ مجھے ایسی بات بتاؤ کہ مین اوسکا
عمل کرون اور اوس سے تجاوز نکرون اوسنے کہا جوان حیوان کا گوشت کھایا کرو اور پکی چیز
جب تک خوب نہ پکے نہ کھاؤ اور بدون مرض کے دوا کا استعمال نکرو اور میوہ خوب پکا ہوا
کھایا کرو اور جو غذا کھاؤ اوسکو اچھی طرح چباؤ اور غذا وہ کھاؤ جسکو دل چاہتا ہو اور اوپر
پانی نہ پیو اور پانی جب پی لو تو پھر کچھ نہ کھاؤ اور بول و براز کو نہ روکو اور جب دن کی غذا کھاؤ
تو سو رہو اور رات کی غذا کے بعد سونے سے پیشتر چہل قدمی کرلو کہتے ہین کہ پیشاب کے
روکنے سے خرابی پیدا ہوتی ہے رات کو نہ کھانا ناتوان کرتا ہے اور عرب کا قول ہے
کہ صبح کا کھانا چربی دور کرتا ہے اور کسی حکیم نے اپنے لڑکے سے کہا کہ جبتک اپنی عقل
ساتھ نلیلو گھر سے نہ نکلو یعنے بغیر کچھ کھائے گھر سے صبح کو نہ چلو اور اوسکو عقل اسلئے
کہا ہے کہ عقل کھانے سے ٹھکانے رہتی ہے اور ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ نیت بازار کی
چیزون پر نہین جاتی ہے

فصل نہم آداب خواب کے بیان مین

اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ زیادہ کھانا اور بہت سونا بدبختی کی علامت ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے انسان کو محض اسلئے نہین بنایا کہ کھائے اور سوے بلکہ اپنی عبادت کیواسطے پیدا کیا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور حضرت سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی زیادہ سونے سے منع فرمایا ہے صحیح بخاری و مسلم مین بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تم مین سے ایک شخص کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہی پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو رہو پس اگر وہ شخص جاگے اور خدا تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھلجاتی ہے اور اگر وضو کرے تو دوسری گرہ ڈھیلی ہوتی ہے اور اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھلجاتی ہے اور صبح کو سرور کے ساتھ طیب النفس اوٹھتا ہے ورنہ سست اور خباثت نفس کے ساتھ اوٹھتا ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ تمام رات سوتا رہا یہانتک کہ صبح ہو گئی آپنے فرمایا کہ اوس شخص کے کان مین شیطان نے پیشاب کر دیا اور ایک حدیث مین ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان کے پاس ایک سونگھانیکی شئی ہے اور ایک چٹنی اور ایک کاجل ہے جب وہ کسیکو سونگھا دیتا ہے تو اوسکی عبادت بری ہو جاتی ہے اور جسوقت چٹنی چٹاتا ہے اوسکی زبان تیز اور فحش ہو جاتی ہے اور جب کاجل لگا دیتا ہے تو صبح تک سوتا ہے ایک مشایخ ہر شب دسترخوان پر کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ اے مریدون کی گروہ بہت مت کھاؤ اگر بہت کھاؤ گے تو پانی بہت پیو گے اور اگر پانی بہت پیو گے بہت سا سوؤ گے اور بہت سوؤ گے تو عمر ضایع جائیگی اور عبادت نہو سکیگی پھر مرنیکے بعد بہت پچتاؤ گے لیکن بیٹھے سیدھی اور گرانی طبع

دور کرنیکے لئے کسیقدر سونیکی اجازت ہے بلکہ قیلولہ مسنون ہے اسواسطے کہ بقای نفس کے ساتھ عبادت ممکن ہے اور تسکین نفس کیلئے تھوڑی دیر سونا چاہئے جب انسان اس غرض سے سو جائیگا تو اوسکا سونا بھی داخل عبادت ہوگا بشرطیکہ سونیکے آداب ملحوظ رہین مروی ہے کہ بندہ جب طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرکے سو رہے تو اپنی بیداری تک وہ نماز پڑہنے والون مین لکھا جائیگا حدیث شریف مین ہے کہ جب بندہ طہارت کے ساتھ سوتا ہے تو اوسکی روح عرش تک اوٹھائی جاتی ہے یہ حکم عام بندون کیلئے ہے تو علما اور اہل دل کیلئے کیون نہوگا کہ اونکو سونے مین بہت کچھ اسرار معلوم ہوتے ہین سونیکے آداب دس ہین اول یہ کہ طہارت کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ طہارت کے ساتھ سوتا ہے تو اوسکی روح کو عرش تک پہنچاتے ہین اسوجہ سے اوسکا خواب سچا ہوتا ہے اور اگر طہارت پر نہین سوتا ہے تو اوسکی روح وہانتک پہونچنے سے قاصر رہتی ہے اوسوقت جو خواب دیکھتا ہے پراگندہ ہوتا ہے اور سچا نہین ہوتا دوم یہ کہ مسواک اور وضو کا پانی اپنے سرہانے رکھ لے اور رات کو اوٹھنے کی نیت کرے اور جسوقت آنکھ کہلے مسواک کرلے بعض اکابر سلف کی یہ عادت تھی کہ جتنے بار رات کو اونکی آنکھ کھلتی تھی مسواک کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ تمام رات مین کئی دفعہ مسواک کرتے تھے سونیکے وقت اور جاگنے کے وقت اگر حضرات سلف کو پانی وضو کا نملتا تو صرف اعضا کو پانی سے مسح کرلیتے تھے اور اگر پانی اسقدر بھی نہو تو قبلہ رخ بیٹھکر ذکر اور دعا مین مشغول ہونا چاہئے کہ یہی قایم مقام تہجد کے ہو جائیگا سوم یہ کہ جس کسیکو کچھ وصیت منظور ہو اوسکو لکھکر سونیکے وقت اپنے سرہانے رکھے اسلئے کہ سونے مین شاید قبض روح ہو جائے اور جو کوئی بغیر وصیت کے مر جاتا ہے اوسکو عالم برزخ مین کہنیکی اجازت قیامت تک نہین ہوتی مردے اوسکی زیارت کو آتے ہین

اور باتین کرتے ہین مگر وہ کہہ نہین سکتا تو وہ آپس مین کہتے ہین کہ یہ مسکین بغیر وصیت کے
مرا ہے اور ناگہانی موت کے خوف سے وصیت مستحب ہے اور موت ناگہانی مردے کے
حقمین تخفیف ہے مگر جو شخص کہ موت کیلئے تیار نہو اور لوگون کے حق سے سبکدوش
نہو جاے اسکے حقمین تخفیف نہین ہے چہارم یہ کہ ہر اک گناہ سے توبہ کرکے سب مسلمانون سے
صاف دل ہو کر سورہے نہ کسی کے ستانیکا ذکر اپنے دلمین کرے اور نہ اوٹھنے کے بعد
کسی گناہ کا ارادہ ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے بستر پر لیٹے اور
کسی کے ستانیکی نیت نہو اور نہ کسی سے کینہ رکھتا ہو تو جو کچھ اوسنے گناہ کیا ہوگا وہ بخشا جائیگا
پنجم یہ کہ سونیکے لئے عمدہ فرش بچھانے سے آرام طلب نہو بلکہ بستر کو ترک کرے یا اوسکے
باب مین میانہ روی اختیار کرے بعض اکابر سلف بستر کا استعمال مکروہ جانتے تھے اور سونیکے
لئے اوسکو تکلف سمجھتے تھے اور ارباب صفہ رضی اللہ عنہم سونیکے لئے زمین پر کچھ بچھاتے نتھے
اور فرماتے تھے کہ ہم خاک ہی سے پیدا ہوے ہین اور اسمین جائینگے اور اس امر کو اپنے دلونکی
نرمی اور نفوس کی تواضع کیلئے زیادہ موثر جانتے تھے پس اگر کسی شخص کا دل اس مشقت کو
گوارا نکرے تو اوسط درجہ کا بستر بچھائے ششم یہ کہ جبتک نیند کا غلبہ نہو نہ سوئے
اور نیند کی اہتمام کے ساتھ خواہش نکرے ہان جس صورت مین کہ آخر شبکو اوٹھنا منظور ہو تو
البتہ اہتمام کرکے سونا مضایقہ نہین ہے اکابر سلف کا سونا غلبۂ نیند کی حالت مین ہوا
کرتا تھا اور کھانا فاقہ کی صورت مین اور بولنا ضرورت کیوقت مین اگر نیند اتنی غالب ہے
کہ نماز اور ذکر کی مانع ہے اور یہ نجانے کہ کیا کہہ رہا ہے تو چاہئے کہ سورہے ہفتم یہ کہ قبلہ
رخ ہو کر سوے اور قبلہ رخ سونا دو طرح کا ہے ایک وہ ہے کہ جیسا مردہ لٹایا جاتا ہے
یعنے چت لیٹے رہے کہ منھ اور تلوے قبلہ کیطرف رہین اور دوسرے لحد کی حالت ہے کہ دہنی کروٹ

پر لیٹ کر منھہ اور سامنے کا حصہ بدن کا قبلہ کیطرف کرے ہشتم یہ کہ سونیکے وقت دعا مانگے
اور کہے باسمك ربی وضعت جنبی وبك ارفعه اور مستحب ہے کہ سونیکے وقت
خاص آیتین پڑہے مثلاً آیۃ الکرسی اور آخر سورۂ بقر والٰھکم اله واحد لا اله الا ھو
الرحمن الرحیم اِنّ فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار کہتے ہین کہ
جو شخص اس آیت کو سوتے وقت پڑہا کرے اللہ تعالی اوسکو کلام مجید ایسا یاد کرا دے کہ
وہ کبھی نہ بھولے اور معوذتین کو پڑہکر اپنے دونون ہاتھون پر دم کرے اور ہاتھون کو اپنے منھہ
اور تمام بدن پر پھیر لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح مروی ہے اور دس آیتین سورۂ کہف
کے شروع کے اور دس آیتین اوسکے اخیر کے پڑہ لے یہ آیتین آنکھ کھلنے کیلئے ہین کہ
تہجد کے وقت ہوشیار ہو جاوے اور چونتیس بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ
واللہ اکبر تاکہ یہ چارون کلمات ملکر سو بار ہو جائین علاوہ اسکے اور بہت سے آیات وکلمات
سونے وجاگنے کیوقت جو پڑہنے کے ہین کتاب مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم الدین مین
بالتفصیل مسطور ہین چاہے تو اس سے دیکھکر یاد کرے یہان بضرورت اسی پر اکتفا کیا گیا
نہم یہ کہ سونے وقت یہ خیال کرے کہ سونا ایکطرح کی موت ہے اور جاگنا ایکطرح کا جی اوٹھنا
لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اگر تجھکو موت مین شک ہے تو نہ سویا کر جیسے تو سو جاتا ہے
ویسے ہی مر جائیگا اور اگر تجھکو مرنیکے بعد زندہ ہونیمین تردد ہے تو سونیکے بعد نہ اوٹھا کر
جیسے سونیکے بعد جاگتا ہے اوسیطرح مرنیکے بعد بھی زندہ ہو جائیگا غرض بندہ کا حق یہ ہے کہ
سوتے وقت اپنی دلی حالت کا اندازہ کرے کہ کس حالت پر سوتا ہے اور اوسوقت دلپر
کیا اللہ تعالی کی محبت غالب ہے یا دنیا کی محبت زیادہ ہے اور بعد اسکے یقین کر لے کہ میری
موت بھی اسی حال پر ہوگی جو دلپر کیفیت طاری ہے اور اوسی پر حشر ہوگا کیونکہ آدمی جس شخص اور

جس چیز سے محبت رکھتا ہے وہ اوسی کے ساتھ رہتا ہے دہم جاگنے کیوقت دعا پڑہنی چاہیے جب کبھی جاگے اور کروٹ لے اوسوقت یہ دعا پڑہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو پڑہا کرتے تھے

لا الٰہ الا اللہ الواحد القہار رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار

اور اسباب مین کوشش کرے کہ سونیکے وقت بہی سب کے آخر مین لب پر اور دل پر خدا تعالیٰ کا ذکر رہے اور جاگنے کیوقت بہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر لب پر اور دل پر جاری رہے کہ عبودیت کی یہی شان ہے پس جب آنکھ کھلے اور اوٹھا چاہے تو کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اور کلمہ طیب پڑہے اور اوٹھتے وقت نیت کرے کہ دن طاعت اور عبادت اور نیک کامون مین گذارونگا **فائدہ** ان آداب کے سوا اور چند باتین جنکا اہتمام سونیکے وقت ضرور ہے اقوال سلف صالحین سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ مکانین تنہا نہ سوئے سوتے وقت دروازہ لگا دے شمع کو خاموش کرلے شب مین استعمالی ظروف خصوص پانی کے ظرف کو کھلا نہ رکھے آدہی راتکو مکان دروازہ کے باہر نجائے مقدور ہو تو زمین پر نہ سوئے اور خواب دیکھے تو عالمون یا اپنے دوستون سے تعبیر پوچھے بچون اور دشمنون سے نہ بولے کہ تعبیر نیک و بد سے خواب کا اثر بدلتا ہے جو راتین کہ فضیلت کی ہین جیسے شب قدر وغیرہ اونمین نہ سوئے طاعت و عبادت مین شب بیدار رہے

فصل دوسم آداب قضاے حاجت کے بیان مین

اللہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین دوسری جا ارشاد ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین الطہور نصف الایمان اور دوسری حدیث مین وارد ہے بنی الدین علی النظافۃ یعنے دین بنایا گیا ہے پاکیزگی پر پس ایک پاکیزگی باطن کی ہے اور دوسری

ظاہری ہے باطن کی پاکیزگی یہ ہے کہ برُے خیالات اور حسد وتکبر ریا حرص بغض
وغیرہ عادات ذمیمہ سے دل کو پاک کرکے اوسکے معاوضہ مین محبت اخلاق ہمدردی انکسار اور
نیز عمدہ صفات سے متمکن کرے اور ظاہری پاکیزگی یہ ہے کہ کپڑے اور بدنکو نجاست سے پاک
رکھے تاکہ رکوع سجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہون اگرچہ یہ آخر درجہ کی طہارت ہے
مگر پھر بھی اسکی بڑی فضیلت ہے بشرطیکہ آداب طہارت کے لحاظ سے ہو وسوسہ اور اسراف
کو دخل نہ دے اگر یہ ہوگا تو طہارت مکروہ ہوجائیگی بلکہ طہارت کرنیوالا گنہ گار ہوجائیگا -
تفصیل اور تعریف اور ترتیب ان تمام کی کتاب کیمیاء سعادت مین مرقوم ہے یہان صرف
طہارت ظاہری کا بیان کیا جاتا ہے سمجھنا چاہئے کہ طہارت ظاہری کی تین قسمین ہین
ایک نجاست سے طہارت دوسری حدث وجنابت سے طہارت تیسری بدن مین فضول
چیزین جو بڑہتے ہین اون سے طہارت مثلاً ناخن بال میل وغیرہ نجاست سے طہارت اوسکی
صورت جدا اور اوسکا حکم فقہ سے تعلق ہے چونکہ اس رسالہ مین فقط آداب درج کرنا
مقصود ہے اسلئے دوسری قسم اور تیسری قسم کی طہارت کے آداب ذکر کئے جاتے ہین
یاد رہے کہ دوسری قسم طہارت حدث ہے جسمین پانچ چیزین ہین بول و براز کرنیکے
آداب استنجا کرنیکے آداب وضو کے آداب غسل کے آداب تیمم کے آداب
ان سبکے حالات بترتیب معہ آداب بیان کئے جاتے ہین مگر شروع مین قضاے حاجت
کے متعلق لکھتا ہون بعون اللہ تعالیٰ اگر آدمی صحرا مین ہو تو چاہئے کہ لوگونکی نگاہ سے
دور ہوجاے اور ممکن ہو تو دیوار کی یا کسی اور چیز کی آڑ مین ہوجاے اور بیٹھنے سے پہلے ستر نہ کھولے
اور آفتاب مہتاب کیطرف منھ نکرے اور قبلہ کیطرف منھ اور پیٹھ نکرے مگر جس صورت مین
کہ مکان مین پاخانہ ہو تو مستحب یہی ہے کہ قبلہ سے پھر کر بیٹھے مگر اولیٰ یہ ہے کہ قبلہ داہنے

یا بائین طرف رہے اور جہان لوگ جمع ہوتے ہین اور بیٹھتے ہین وہان نہ پاخانہ پھرے نہ
پیشاب کرے اور پانی مین یا پھلدار درخت کے نیچے یا کسی سوراخ مین نہ پاخانہ پھرے
نہ پیشاب کرے اور سخت زمین پر اور ہوا کے رُخ پر بھی پیشاب کرے تاکہ اوسپر چھینٹے
نہ پڑین اور بعذر کھڑے کھڑے پیشاب نکرے وضو کرنیکی اور غسل کرنیکی جاے پر
پیشاب کرے اور بیٹھنے مین بائین پانون پر زور دیکر بیٹھے یا بایان ہاتھ اگر پاخانہ
مین جاے تو بایان پانون پہلے رکھے اور باہر نکلتے وقت داہنا پانون اول نکالے اور
پاخانے مین اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ لیجاے جسپر نام خدا کا یا اوسکے رسول مقبولؐ کا ہو
جیسے کہ مہر کی انگوٹھی اور روپیہ اوسپر حروف ہوتے ہین ساتھ نرکھے اور پاخانہ یا پیشاب
کو ننگے سر نہ جاے اور پاخانے مین جانیکے وقت کہے بسم اللہ اعوذ باللہ من الرجس
النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم یعنے شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے اور
پناہ مانگتا ہون ناپاک پلید خبیث مخبث شیطان مردود سے اور نکلتے وقت کہے الحمد للہ
الذی اذھب عنی ما یوذنی والقی علی ما ینفعنی مگر یہ دعائین پاخانہ سے باہر ہونیکے
بعد کہے اسواسطیکہ پاخانہ مین کچھ ذکر کرنا یا کلام کرنا منع ہے اور نہ زبان سے جواب چھینک کا
دے اور نہ جواب سلام کا اور نہ موذن کا استنجا کرنیکے آداب یہ ہین کہ پتھر کے تین ٹکڑے یا
مٹی کے تین ڈھیلے پاخانہ پھرنے سے پہلے درست کر رکھے جب فارغ ہو تو بائین ہاتھ مین
لیکر اسطرح پونچھے کہ دوسری جگہ نجاست نہ بھرنے پاے اسیطرح تین ڈھیلے کام مین لاے
اگر پاک نہو تو دو ڈھیلے اور تاکہ طاق رہین پھر پتھر کا ایک متوسط ٹکڑا یا متوسط ڈھیلا ہاتھ
مین لے اور پیشاب کی تری کو دفع کرے کہ اسکا اثر مطلق باقی نرہے اور ہڈی سے یہ کام
نکرے اور جہان پاخانہ پھرا اوس جگہ پانی سے طہارت نکرے بلکہ اوس جگہ سے اوٹھکر

دوسری جگہہ جاے تاکہ جسم پر پانی کے چھینٹے نہ آئین داہنے ہاتھہ سے پانی ڈالے بائین ہاتھہ
سے اسطرح دہوے کہ بالکل نجاست کا اثر باقی نرہے اسطرح آبدست لینے مین جہان پانی نہ پہونچے
وہ باطن بدن ہے اوسکو نجاست کا حکم نہین ہے اگر بار بار معلوم ہوتا ہے کہ استنجا کرنیکے
بعد تری ظاہر ہوتی ہو تو پاجامہ پر پانی ڈالے تاکہ یقین ہو جاے کہ پانی کا اثر ہے قطرہ نہین ہے
سوا اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وسواس دور کرنیکو ایسا ہی فرمایا ہے جب آبدست
کرکے فارغ ہو تو دیوار یا زمین پر ہاتھہ ملے پھر دہوے کہ کچھہ بو باقی نرہے اور آبدست کرنیکے بعد
یہ کہے اللّٰھم طھّر قلبی من النفاق وحصّن فرجی من الفواحش پاخانہ سے باہر
نکلنے کیوقت بخشش چاہنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ بخشش چاہی جاتی ہے
ذکر لسانی کے فوت ہونے سے کہ اوس حالت مین نہو سکا پس گویا اپنی تقصیر کا معاوضہ
استغفار کے ساتھہ ہونا بہتر ہے اور دوسرا سبب یہ ہے غذا سے ماکول پوری تحلیل
ہوی جو صحت کی ایک علامت ہے پس اس احسان پر بھی شکر اولی ہے

فصل یازدہم آداب حجامت کے بیان مین

واضح ہو معنی لفظ حجامت گو لغت مین پچھنی لگانیکے ہین لیکن عوام مین جیسا مشہور ہے
موی سر تراشنے سے یہان ہمنے مراد لی ہے اور معلوم کراتے ہین کہ جسم پر فضول چیزین جو بڑہتی
ہین اونکا دور کرنا چاہئے اور یہ تیسری قسم ہے طہارت ظاہری کی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے
جاننا چاہئے کہ زاید آٹھہ چیزین ہین ایک سر کے بال پس جو شخص صفائی کا قصد کرے
اوسکو سر منڈوانا اولی ہے اور جو شخص بال رکھتا ہے اور اونمین تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے
اور مانگ نکالنے کی اوسکو خواہش ہو تو وہ بال رکھے اور زلف اور گردے اور لشکریون
کیطرح بال چھوڑنا درست نہین کیونکہ اس فعل کی ممانعت ہے اور یہ وضع وضع اسلام کے خلاف ہے

دوسرے مونچھ کے بال لب کے برابر کر دینا سنت ہے اور چھوڑ دینا منع ہے تیسرے بغل
کے بال ہر چالیس دن مین اوکھاڑنا سنت ہے اگر یہ نہو سکے تو مونڈنا بہتر ہے چوتھے
موی زیر ناف کا دور کرنا سنت ہے اور چاہیئے کہ چالیس دن سے زیادہ بڑھنے ندے اور
بال مونڈ کے رہگذر مردم مین نڈالے کہ چھپانا اوسکا بہتر ہے پانچوین ناخن کا تراشنا
مستحب ہے اسلئے کہ جب بڑھ جاتے ہین تو اونکی صورت بُری ہو جاتی ہے اور اسمین میل
جمع ہو جاتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ہاتھ مین میل دیکھکر فرمایا کہ
ناخن کاٹ ڈالو حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہین تو شیطان کے
بیٹھنے کی جگہ ہو جاتی ہے پانون سے ہاتھ افضل ہے اور بائین سے داہنا اولی ہے
اور کلمہ کی اونگلی جسکو سبابہ کہتے ہین اور اونگلیون سے متبرک اور افضل ہے لہذا اوسی
ناخن کاٹنا شروع کرے یعنی اول داہنے ہاتھ کی سبابہ پھر وسطی پھر بنصر پھر خنصر پھر بائین ہاتھ
کی خنصر سے شروع کرے اور پانچون ناخن کاٹکر داہنے ہاتھ کے ابہام پر ختم کرے اور
پانون کے اونگلیون کے ناخن تراشنے مین بہتر یہ ہے کہ داہنے پانون کی خنصر سے شروع
کرکے بائین پانون کے خنصر پر ختم کرے جیسے وضو مین خلال کرتے ہین چھٹے ناف کا کاٹنا
اور یہ پیدا ہونیکے وقت ہوتا ہے ساتوان ختنہ کرنی جسکا بیان فصل سوم مین ہو چکا ہے
یہان اوسکی تصریح کی ضرورت نہین ڈاڑہی اگر کم کرنی ہو تو ایک مشت چھوڑکر باقی کتر ڈالنی
درست ہے تاکہ حد سے تجاوز نکرے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور تابعین کی ایک
گروہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ایک گروہ نے کہی ہے کہ ڈاڑہی چھوڑ دینا چاہئے لیکن
ڈاڑہی مین دس چیزین مکروہ ہین ایک سیاہ خضاب کرنا اسواسطے کہ سیاہ خضاب پہلے فرعون
نے کیا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین لوگ ہونگے کہ سیاہ خضاب کرینگے وہ جنت کی بو بھی سونگہنے
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ وہ بوڑھا سب بوڑہون مین بدتر ہے جو اپنے آپکو
جوانون کے مشابہ بناوے اور بہتر جوانون کا وہ جوان ہے جو اپنے کو بوڑہون کے مانند
بناوے بوڑہونکی صورت بنانے سے غرض یہ ہے کہ وقار اور شایستگی مین بوڑہون کیطرح ہو
یہ نہین کہ بال سفید کرے اور جوانونکی صورت بنانے سے مراد سیاہ خضاب کرنے سے ہے
اور اس ممانعت کا یہ سبب ہے کہ سیاہ خضاب بناوٹ اور فریب ہے ایک شخص نے حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد مین نکاح کیا اور وہ سیاہ خضاب کرتا تھا جب کھونٹیان
نکل آئین بڑھاپا کھل گیا عورت کے خویش و اقارب حضور مین حضرت عمرؓ کے پیش کیا آپنے
نکاح فسخ کر دیا اور فرمایا کہ تو نے ان لوگون کو جوانی سے فریب دیا اور بڑھاپیکو چھپایا
دوسرے خضاب سرخ و زرد اگر غازی لوگ یہ خضاب کرین تاکہ کافرون پر ہیبت
ہو جائین اور اونہین ضعیف بوڑھا سمجھکر نہ دیکھین تو یہ خضاب سنت ہے اور اسی غرض سے
بعض عالمون نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے اگر یہ غرض نہو تو ہر طرح کا خضاب فریب ہے
تیسرے ڈاڑہی کو گندھک سے سفید کرنا تاکہ لوگ سمجھین کہ یہ بوڑھا ہے اور بہت عزت
کرین اور یہ حماقت کا خیال ہے اسواسطے کہ عظمت اور عزت علم اور عقل سے ہوتی ہے
بوڑھاپے اور جوانی سے نہین ہوتی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے جب انتقال فرمایا تو آپکے بالون مین بیس بال سے زیادہ
سفید نہ تھے لوگون نے اون سے پوچھا کہ یا ابا حمزہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپکی عمر تو زیادہ
تھی آپنے فرمایا کہ خدا تعالی نے اونکو بڑھاپے کا عیب لگایا لوگون نے کہا کہ کیا بڑھاپا برا
ہے اونھون نے فرمایا کہ تم سب اوسکو برا جانتے ہو چوتھی ڈاڑہی کے سفید بال چننا

اوسے بڑہاپے سے کہ خداداد نور سے ننگ و عار رکھنا اور یہ امر نادانی سے ہوتا ہے پانچوین ہوس و سوداے خام سے ابتداے جوانی مین ڈاڑہی کے بال اوکھاڑنا یا منڈوانا کہ بیرشون کی سی صورت معلوم ہو یہ بھی ممنوع او صورت کو بگاڑنا ہے اسواسطیکہ حقتعالی کی فرشتے ہین کہ اونکی تسبیح یہ ہے سبحان من زین الرجال باللحیہ والنساء بالذواب یعنے وہ خدا پاک ہے جسنے مردونکو ڈاڑہی سے اور عورتونکو گیسوسے آراستہ فرمایا ہے مروی ہے کہ ایک شخص بال اوکھاڑا کرتا تھا عمر بن عبد العزیز کی عدالت مین آیا۔ آپنے اوسکی گواہی قبول نفرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کی گواہی قبول نہین فرمائی جو اپنی ڈاڑہی کو اوکھاڑا کرتا تھا اور در اصل ڈاڑہی بری کیونکر ہو سکتی ہے اوسکے باعث تو آدمی کی تعظیم ہوتی ہے اور وقار کی نظر سے لوگ اوسکو دیکھتے ہین اور مجلسون مین اونچا بٹھاتے ہین اور لوگ اوسکے طرف متوجہ ہوتے ہین اور جماعت مین امام بناتے ہین اور کہتے ہین کہ جنت کے لوگ سب بیریش ہونگے سوا حضرت ہارون برادر حضرت موسی علی نبینا وعلیہما السلام کے اونکی ڈاڑہی ناف تک ہوگی یہ اونکی خصوصیت اور فضیلت کی جہت سے ہے چھٹے کبوتر کی دم کیطرح ڈاڑہی کو تراشنا کہ عورتون کو اچھا معلوم ہو اور اوسکے تفنن رغبت کرین کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آخر زمانہ مین کچھہ قومین ہونگی کہ اپنی ڈاڑہیونکو کبوترونکی دمونکی طرح کترینگے یعنے گول کرینگے اور اپنے جوتیون سے آواز نکالینگے ان لوگونکو دین سے کچھہ بہرہ نہین ہے ساتوین سر کے بالونسے ڈاڑہی بڑہانی اور پرہیزگارونکی عادت کے خلاف زلفونکو کان کی لو سے نیچے چہوڑ دینا یہ نیکبختون کی صورت سے مخالف ہے آٹھوین ڈاڑہی کی سیاہی یا سفیدی کو نظر تعجب سے دیکھنا اسواسطیکہ خدا اوس شخص کو دوست نہین رکھتا جو اپنے آپکو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہے نوین لوگون کے دکھانیکو

کنگھی کرنا اداے سنت کی نیت سے نکرنا یہ بھی خلاف ہے شرعامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ ڈاڑھی مین دو مصائب ہین ایک لوگون کے دکھانیکے لئے کنگھی کیجائے یا اپنا زہد
جتانیکے لئے اوسکو اپنی حالت پر چھوڑدے دسوین اپنا زہد جتانیکو ڈاڑھی کو پراگندہ اور
اوجھا رکھنا تاکہ لوگ جانین کہ وہ خود ڈاڑھی مین کنگھی نہین کرتا اور یہ ریا اور فریب ہے

فصل دوازدہم آداب غسل کے بیان مین

واضح ہو کہ پہلے یہ بات بیان کیگئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بنی الدین
علی النظافۃ یعنے دین بنایا گیا ہے پاکیزگی پر تو چاہیئے کہ انسان اپنے بدن کو بھی میل وغیرہ
سے پاک رکھے میل اور رطوبتین جو آدمی مین ہوتی ہین وہ یہ ہین اول سر اور ڈاڑھی کے
بالون مین میل ہوجاتا ہے اور جوئین پڑجاتی ہین اونکی صفائی دہونے اور کنگھی کرنے اور تیل
ڈالنے سے مستحب ہے تاکہ بالونکا اوجھاو اور چہرے کی وحشت دور ہو رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سفر و حضر مین آئینہ اور کنگھی پاس رکھا کرتے تھے اور فرمایا آپنے کہ جس کسی کے بال
ہون چاہیئے کہ اونکی خدمت کرے یعنے اونکو میل سے بچائے حدیث شریف مین آیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن مین دو بار اپنی ڈاڑھی مین کنگھی کیا کرتے اور ایک حدیث مین
حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر
جمع ہوے آپ اونکے پاس جانے لگے مین نے دیکھا کہ آپنے پانی کے ظرف مین جھانک کر اپنے
سر کے بال اور ریش مبارک کو درست فرمایا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ یہ کام کرتے
ہین فرمایا کہ ہان اللہ تعالی اپنے بندے سے یہ بات کو محبوب جانتا ہے کہ جب اپنے
بھائیون کے پاس جائے تو سنوار کے جاوے دوسرا وہ میل جو آنکھ کے کونین مین جمع ہوجاتا ہے
اوسے وضو مین انگلی سے پاک کرنا چاہیے اور کان مین جو میل اوپر ہوتا ہے وہ مسح سے دور

ہو جاتا ہے اور جو سوراخون کے اندر ہوتا ہے اوسکے لئے چاہئے کہ نہانے کے وقت بار
انکے وقت نرمی کے ساتھ اسکو صاف کرے اگر یہ فعل زیادہ سختی سے کریگا تو دونون آنکھون کو
مضر ہے سوم وہ رطوبت جو ناک مین جمع ہوکر جم جاتی ہے اور نتھنون مین چمٹ جاتی ہے
اسکو ناک مین پانی لینے اور چھنکنے سے دور کرے چہارم وہ میل کہ دانتون پر اور
زبان کے کنارون پر جمع ہوتا ہے اوسے مسواک اور کلی کرنے سے زائل کرے پنجم جو
میل اونگلیون کے جوڑون پر اور پاؤن پر اور ناخن مین اور تمام بدن مین ہوتا ہے اون
سبکا دور کرنا سنت ہے جاننا چاہئے کہ جہان کہین میل ہو اور پانی کو پوست تک پہنچنے
مین روکے تو اوس سے طہارت باطل نہین ہوتی لیکن جو ناخن مین خلاف عادت بہت
میل جمع ہوجاتا تو البتہ پانی کو روکیگا اور ایسے میل کو گرم پانی سے اور حمام مین پاک کرنا چاہئے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنے مین دیر
ہوئی جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تو آپکی خدمت مین عرض کی کہ ہم تم پر کیسے اترین
کہ تم نہ اپنی اونگلیون کے بیچ کی جوڑ دہوتے ہو نہ تو اونکو صاف کرتے ہو نہ دانتون کی زردی
دفع ہونیکے لئے مسواک کرتے ہو اپنی امت کو ارشاد فرماکہ وہ ان امور کی تعمیل کرین بعضون
نے کہا ہے کہ حمام اچھا گھر ہے کہ بدن کو پاک کرتا ہے اور آگ کو یاد دلاتا ہے اور
بعضون نے یہ فرمایا ہے کہ حمام بری جگہہ ہے کہ برہنگی کو ظاہر کرتا ہے اور حیا کو دور کرتا ہے
اس قول سے اوسکی برائی معلوم ہوتی ہے جیسے پہلے قول سے فائدہ مفہوم ہوتا تھا اب اس سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حمام مین فائدہ بھی ہے اور نقصان بھی ہے اوسکے فائدہ کا حصول
درصورت محفوظ رہنے اوسکی آفت سے کچھہ مضائقہ نہین ہے اسلئے جو باتین کہ حمام کرنیوالیکو
چاہئے خواہ سنت ہو یا واجب وہ بیان کئے ہین جاننا چاہئے کہ جو کوئی حمام مین جاوے پہلے

چار امر واجب ہوتے ہین اور دس سنت پس دو واجب یہ ہین اس شخص کے ستر سے علاقہ رکھتے ہین یعنے ستر کو جو ناف سے زانو تک ہے لوگونکی نگاہ سے بچاے اور بدن ملنے والونکو بھی وہان پر ہاتھ نہ لگانے دے سواسطیکہ ہاتھ لگانا دیکھنے سے زیادہ ہے اور خود بھی لوگون کا ستر نہ دیکھے اگر کوئی اپنا ستر کھولے تو اگر کچھ خوف نہو تو اوسے منع کرے اگر منع نکریگا تو گنہگار ہوگا منع کرنا اسلیئے ضرور ہے کہ کہنے کا اثر دلپر ہوا کرتا ہے اور جب گناہون کا عیب لگایا جاتا ہے تو دلمین اوس سے احتراز پیدا ہوتا ہے اور اوس سے اتنا فائدہ یہ ہے کہ سننے والیکی نگاہ مین اوس گناہ کی برائی ثابت ہو جاتی ہے اور وہ اپنے نفس کو اوس سے علیحدہ رکھنے پر آمادہ کرتا ہے مستحب ہے کہ حمام مین تنہا جاے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ حمام مین دیوار کیطرف منھ کئے ہوئے آنکھون پر کپڑا باندہے بیٹھے تھے اور بلا وجہ موجہ عورتونکو حمام مین ہرگز جانے دے کہ شرع مین منع ہے اور سنتین ہین کہ پہلے نیت کرے کہ پاکی کی سنت ادا کرتا ہون تاکہ نماز کے وقت آراستہ رہون اور لوگون کو دکھانا منظور نہو اور حمامی کو اجرت پہلے دیدے تاکہ نہلانیمین اوسکا دل خوش رہے حمام مین جانیکے وقت دونون ہاتھ دہوے پھر بایان پاؤن پہلے رکھکر اندر جاے اور کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم اسواسطیکہ حمام شیطان کی جگہ ہے اور اوسوقت وہان جانا چاہئے کہ حمام خالی ہو جاے اور حمام مین جو مکان گرم ہے وہان نجاے اور جب جاے اوسیوقت طہارت کرے اور بدن دہونیمین عجلت کرے اور پانی بہت نہ بہاے کہ اسراف ہے اور اسقدر بہاے کہ اگر حمامی دیکھے تو اوسے برا نہ معلوم ہو حمام کے اندر جاکر کسیکو سلام نکرے اگر مصافحہ کرے تو درست ہے اگر اوسکو کوئی سلام کرے تو یہ جواب دے کہ عافاک اللہ اور بہت باتین کرے

اگر قرآن شریف پڑھے تو آہستہ پڑہے اگر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلند آواز سے
کہے درست ہے اور غروب آفتاب کے وقت اور نماز مغرب وعشا کے مابین حمام مین نجاسے کہ
شیطان کے منتشر ہونیکا یہ وقت ہے اور جب گرم مکان مین جاے تو آتش دوزخ کو یاد کرے
اور ایکساعت سے زیادہ نہ بیٹھے اور اندازہ کرلے کہ وہ دوزخکی حرارت کیونکر برداشت کریگا
اور طبیبون نے کہا ہے کہ ہر مہینے مین ایکبار حمام مین نہانا مفید ہے اور جب حمام سے باہر نکلے تو
تھوڑا ٹھنڈا پانی پاؤن پر ڈالے تاکہ نقرس کی بیماری کا خوف نرہے اور دو دہ سے زیادہ
اور ٹھنڈا پانی ہرگز سر پر نہ ڈالے اور گرمی کے دنون مین حمام سے نکلے اور سورہے غرض
جب حمام سے فارغ ہو تو اللہ عزوجل کا شکر اس نعمت پر ادا کرے مروی ہے کہ جاڑے مین گرم
پانی وہ نعمت ہے جس سے سوال کیا جائیگا یہ تمام بیان جو اوپر گذرا حمام سے متعلق ہے
لیکن جب کسیکا مین غسل کرنا ہو تو چاہیئے پانی کا ظرف اپنے داہنے جانب رکھے اور پھر بسم اللہ
کہکر اپنے ہاتھ تین بار دہو پھر طہارت کرے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اور بدن پر اگر نجاست
ہو تو اوسکو دور کرے پھر تین بار پورے جسم پر پانی خوب بہائے اور آخر مین پاؤن بھی دہوئے اور چار
غسل سنت ہین ایک جمعہ کا دوسرا ہر دو عید کا تیسرا عرفے کے روز کا چوتھا احرام کا حاجیون کیلئے
اور تین غسل مستحب ہین ایک یہ کہ جب کافر مسلمان ہوے اور پاک نہو دوسرا اوس لڑکے کا
غسل کرنا کہ بغیر بلوغ کے احتلام وغیرہ کی وجہ سے اوسپر حکم بالغ ہونیکا بلحاظ عمر کے دیا جاے
تیسرا غسل شب برات کا یہ امور کہ غسل کب لازم ہوتا ہے اور اوسکے کیا اسباب ہین اور
اوسکے متعلق جزئیہ مسائل کتب فقہ مین ملاحظہ فرمایئے

فصل سیزدہم آداب وضو کے بیان مین

وضو کی بہت بڑی فضیلت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین من توضأ

فاحسن الوضوء وصلی رکعتین لم یحدث فیھما بشیء من الدنیا خرج من
ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ یعنی جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے کرے اور دو
رکعت نماز پڑھے جسمین کوئی بات دنیا کی لیکن نکرے تو اپنے گناہون سے ایسا پاک ہو جائیگا
جیسا کہ ابھی روز وہ اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور ایک حدیث مین اسطرح
ارشاد فرمایا ہے کیا مین بتاؤن تمکو وہ بات کہ اللہ تعالی اوس سے خطائین دور کرے اور درجے
بلند کرے وہ یہ ہے کہ وضو کا پورا کرنا ایسے وقتون مین کہ دل نچاہے اور مسجدون کے
طرف قدم اوٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا کہ یہ باتین ایسی ہین گویا اللہ
کی راہ مین جہاد کیلئے گھوڑے باندھنا ہے ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ناقل ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک ایک بار اعضا کو دھویا
اور فرمایا کہ یہ وضو ہے کہ اللہ تعالی بدون اسکے نماز قبول نہین کرتا اور دو دو بار اعضا کو
دھویا اور فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور دو دو بار اعضا کو دھوے اللہ تعالی اوسکو ثواب دو بار
عنایت فرمائیگا اور تین تین بار اعضا کو دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پیشتر
کے انبیا اور اللہ تعالی کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا اور فرمایا کہ جو شخص وضو
کرنے مین خدا تعالی کو یاد کرے اللہ تعالی اوسکا سب جسم پاک کر دیتا ہے اور جو شخص ذکر
اللہ نکرے اوسکا جسم صرف اوسیقدر پاک ہوگا جہان پانی لگے گا اور فرمایا جو شخص وضو پر
وضو کرے اللہ تعالی اوسکے عوض دس نیکیان لکھتا ہے اور فرمایا وضو پر وضو کرنا نور پر نور
ہے ان دونون حدیثون سے تازہ وضو کرنیکی ترغیب معلوم ہوتی ہے اور فرمایا کہ جب بندہ مسلمان
وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو خطائین اوسکے منہ سے نکل جاتے ہین اور جب ناک صاف
کرتا ہے تو اوسکی ناک سے گناہ باہر ہوتے ہین اور جب منہ دھوتا ہے تو چہرے سے خطائین دور

ہوتی ہیں یہانتک کہ پلکوں کے بالوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دہوتا ہے
تو ہاتھوں سے قصور دور ہوتے ہیں حتی کہ ناخن کے نیچے سے نکل جاتے ہیں اور جب سر کا
مسح کرتا ہے تو سر سے کانوں تک خطائیں نکل جاتی ہیں اور جب پانوں دہوتا ہے تو دونوں
پانوں کے خطائیں ناخن کے نیچے سے دور ہوجاتی ہیں پھر اوسکا مسجد کیطرف چلنا اور نماز
پڑہنا دونوں فاضل ہوجاتے ہیں اور مروی ہے کہ طاہر مثل صایم کے ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر اپنی نظر آسمان کیطرف اوٹھاکر
کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله
تو اسکے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے اوسکے اندر جاے
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ عمدہ وضو تجھ سے شیطان کو دور کردیگا
اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص سے ہوسکے وہ طاہر اور ذاکر اور استغفار پڑہتا ہوا
سوجاے کیونکہ روحیں اوسی حال پر اوٹھین گی جس پر قبض ہونگے انسان کو ضرور ہے کہ جب
استنجا سے فارغ ہو تو فوراً وضو میں مشغول ہو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسا
نہیں دیکھا گیا کہ قضاے حاجت کے بعد آپنے وضو نکیا ہو اور وضو میں شروع مسواک سے
کرے کہ اسکے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے منھ قرآن کے راستے ہیں
پس اونکو مسواک سے اچھا کرو اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ فرمایا آپنے لازم کرلو مسواک
کرنیکو کہ وہ منھ کو پاک کرتی ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا باعث ہے اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مسواک حافظہ بڑہاتی ہے اور بلغم دور کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو کئی مرتبہ مسواک کیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مسواک کو کانوں
پر رکھکے چلا کرتے تھے اور مسواک پیلو کی یا اور درختوں کے شاخ کی کرے جو دانت کی

زردی دور کردے اور مسواک دانتون کے عرض و طول مین کرے اور داہنے طرف سے
شروع کرے پہلے اوپر کے دانتونمین مسواک کرے پھر نیچے کے دانتون مین بعدہ بائین
طرف اسطرح مسواک کرے پھر دانتون کے اندر کیجانب اسی ترکیب سے مسواک کرے
پھر زبان اور تالومین مسواک رگڑے اور مسواک کرنی بہت ضرور سمجھے اسواسطے کہ
حدیث شریف مین آیا ہے کہ مسواک کرکے نماز پڑھنی بے مسواک کئے ستر نماز
پڑھنے سے افضل ہے اور مسواک کرنیکے وقت یہ نیت اور خیال کرے کہ خدا تعالی کے
ذکر کا راستہ صاف کرتا ہون اور جب وضو ٹوٹ جائے تو اوسوقت پھر وضو کرلے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے اور جب وضو کرے تو مسواک کرنے سے
محروم نرہے اور مسواک ہر نماز اور ہر وضو کیوقت کرے گو وضو کے بعد نماز نہ پڑھے اور
اس وجہ سے کہ وہ سوگیا تھا یا دیر تک منھ بند کئے چپکا بیٹھا رہا یا بودار کوئی چیز کھائی ہے
تو مسواک کرنی سنت ہے جب مسواک سے فارغ ہو بلندی پر قبلہ رو بیٹھے اور بسم اللہ

الرحمن الرحیم اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون
کہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بسم اللہ نہ کہے اوسکا وضو نہین ہوتا یعنی
بدون بسم اللہ کے کامل نہین ہوتا پھر دونون ہاتھ پہونچون تک تین بار دھوے اور کہے

اللھم انی اسئلک الیمن والبرکۃ واعوذ بک من الشوم والھلکۃ اور نماز
مباح ہونی اور حدث دور کرنیکی نیت کرے اور جبتک منھ دہوئے نیت کا خیال رکھے
پھر چلو مین پانی لے اور اوس سے تین بار کلی کرکے غرغرہ کرے اگر روزہ دار ہو تو غرغرہ
نکرے اور کہے اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وتلاوۃ کتابک پھر تین بار
ناک مین پانی ڈالے اور سانس سے پانی کو نتھنون مین چڑھائے اور جو کچھ نتھنون مین ہو

اوسکو لگاوے اور کہے اللھم ارحنی رایحۃ الجنۃ وانت عنی راض پھر منہ بار
منھ کو جہان سے کہ پیشانی شروع ہوئی ہے تھوڑی کی انتہا تک طول مین اور ایک
کان سے دوسرے تک عرض مین دہووے اور کہے اللھم بیض وجھی بنورک یوم
تبیض وجوہ اولیائک معلوم ہو کہ منھ کی حد مین پیشانی کے دونون گوشے
داخل نہین بلکہ وہ سر مین شامل ہین اور دونون کنپٹیون کے اوپر بھی پانی پہونچانا چاہئے
اور جو بال چہرہ پر ہین اونکی جڑ مین بھی پانی پہنچائے اور بہوؤن اور بوچھون اور عنفقہ
اور پلکون کے جڑون مین بھی پانی پہونچانا چاہیے اور ڈاڑھی اگر ہلکی ہو تو اوسکی جڑ
مین بھی پانی پہونچانا چاہیے اور ہلکی کی علامت یہ ہے کہ جہر کی کھال اوسمین نظر آتی ہو
اور اگر ڈاڑھی مین بہت بال ہین تو ڈاڑھی پر پانی بہاوے اور بالونمین انگلیون سے خلال
کرے اسکا نام تخلیل لحیہ ہے اور وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے درمیان ہوتی
ہین اونکا حکم ہلکے اور گہنے ہونے مین ڈاڑھی کا سا ہے اور ڈاڑھی جو لٹکی ہوئی ہو
اوسکے اوپر پانی بہاوے اور آنکھ کے میل وغیرہ کو اونگلی سے صاف کرے اور توقع رکھے کہ اس
فعل سے آنکھون کا قصور پاک ہو جائیگا اور اسیطرح سب اعضا کے دہونے مین توقع رکھے کہ
اونکی خطائین دور ہونگی پھر اوسکے بعد اپنے دونون ہاتھ کہنیون تک تین بار دہووے
اور پانی کہنیون سے آگے تک پہنچاوے کیونکہ قیامت مین وضو کرنیوالون کے ہاتھ
پاؤن اور چہرے وضو کے نشان کے باعث روشن ہونگے تو جتنے دور پانی پہونچیگا اوتنا ہی
عضو اوس روز منور ہوگا اور پہلے داہنا ہاتھ دہووے اور کہے اللھم اعطنی کتابی بیمینی
وحاسبنی حسابا یسیرا پھر اسیطرح بایان ہاتھ دہووے اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو
جنبش دے تاکہ اوسکے نیچے پانی پہونچ جاے اور کہے اللھم اعوذ بک ان

تعطنی کتابی بشمالی او من وراء ظہری پھر سارے سر کا مسح کرے اسطرح کہ دونوں ہاتھوں کو تر کرکے دونوں اونگلیوں کے سر ملاے اور اونکو پیشانی کے پاس سامنے سے سر پر رکھکر پیچھے کیطرف لیجا اور وہاں سے پھر آگے کیطرف کھینچے تاکہ بالوں کے دونو رخ تر ہو جاویں اور کہے اللھم غشنی برحمتک وانزل علی من برکاتک واظلنی تحت عرشک یوم لاظل الاظلک پھر دونوں کانوں کا مسح اندر اور باہر نئے پانی سے کرے اسطرح کہ دونوں انگشت شہادت کو کانوں کے دونوں سوراخوں میں داخل کرے اور دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے باہر کیجانب گھماے اور کہے اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اللھم اسمعنی منادی الجنۃ مع الابرار پھر گردن کا مسح نئے پانی سے کرے اور کہے اللھم فک رقبتی من النار واعوذ بک من السلاسل والاغلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گردن کا مسح کرنا قیامت کی طوق سے بچاتا ہے پھر داہنا پاؤں آدہی پنڈلی تک تین بار دہووے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی اونگلی سے پاؤں کی اونگلیوں کے طرف سے خلال کرے اور داہنے پاؤں کی چھوٹی اونگلی کے طرف سے خلال شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی اونگلی پر تمام کرے اور داہنے پاؤں کے دہونے میں یہ کہے اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تنزل الاقدام فی النار پھر اسیطرح بایاں پاؤں دہووے اور کہے اللھم اعوذ بک ان تنزل قدمی علی الصراط یوم تنزل اقدام المنافقین جب وضو سے فراغت پاے تو منہ آسمان کیطرف اٹھاے اور کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین کہتے ہیں کہ

جو شخص بعد وضو کے یہ دعا پڑہے تو اوسکے وضو پر مہر کیجاتی ہے اور عرش کے نیچے
اوسکو پہونچا یا جاتا ہے اور وہان وہ خدا تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتی رہتی ہے اور
اوسکا ثواب قیامت تک اوس شخص کیلئے لکھا جاتا ہے لیکن جو شخص عربی نہ سمجھتا ہو
اوسے چاہئے کہ ان سب دعاؤنکی معنی دریافت کرے تاکہ اوسکو معلوم ہو جاے کہ مین کیا کہتا ہون
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص طہارت کرنے مین خدا کا ذکر کرتا ہے اوسکے سب اعضا
کے تمام گناہ دہو جاتے ہین اور اگر طہارت مین خدا کا ذکر نہین کرتا ہے تو فقط اوتنا ہی
بدن پاک ہوتا ہے جہان پانی پہونچتا ہے اور اگرچہ پہلا وضو باقی رہے تاہم چاہئے کہ ہر نماز
کیواسطے تازہ وضو کرے اسواسطیکہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص طہارت کو
تازہ کرتا ہے حقتعالی اوسکے ایمان کو تازہ کرتا ہے اب یہ جاننا چاہئے کہ وضو مین چند
باتین مکروہ ہین اول یہ کہ اعضا کو تین مرتبہ سے زاید دہونا اور پانی کو فضول بہانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تین بار اعضا کو دہویا اور فرمایا کہ جس نے تین مرتبہ سے زیادہ دہویا اوسنے ظلم کیا
اور برا کیا اور فرمایا کہ عنقریب اس امت سے ایک قوم ہوگی جو دعا اور وضو مین حد سے
تجاوز کریگی دوسرے ہاتہونکا جھٹکنا کہ پانی دور ہو جاے تیسرے وضو کے اندر دنیا کی بات
کرنی چوتھی منھہ پر پانی کو طمانچہ کیطرح مارنا اور بعضے لوگون نے پانی کو بدن پر سے خشک کرنا بھی
مکروہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ پانی میزان اعمال مین وزن کیا جائیگا اسلئے اوسکا خشک
کرنا مکروہ ہے یہ قول سعید بن مسیب اور زہری رضی اللہ تعالی عنہما کا ہے لیکن حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو اپنے کپڑے کے
کنارہ سے پونچھا پانچوین کاسے کے برتن سے وضو کرنا اور نیز اوس پانی سے جو دہوپ مین
گرم ہو گیا ہو اور اوسکی کراہت طب کے رو سے ہے اور حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما

سے کاسے کے برتنونکی کراہت مروی ہے اور جبکہ آدمی وضو سے فارغ ہوکر نماز پر آمادہ ہو تو چاہئے کہ اپنے دل مین سوچے کہ وضو کرنیسے ہاتھہ پاؤن بظاہر پاک ہوگئے جسکو خلق دیکھتی ہے تو بڑی شرم کی بات ہے کہ بدون دل کے پاک کرنیکے خدائیتعالی سے مناجات کرون کہ دل اوسکے دیکھنے کا مقام ہے اور یہ یقین کرے کہ توبہ سے دل کو پاک کرنا اور اخلاق بد سے خالی ہونا اور عمدہ اخلاق کا عادی ہونا بہت بہتر ہے اور جو شخص کہ صرف ظاہر کے پاک کرنے پر اکتفا کرتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ عظیم الشان کو مہمان بلائے اور گھر کا دروازہ تو صاف کرے لیکن گھر کے صحن کو جو بادشاہ کے بیٹھنے کا مقام ہے خس وخاشاک سے آلودہ اور ناپاک رکھے تو ظاہر ہے کہ ایسا شخص مستحق غضب سلطانی ہوگا

فصل چہاردہم آداب تیمم کے بیان مین

واضح ہو کہ تیمم جائز ہے ایسی حالت مین کہ پانی بالکل نہ ملے یا اسقدر ملے کہ صرف پینے کیلئے ہو یا جہان سے پانی لایا جاتا ہے اوس راہ مین درندہ کا ڈر ہے یا وہان ایسا شخص ہے جس سے خوف ہے یا پانی غیر کی ملک ہے اور وہ نہین دیتا ہے یا بیچتا ہے مگر اسکے پاس قیمت موجود نہین یا بہت قیمت پر بیچتا ہے جسمین اوسکا نقصان ہے یا ایسا زخمی یا بیمار ہے کہ اگر پانی استعمال کرے تو ہلاک ہوجائیگا یا بیماری بڑھ جانیکا خوف ہے یا اوسکے پاس پانی ہے اور ڈرتا ہے کہ اوس پانی سے وضو کرے تو آپ یا اوسکا جانور پیاسا رہجائے یا کنوان ہے مگر اوسکے پاس ڈول رسی نہین ہے توان صورتون مین تیمم کرلیوے خواہ محدث یا جنب محدث اوسکو کہتے ہین کہ جسکو وضو ہو اور جنب وہ ہے کہ جسکو حاجت نہانیکی ہو خلاصہ یہ ہے کہ تیمم مرد وعورت دونون کیلئے بے وضو اور غسل کے

بدلے مین عیدین اور جنازے کی نماز کیواسطے اگرچہ پانی موجود ہو لیکن دہشت ہے کہ اگر
وضو کریگا تو نماز نہ ملیگی پس ایسی حالت مین تیمم درست ہے مگر بادشاہ اور ولی میت
کیلئے پانی موجود ہونیکی صورت مین تیمم درست نہین اسواسطے کہ ان دونون کو نماز جانے
کی دہشت نہین ہے بلکہ لوگ انہین کے منتظر رہتے ہین اور جمعہ کی اور فرض نماز کی فوت
ہونیکی دہشت سے جبکہ پانی کا ملنا ممکن ہو تیمم درست نہین ہے اسواسطےکہ اوسکا بدل
موجود ہے جمعہ کا بدل ظہر ہے اور وقتیہ نماز کا قضا الحاصل تیمم ضرور ہے کہ خشک زمین
سے کیا جاے خواہ مٹی ہو یا ریگ چونہ یا گچ ہو بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہون پس اپنے دونون
ہاتھ اسپر مارے کہ اوس سے غبار اوڑے اونگلیان باہم متصل رکھے اور نماز مباح ہونیکی نیت
کرے کیونکہ تیمم مین نیت فرض ہے اور تمام منھہ پر دونون ہاتھون سے مسح کرے اور اتنا تکلف
نکرے کہ خاک بالون کے اندر پہونچے اگر انگوٹھی پہنی ہو اوتار کر اونگلیان کھلی رکھکر دونون
ہاتھ مٹی پر مارے اور داہنے ہاتھ کی اونگلیون کی پشت بائین ہاتھ کی اونگلیون سے اوپر رکھکر
بائین ہاتھ کی اونگلیون کو داہنے ہاتھ کی کلائی کی پشت پر کہنی تک پھیرے پھر بائین ہاتھ کی
ہتیلی داہنی کلائی سے اوپر پھیرے پھر بائین ہاتھ کا انگوٹھا داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت
پر پھیرے اسیطرح داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر پھیرے پھر دونون ہاتھون کی ہتیلیان باہم ملے
پھر انگلیون کو گھائیون مین ڈالکر ملے اگر ایسا کریگا تو ایک ہی ضرب کفایت کریگا ورنہ
ایک سے زیادہ ضرب کرے کہ کہنیون تک تمام ہاتھ مین مٹی لگے اگر ذرا کہین کوئی عضو
باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا اور تیمم کرنا پتھر پر بھی درست ہے اگرچہ اوسپر گرد نہ جمی ہو اور
گرد پر اور کچی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے اور جو چیز کہ زمین کی جنس نہین ہے اوسپر تیمم
درست نہین گیہون اور جو پر تیمم درست نہین اور اگر ان پر غبار ہو تو درست ہے مثلاً ایک

شخص نے دیوار گرائی یا گیہون ناپا اور اوسکے منھہ اور ہاتھہ پر گرد جمی اور اوسنے تیمم کیطرح منھہ اور ہاتھہ کو اوسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہے اور راکھہ سے تیمم درست نہین اور ایک زمین پر پہلے نجاست تھی اور اب اوسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکھہ گئی تو اوس زمین پر تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی اور پاک کپڑے پر یا دوسری چیز پر اگر گرد جمی ہو اوس سے تیمم درست ہے اگر کوئی آدمی ایسی جگہہ پر جاکہ وہان نکچھ پانی ہے اور نہ خاک تمام کیچڑ ہے یعنے بارش ہوئی اور پانی اسقدر جمع نہین ہوا کہ وضو کرسکے اور نہ خاک باقی رہی کہ تیمم کرے تو چاہیئے کہ کپڑے یا بدن مین کیچڑ لگاوے جب سوکھہ جاے تب اوس سے تیمم کرے اگر اول وقت مین تیمم سے نماز پڑھ لی پھر پانی پایا اور وقت باقی ہے تو نماز کا اعادہ ضرور نہین ہے اور جسکو شبہہ ہو کہ پانی نزدیک ہے تو اوسکو ایک پتھر کے جانیکی حد تک پانی ڈہونڈہنا واجب ہے اور اوسکا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اگر پانی ایسے مقام مین ہو کہ اگر وہان جاکر وضو کرے تو قافلہ چلا جائیگا اور اوسکی آنکھہ سے غائب ہوجائیگا تو اوسوقت تیمم درست ہے وہان نہ جاے غرض یہہ ہے کہ عجز اور ضرورت کیوقت مین تیمم درست ہے اگر اکثر جسم جنب کا یا محدث کا زخمی ہو اور تہوڑا سا اچھا ہو تو اوس حالت مین تیمم کرے اور اگر بدن اچھا ہے اور تھوڑا سا زخمی ہو تو تمام اچھے بدن کو دہووے اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہو یا وضو اور جب تک تیمم باقی رہے ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل جو چاہے ادا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے

فصل پانزدہم آداب مسجد کے بیان مین

اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر

یعنے وہی آباد کرے مسجدین اللہ کی جو ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من بنی للہ مسجدا ولو کمفحص
قطاۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ یعنے جو شخص مسجد بناے اللہ کیواسطے اگرچہ قطاۃ کے
کھونسلے برابر ہو اللہ تعالی اسکے لئے ایک محل جنت مین بنائیگا اور فرمایا آنحضرت نے
جو شخص مسجد سے الفت رکھے اللہ تعالی اوس سے الفت رکھتا ہے اور فرمایا
ہے جب تم مین سے کوئی مسجد مین داخل ہو تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت
پڑھے اور فرمایا کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز بغیر مسجد کے اندر پڑھنے کے ادا نہین ہوتی
اور فرمایا کہ فرشتے تم مین سے ایک پر رحمت بھیجتے رہتے ہین جب تک کہ وہ اپنی نماز
پڑھنے کی جگہ مین رہتا ہے فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی اس شخص پر رحمت بھیج الٰہی اسپر
مہربانی کر الٰہی اسکو بخشدے بشرطیکہ نمازی بے وضو نہو جاے یا مسجد سے باہر نہ جاے
صحیح بخاری مین بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ مین میری امت سے کچھ لوگ آئینگے کہ مسجدون مین آکر حلقہ
بناکر بیٹھنگے اونکا ذکر دنیا اور دنیا کی محبت ہوگا تم اونکے پاس نہ بیٹھو کہ اللہ تعالی سے
اونکو کچھ مطلب نہین ہے اور ترمذی شریف مین بروایت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ
منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے اپنے بعض کتابون مین فرمایا ہے کہ
میری زمین مین میرے گھر مسجدین ہین اور میری زیارت کرنیوالے اونکے اندر وہ ہین جو
اونکو آباد رکھنے والے ہین پس اوس بندے کی خوش قسمتی ہے کہ اپنے گھر سے پاک
و صاف ہوکر میرے گھر مین میری زیارت کو آئے اور گھر والے پر حق ہے کہ اپنے
یہان آنیوالے کا اکرام کرے اور فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو

اوسکے ایمان کی گواہی دو اور حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد
مین بیٹھے وہ اپنے رب کے ساتھ ہمنشینی کرتا ہے تو اوسکے حق مین مناسب
یہی ہے کہ بجز خیر کے اور کچھہ نہ کہے اور ایک حدیث مین مروی ہے کہ مسجد مین
جو دنیاوی گفتگو ہوتی ہے وہ نیکیون کو ایسا کھاتی ہے جیسے چارپائے گھانس
کو کھاتے ہین اور حضرت نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اکابر سلف کا اعتقاد یہ تھا کہ
اندھیری رات مین مسجد کو جانا جنت کا موجب ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص مسجد مین چراغ جلاوے تو جب تک اوسکی روشنی مسجد مین
رہتی ہے اوس شخص کیلئے فرشتے مغفرت طلب کرتے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہین کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو زمین سے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ اور آسمان سے
اوسکے عمل کے چڑہنے کی جگہہ اوسپر روتے ہین اور حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ
زمین اوس شخص پر چالیس روز روتی ہے اور عطا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
جس جگہہ سجدہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا زمین کا قیامت مین اوسکی شہادت دیگا اور جسدن
وہ مریگا اوسپر وہ روئیگا اور انس بن مالک نے فرمایا ہے کہ جس زمین کے ٹکڑے پر
خدا تعالی کا ذکر نماز سے یا اوسکی یاد سے ہوتا ہے وہ ٹکڑا اپنے گرد کے ٹکڑون پر فخر
کرتا ہے اور ذکر الہی کی بشارت ساتوین طبقہ زمین تک پہونچاتا ہے اور جو بندہ کہ کھڑا
ہوکر نماز پڑہتا ہے اوسکے لئے زمین آراستہ ہوتی ہے اور جس منزل مین لوگ اوترتے
ہین صبح کو وہ منزل یا اونپر رحمت بھیجتی ہے یا لعنت کرتی ہے پس جب مسجد کو جانیکا
ارادہ کیا جاوے تو نماز کیلئے اچھی ہیئت بناوے اور نیت کرے اور چلنے مین نزدیک نزدیک
قدم رکھے وقار کے ساتھہ اور دوڑے نہین اور نیچے نظر رکھے اور پست کرے آواز

اور متوجہ رہے راہ پر اور بری باتین نکرے اور نظر کسی پر نڈالے اور تشبیک کرے یعنے اونگلیون مین اونگلیان نڈالے غرض کہ حتی المقدور اون چیزون سے پرہیز کرے جنسے کہ مصلی کو پرہیز ضروری ہے کیونکہ جب سے نماز کا ارادہ کیا گیا ہے گویا وہ نماز ہی مین ہے اور جب مسجد مین داخل ہو تو یہ کہے اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی مسجد مین داخل ہونیکے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ محفوظ رہا مجھ سے تمام دن کیلیئے اور آداب مسجد مین داخل ہونیکے یہ ہین کہ داہنا پانون مسجد کے دروازہ مین پہلے رکھے اور بایان پانون پیچھے اور نکلتے ہوسے بایان پانون پہلے نکالے اور داہنا پانون پیچھے منقول ہے کہ ایکدفعہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے بایان پانون مسجد مین رکھا پس متغیر ہو گیا رنگ اونکا اور نکلے گھبرا کر اور داہنا پانون رکھا پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا فرمایا کہ مجھ آداب مسجد کے ایک ادب یہ مجھ سے چھوٹ گیا تھا ڈرا مین کہ سلب کرے اللہ تعالی نعمت ولایت کو اور مشہور ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے بایان پانون پہلے مسجد مین رکھا تھا اونکے اوستاد نے تنبیہا ثور کہا یعنے بیل ہے کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جب سے سفیان ثوری مشہور ہوسے پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف مین تھا کہ مستحب کے ترک سے ڈرتے تھے اور نفس کو ملامت کرتے تھے اور ادب مسجد کا یہ ہے کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکرے اشباہ النظایر مین لکھا ہے کہ کلام کرنا مسجد مین ایسا اعمال کو فنا کرتا ہے جیسے آگ لکڑیون کو جلاتی ہے پس چاہئے کہ مسجد مین داخل ہوتے ہی پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور علماء رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے

کہ اگر مسجد مین اگر قضا نماز پڑہی یا سنت یا اور نماز ادا کی تو بھی اوسکا ثواب حاصل ہوگا اور
اگر وقت کراہت نماز کا ہو تو قضا پڑہے اگر اوسکے ذمہ نہو تو سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑہے اور اولیٰ ہے کہ جب مسجد مین آئے تو نیت اعتکاف
کی کرلے اور ذکر الٰہی مین اور نماز مین اور قرآن مجید کی تلاوت مین اور علوم دینی کی تعلیم مین
اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین مشغول رہے اور وقت داخل ہونے مسجد کے کہے
بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ وعلی سنت رسول اللہ اور ایک روایت مین
یہ دعا پڑہنا آیا ہے اللھم افتح لنا ابواب رحمتک وسھل لنا ابواب رزقک
پھر درود اور دعا پڑہے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد اللھم اغفر لی ذنوبی
وافتح لی ابواب رحمتک اور بعد داخل ہونے مسجد کے السلام علینا وعلی عباد
اللہ الصالحین کہے اور جب مسجد سے نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین سلام
عرض کرے اور کہے اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم اور یہ دعا پڑہے اللھم
انی اسئلک من فضلک اور اگر کوئی آواز مسجد مین سنے تو اوسکو منع کردے کہ پھر مسجد
مین ایسی حرکت نکرے کیونکہ مسجد نہین بنائی گئی ہے بیچنے یا مول لینے یا کلام کرنے یا سینے
یا باجرت وہان بیٹھکر لکھنے یا لڑکے پڑہانیکے لئے اور جو چیز کہ نماز پڑہنے والیکے خیال
کو منتشر کرے اسی قسم کی ہے یہانتک کہ بعض علما نے کہا ہے کہ مسجد مین باواز بلند ذکر کرنا
بھی مناسب نہین ہے اور اسی سبب سے بعضے اگلے عالم منع کرتے تھے اور ناجایز کہتے تھے
افسوس اس سائل پر ہے کہ مسجد مین پکار کر خیرات مانگے واللہ اعلم

فصل شانزدہم آداب اذان واقامت کے بیان مین

واضح ہو کہ طبرانی نے جامع صغیر مین بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کیا ہے کہ

فرمایا حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ قیامت کے دن تین آدمی مشک سیاہ
کے ٹیلون پر ہونگے کہ نہ اونکو خوف حساب ہوگا نہ اونکو سطح کی دہشت یہانتک کے
اوس جماعت سے فراغت حاصل ہوگی جو لوگو نمین ہوگا ایک تو وہ شخص جسنے خدا تعالیٰ
کی رضا جوئی کیلئے قرآن مجید پڑہا ہوگا اور لوگونکی امامت کی ہوگی اور لوگ اوس سے خوش
رہے ہونگے اور ایک وہ شخص جسنے مسجد مین خدا تعالیٰ کی طلب رضا مین اذان دی ہوگی
اور لوگون کو خدا تعالیٰ کیطرف بلایا ہوگا اور ایک وہ شخص کہ دنیا مین غلامی مین مبتلا ہوگیا
ہو اور اس امر نے اوسکو آخرت کے عمل سے نروکا ہو صحیح بخاری شریف مین وارد ہے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا
شئی الا شہد لہ یوم القیمۃ یعنی موذن کی آواز جن اور انسان اور جو کوئی چیز سنیگی وہ
قیامت کو اوس کیلئے گواہی دیگی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ موذن کے سر پر رہتا ہے یہانتک
کہ اپنی اذان سے فارغ ہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ آیہ ومن احسن قولا ممن دعا
الی اللہ وعمل صالحا یعنی اور اوس سے بہتر کسکی بات ہے جسنے بلایا اللہ کیطرف اور کیا نیک
کام موذنون کے بابمین نازل ہوئی ہے حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہین کہ جو شخص جنگل مین نماز
پڑہے تو ایک فرشتہ اوسکے داہنے سے نماز پڑہتا ہے اور ایک بائین جانب سے
پس اگر وہ اذان اور تکبیر کہتا ہے تو اوسکے پیچھے پہاڑون کے برابر فرشتے نماز پڑہتے ہین
بخاری ومسلم مین بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اذا سمعتم النداء فقولوا مثلما یقول المؤذن یعنی جب تم اذان سنو تو کہو
جیسے موذن کہتا ہے اور یہہ امر اچھا اور مستحب ہے کہ جو موذن کہے وہی آپ بہی کہتا
جائے مگر جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کہے لا حول

ولاقوة الا باللہ اور جب وہ کہے قد قامت الصلوۃ تو کہے اقامہا اللہ وادا
مادامت السموات والارض اور فجر کی اذان مین جب کہے الصلوۃ خیر من النوم
تو کہے صدقت وبررت اور جب اذان کہہ چکے تو یہ دعا پڑہے اللھم رب
ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ
والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ
یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ جواب دینا
موذن کا ہر سننے والے پر وجب ہے اور اگر کئی موذن اذان کہین تو اول کا جواب دینا
ضرور ہے اور جو سننے والا مسجد مین ہو جواب واجب نہین رہا یہ امر کہ بحالت تلاوت
قرآن مجید جواب دینا چاہئے یا کیا اسمین قول مختار یہ ہے کہ نہ جواب دے اور اگر زبان سے
جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا تو جواب ادا نہو گا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اذان کے شروع مین یا بعد فراغت کے
کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا اور پھر درود شریف پڑھے
بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسپر غم یا سختی کی حالت ہو اسکو چاہئے کہ تلاش کرے وقت موذن کا یعنے
منتظر وقت اذان کا رہے پس جب اللہ اکبر کہے موذن اللہ اکبر کہے سننے والا
اور جب شہادتین کہے موذن شہادتین کہے سننے والا اور جب موذن حی علی الصلوۃ
کہے حی علی الصلوۃ کہے سننے والا اور جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے سننے والا
حی علی الفلاح پھر تمام اذان کے جواب دینیکے بعد یہ دعا پڑہے اللھم رب ھذا

الدعوة الصادقة المستجاب بها دعوة الحق وكلمة التقوى احينا عليها ورضينا عليها وابعثنا عليها واجعلنا من خيار اهلها احياءً واموا تًا

اور پھر اپنی جو کچھ حاجت ہو طلب کرے قبول ہوگی دعا اسکی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے مابین اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کے ہو یا کسی قدر فرق سے مگر متصل اولی ہے تاکہ مطابقت ہو ساتھ حدیث الدعاء مستجاب عند النداء کے یعنے دعا قبول ہوتی ہے نزدیک اذان کے جاننا چاہئے کہ اذان کہنا پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے مردون کیلئے سنت موکدہ ہے عورتون کیلئے سنت نہین اور نفلون کیواسطے اور جنازہ اور عیدین کی نماز کیواسطے بھی سنت نہین ہے اور اذان کہنا نماز کیوقت مین سنت ہے وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت نہین ہے اور اگر وقت کے پہلے کوئی اذان کہے تو اوسکا اعادہ کرے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کیواسطے آدہی رات کے بعد اذان کہنا روا ہے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہو تاکہ ثواب اذان کہنے کا پائے اور اذان کہتے وقت قبلے کیطرف متوجہ ہو اور اپنے دونون انگلیان دونون کانون مین رکھے اور جب حی علی الصلوۃ کہے منھ داہنے طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے منھ بائین طرف پھیرے اور فجر کی اذان مین حی علی الفلاح کے بعد الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے لفظ جدا جدا اور ٹہر ٹہر کے کہے اور خواہ نخواہ راگ سے نہ کہے اور کوئی حرف اذان سے کم نکرے اور اذان مین کوئی حرف زیادہ نکرے اور حرف کے اعراب اور جزم اور مد وغیرہ کو خوش الحانیکے واسطے زیادہ اور کم نکرے لیکن حسن صوت ہر جا مین بہتر ہے اور قدم ایک ہی جگہہ پر رکھے اگر اذان کا مقام

اسطرح ہو کہ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنے مین دہنے بائین منھہ پھیرنا بغیر پاؤن
اوٹھائے کے ہو نہین سکتا اور اسطرح جب منھہ نہ پھیر آجائے تو آواز دور تک نہین جاتی تو پاؤن
اوٹھائے مثلاً ایک اذان کے مقام مین کھڑکی ہو اور اوس سے آواز باہر نجاے ایسی حالت
مین اوسوقت پاؤن اوٹھائے اور داہنی کھڑکی مین سر نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ
پھر بائین کھڑکی سے سر نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی ہوجائے اور اعلام سے مطلب
نماز کیواسطے خبر کرنا ہے اور اقامت مثل اذان کے ہے لیکن اقامت کے الفاظ جلدی
جلدی کہے اور حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوۃ دوبار کہے اور اذان کی
طرح منھہ قبلہ کیطرف کرے اذان یا اقامت کہتے ہوئے بات نکرے موذن اذان و اقامت مین
اسقدر توقف کرے کہ چار رکعت مین جسقدر وقفہ ہوتا ہے مگر مغرب کے وقت تھوڑے سے
وقفہ کے بعد ہی اقامت کہے اگر ایک نماز فوت ہوئی ہو تو اوسکے واسطے اذان و اقامت
دونون کہے اور اگر کئی نمازین فوت ہوئی ہون تو پہلی نماز کیواسطے اذان اور اقامت
دونون کہے اور باقی نمازونمین اختیار ہے دونون کہے یا فقط اقامت کہنے پر
کفایت کرے محدث کی اذان جایز ہے اور اقامت اوسکی مکروہ ہے اور اگر وہ
اقامت کہے تو اعادہ بھی کیا جائے اور جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ ہین
اگر وہ اذان کہے تو اوسکا اعادہ کیا جائے اور اقامت کہے تو اعادہ نکیا جائے اسواسطے کہ دوبار
اقامت مناسب نہین ہے کیونکہ اقامت خاص اون اشخاص کی خبر کیلئے ہے جو وہان
حاضر ہین تو بس ایک ہی اقامت کافی ہے اور اذان عام لوگونکی اطلاع کیلئے ہے تو
اوسمین شبہہ ہے کہ شاید بعضون نے سنا اور بعضون نے نہ سنا ہوگا اوس کے اعادہ کرنے
مین فایدہ ہے مجنب یا عورت یا مست یا دیوانے کی اذان مکروہ ہے اور اگر منجملہ ان کے

کوئی اذان کہے تو مستحب یہ ہے کہ پھر اوسکا اعادہ کیا جاے مسافر اذان اور
اقامت دونون کہے اور اگر دونون ترک کرتو سے تو مکروہ ہے اگر اقامت پر کفایت
کرے تو جایز ہے اور جو شخص کہ مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز پڑہے تو وہ اذان
اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہے اور جو شخص
کہ اپنے گھر مین نماز پڑہے اور اوسکا گھر شہر مین ہو تو وہ اذان اور اقامت دونون
کہے اور دونون ترک کرے تو قباحت نہین ہے اسکو اذان اور اقامت محلے
کی مسجد کی کفایت کرتی ہے اور یہہ حکم اوسوقت ہے کہ اوسکے محلے کی مسجد مین
اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گاؤن مین گھر ہو اور وہانکی مسجد مین اذان اور اقامت
ہوتی ہو تو وہان کے نمازی کا حکم شہر والے نمازی کا ہے اور اگر وہانکی مسجد مین اذان اور
اقامت نہوتی ہو اوسکا حکم مسافر کا ہے یعنے اگر فقط اقامت کہے تو جایز ہے اور اگر
دونون ترک کرے تو مکروہ ہے اور جب اقامت مین حی علی الصلوۃ کہا جاے امام
اور سب لوگ کھڑے ہو جائین اور جب قد قامت الصلوۃ کہے امام نماز شروع کرے

فصل ہفدہم آداب نماز کے بیان مین

اللہ تعالی قرآن مین ارشاد فرماتا ہے اِن الصلوۃ کانت علی المومنین کتابًا
موقوتًا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا
فقد اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین یعنے نماز دین کا ستون ہے جسنے
نماز ادا کی اوسنے دین کو قایم رکھا اور جسنے نماز چھوڑدی اوسنے دین کو خراب کیا
اور فرمایا ہے کہ پانچ نمازین ہین جنکو اللہ تعالی نے بندون پر فرض کیا ہے پس جو کوئی
اونکو ادا کرے اور انمین سے کچھہ ضایع نکرے تو اوسکے لئے اللہ تعالی کے نزدیک

عہد ہوگا کہ اوسکو جنت مین داخل کرے اور جو کوئی اونکو ادا نکرے تو اوس کے واسطے اللہ کے پاس عہد نہین چاہے اوسکو عذاب مین مبتلا کرے یا جنت مین داخل کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان پانچون نمازونکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر شفاف پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ پانچ بار ہر روز اوسمین نہاتا ہو یہ فرماکر آپنے پوچھا کہ جو شخص پانچ بار روز نہاتا ہو کیا اوس کے بدن پر کچھ میل رہنا ممکن ہے لوگون نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ جسطرح پانی میل کو دور کرتا ہے اوسیطرح یہ پانچ نمازین گناہون کو دور کرتی ہین اور فرمایا آپنے کہ نماز جنت کی کنجی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص اچھی طرح طہارت کرکے پورے رکوع اور سجود کے ساتھہ نماز پڑہتا ہے اور دل سے عاجزی اور فروتنی کرتا ہے اوسکی نماز سفید اور روشن عرش تک جاتی ہے اور نماز پڑہنے والے سے کہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے نگاہ رکھا ہے اسیطرح خدا تجھے نگاہ رکھے اور جو شخص وقت پر نماز نہ پڑہے اور طہارت خوب نکرے اور رکوع او سجود مین کمال عاجزی نکرے وہ نماز سیاہ ہوکر آسمان تک جاتی ہے اور نماز پڑہنے والے سے کہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے ضایع اور خراب کیا خدا تجھے ضایع اور خراب کرے جبتک خدا کو منظور ہوتا ہے نماز یہی کہا کرتی ہے پھر اوسکی نماز کو پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کر اوسکے منھ پر مارتے ہین چاہئے کہ ہر نماز وقت معینہ پر سب شروط اور خشوع اور خضوع کے ساتھہ ادا کیجائے واضح ہو کہ نماز کی ظاہری ارکان کالبد کے مانند ہین اور اوسکی ایک حقیقت ہے اوسکو نماز کی روح کہتی ہے نماز کا ظاہری حال بیان کیا جاتا ہے آدمی جب بدن اور کپڑونکی طہارت سے فارغ ہو تو پاک جگہہ مین کہڑا ہو اور قبلہ کے طرف

خشوع عجز خضوع تضرع ... تعین ... تشبیہ ... خوف

منھ کرے دونون قدمون مین چار انگل کا فاصلہ رکھے پیٹھ سیدہی اور برابر کرلے
سر کو آگے جھکائے سجدہ کی جگھہ سے نظر نہ ہٹائے اور شیطان کو اپنے سے
دور کرنیکی نیت سے سورۂ قل اعوذ برب الناس اور انی وجہت وجہی للذی فطر
السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پڑہے اور صدق دل سے نماز
کی نیت کرے اور کان کے برابر ہاتھ اوٹھا کر اور اللہ اکبر کہکر دونون ہاتھ ناف کے
نیچے باندھے داہنا ہاتھ اوپر رکھے اور انگوٹھا اور چھوٹی اونگلی کو بائین کلائی کے گرد
حلقہ کرلے جب ہاتھ باندھ چکے تو سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالی جدک ولا الہ غیرک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکے سورۂ فاتحہ پڑہے اور جب سورہ تمام کرے ذرہ ٹھہر کر آمین آہستہ کہے پھر قرآن شریف
کی کوئی سورۃ یا کوئی آیتین پڑہے پھر اللہ اکبر کہتے ہوے رکوع مین جائے اسطرح کہ اللہ کے
الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کے (رے) کو رکوع مین تمام کرے اور دونون ہتیلیان
گھٹنون پر رکھے اور اونگلیان کھلی ہوئی سیدہی رکھے اور سر اور پیٹھ برابر رکھے مرد دونو بازو
دونو پہلو سے دور رکھے عورت اپنا بازو پہلو سے جدا نکرے اور رکوع مین کم سے کم تین بار سبحان
ربی العظیم کہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوے کہڑا ہو جائے اسطرح پر کہ سمع اللہ
کی (سین) کو رکوع سے شروع کرے اور حمدہ کے (ہا) کو قیام مین تمام کرے اور
اگر مقتدی ہو تو ربنا لک الحمد کہے بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ مین جائے
اسطرح پر کہ اللہ کے (الف) کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی (رے) کو سجدہ مین تمام
کرے لیکن سجدہ مین جاتے وقت جو عضو زمین کے نزدیک ہے پہلے وہی زمین پر رکھے یعنی پہلے
زانو پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھے اور سجدے مین جائے تب دونون ہاتھون

کے بیچمین منھہ کو زمین پر رکھے اور دونون ہاتھہ زمین پر کانون کے برابر رکھے اور دونون
بازو کشادہ رکھے اور شکم کو رانون سے دور رکھے ہدایہ مین لکھا ہے کہ شکم کو اسقدر کشادہ
رکھے کہ بکری کا بچہ اوسمین سے نکل جاے اور اگر صف مین ہو تو کشادہ نرکھے تاکہ اوسکے
پاس والے کو ایذا ہو اور پانون کی اونگلیون کا رخ قبلہ کیطرف کرے اور اگر عورت ہو تو
سب اعضا کو سمیٹے ہوئے سجدہ کرے سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کم سے کم تین
بار کہے بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھاے اسطرح پر کہ اللہ کے الف کو سجدے سے شروع
کرے اور اکبر کی (رے) کو بیٹھنے مین تمام کرے اور اسطرح اوٹھے کہ پہلے ناک
پھر پیشانی پھر دونون ہاتھہ اوٹھائے اور بایان پانون بچھائے اور داہنا کھڑا رکھے اور
بیٹھے اسقدر کہ اوسکا بدن آرام آلیے اور نظر سینہ پر رکھے بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا
پہلے سجدے کیطرح دوسرا سجدہ کرے اور اوسیطرح سبحان ربی الاعلی کہے پھر
سجدے لیے اللہ اکبر کہتا ہو پہلے سر اوٹھائے پھر دونون ہاتھہ اوسی ترتیب سے زانو اور
سیدہا کھڑا ہو جاے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کیطرح ادا کرے مگر دوسری رکعت مین ثنا
اور تعوذ نہ کہے اور نہ ہاتھہ اوٹھاے جب دوسری رکعت تمام ہو تو بایان پاؤن بچھائے
اور اوسپر بیٹھے اور داہنا پاؤن کھڑا رکھے اور اونگلیان پاؤن کی قبلہ کے رخ رکھے
اور دونون ہاتھون کو دونون زانو پر کھلا رکھے اور اونگلیان قبلہ کے رخ زانو پر بچھی
ہوی رہین اور شافعی رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک خنصر اور بنصر کو بند کرلے اور بیچ کی اونگلی
اور ابہام حلقہ کرکے باندہے اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کرے یعنے اوسکو اوٹھاکر
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑہے اور عورت
ہو تو اوسیطرح بیٹھے جیسا کہ عورتون کیواسطے لکھا گیا ہے بیٹھتے ہی یہ پڑہے التحیات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یا کوئی آیت قرآن مجید کی ہو وہی پڑہے اور
دعا یا سورہ کے بعد داہنے طرف منھ پھیرے اِسطرح پر کہ کندہا نظر پڑے اور اوسکا
رخسارہ پیچھے سے نظر پڑے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسیطرح
بائین طرف منھ کر کے کہے اور اگر امام ہو تو دونون سلام مین آدمی اور فرشتون کی نیت کرے
جو سب اوسکے پیچھے مین اور اگر مقتدی ہو تو امام کی نیت کرے اور اگر اکیلا ہو تو فقط
فرشتون کی نیت کرے اور جب امام سلام سے فارغ ہو وے اپنے جانب پھر کے بیٹھے
اور جو دعا چاہے پڑہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑہے بعد اوسکے
اللہ سے دعا مانگے اور اگر چاہے تو یہ آیت پڑہے ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا
وھب لنا من لدنك رحمۃ انك انت الوھاب اور اگر اکیلا ہو تو مختار ہے
داہنے جانب منھ کر کے بیٹھے یا نہ بیٹھے قیام مین سجدے کی جگہہ پر دیکھنا اور رکوع
مین پشت پا پر دیکھنا اور سجدے مین ناک کیطرف دیکھنا اور قعدے مین زانو
کیطرف دیکھنا مستحب ہے اور یہ حکم فرض نفل سب مین برابر ہے اور جمائی آنیکے وقت
منھ بند کرنا اور تکبیر تحریمہ کہنے کیوقت دونون ہاتھ آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا
دفع کرنا اور جب موذن اقامت مین حی علی الفلاح تک پہنچے نماز کیواسطے کہڑے
ہو جانا اور امام کیلئے جب موذن قد قامت الصلوۃ تک پہنچے نماز شروع کرنی اور
قرآن مجید پڑہنے مین پورے طور پر حرفون کا ادا کرنا اور وقفون کا نگاہ رکھنا مناسب ہے
اور فجر کی نماز مین پچاس آیات تک اور ظہر کی نماز مین تیس آیات تک اور عصر اور عشا
کی نماز مین بیس آیات تک پڑہنا چاہئے اور مغرب مین چھوٹی چھوٹی سورتین اور وہ
لم یکن سے آخر قرآن مجید تک ہین پڑہنا مناسب ہے اور یہ حکم اختیار کی حالت مین ہے

اور ضرورت کی حالت مین جسقدر ہوسکے پڑہے اور مکروہ ہے نماز مین کپڑا سر پر
یا کندھے پر ڈالنا اور اوسکے کنارون کا چھوڑ دینا اسطرح پر کہ لٹکے رہین اور کپڑے کا
سمیٹنا دونون ہاتھوں سے سجدہ مین جاتے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگے اور بال کا باندہنا
اور اونگلیون کا چٹکانا اور داہنے بائین جانب دیکھنا گردن پھیر کے اور بغیر گردن پھیرے
آنکھون کے کنارون سے دیکھنا مکروہ ہے اور مکروہ ہے کنکریون کا ہٹانا سجدہ کی حالت
مین اور بحالت نماز ہاتھ کمر پر رکھنا اور انگڑائی لینی اور کتے کیطرح بیٹھنا اور چار زانو
بیٹھنا بغیر عذر کے بھی مکروہ ہے اور صرف امام کا کھڑا ہونا اونچی جگہہ پر یا اوس کے
برعکس صرف مقتدی کا اونچی جگہہ پر ہونا بھی مناسب ہے اور مکروہ ہے تصویر کا ہونا نمازی
کے آگے یا بازو کے برابر یا چھت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا قبلہ رخ دیوار پر اور اگر
تصویر پیچھے ہو یا قدم کے نیچے ہو تو مکروہ نہین ہے اور قصداً برہنہ سر نماز پڑہے تو مکروہ
ہے اور اچھا کپڑا ہوتے ہوے برا کپڑا پہننا بھی مکروہ ہے اور نماز مین پیشانی سے خاک
کا پوچھنا اور آسمان کیطرف دیکھنا اور پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتون کا اور تسبیح کا
شمار کرنا اونگلیون سے اور اوس کپڑے کا پہننا جس پر تصویر ہو مکروہ ہے اور مکروہ ہے
مقتدی کیواسطے اکیلے کھڑا ہونا صفون کے پیچھے جسوقت کہ صفون مین جاے خالی ہو اور
مکروہ ہے نماز مین تکبیر تحریمہ دوبار کہنا اور مکروہ ہے دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے
اور نماز مین خوشبو اور پھول کا سونگھنا اور ہوا کرنا کپڑے یا پنکھے سے جایز نہین ہے اور قصداً
آنکھ بند کرنی بھی مکروہ ہے مگر بعضون نے کہا ہے کہ اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو
کچھہ مضایقہ نہین ہے اور کوئی چیز منھہ مین رکھنی اور تھوکنا اور ناک چھینکنی اور کسی سورہ کا
خواہی نخواہی نظر کرنا اور ایک رکعت مین دو سورہ کا پڑہنا درمیان کی ایک سورہ چھوڑ کے

اور پچھلی سورۃ کو پہلے پڑہنا مثلاً پہلی رکعت مین قل ھو اللہ پڑہے دوسری مین تبت یدا اور نماز کا طول کرنا اسقدر کہ مقتدیون کو گران معلوم ہو اور نماز کو بالکل ہلکی کرنا مقتدیون کے لحاظ سے اور ایک ہی سورۃ کا فرض نماز کی ایک رکعت مین دوبار پڑہنا اور آستین کو کہنیون کے اوپر اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے اور بھوک اور پیاس اور غصہ مین اور پاخانے اور پیشاب کی حاجت کیوقت اور ہر ایک شغل کیوقت جو کہ نماز مین خشوع سے باز رکھے نماز پڑہنی مکروہ ہے غرض کہ خشوع اور خوف کے ساتھ پورے شروط کو ادا کرے تاکہ نماز پوری ہو اور وہ زاد آخرت ہونیکے لائق ہو جب اتنی باتون کا لحاظ رکھیگا تو نماز ادا ہوگی یعنے نماز پڑہنے والا شرعی سیاست سے بچا لیکن قبول ہونے مین خطرہ ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ کی نذر کیواسطے ایک غلام یا ایک لونڈی لیجائے وہ زندہ ہو لیکن ناک کان ہاتھ پانون نہون تو اوسمین شک ہے کہ وہ قبول ہو پہلے جو بیان ہوا ہے وہ نماز کی ظاہری صورت اور قالب کا تھا اور اصل مین نماز کی ایک حقیقت ہے وہی نماز کی روح ہے اگر اصل روح نہو تو وہ قالب بیجان ہے اور اگر اصل روح ہو لیکن اعمال اور آداب پورے نہون تو نماز اوس آدمی کیطرح ہے جسکی آنکھہ ناک نہو اصل روح یہ ہے کہ اول سے آخر تک خشوع اور حضور قلب رہے اسواسطے کہ دل کو حقتعالی کیجانب بخوبی متوجہ رکھنا نماز سے مقصود ہے جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہے اقم الصلوۃ لذکری یعنے نماز پڑہا کرو میری یاد کیلئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت نمازی ایسے ہین جنکو نماز سے رنج و ماندگی کے سوا اور کچھہ نصیب نہین ہوتا اور یہ امر اس سبب سے ہوتا ہے کہ فقط جسم سے نماز پڑہتے ہین اور دل غافل رہتا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ

جس نماز مین دل نہ حاضر ہو حقتعالی اوسکی طرف دیکھتا بھی نہین اور فرمایا ہے کہ بہت
نمازی ایسے ہین جنکی نماز کا فقط چھٹا حصہ یا دسوان حصہ لکھا جاتا ہے یعنے اوسیقدر نماز
لکھی جاتی ہے جسمین حضور قلب رہا ہو حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑہے اور فقط
تکبیر اول کیوقت دل حاضر ہو تو بہی امید ہے کہ بالکل نماز نہ پڑہنے والے سے اوسکا
حال قیامت کے دن بہتر ہوگا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے
کہ جو نماز بے حضور قلب ہے عقوبت سے نزدیک تر ہے یعنے ثواب سے دور ہے کامل اور
زندہ وہی نماز ہے جسمین دل حاضر رہے اور جس نماز مین فقط تکبیر اول کے وقت دل حاضر
ہو اوس نماز مین رمق بھر سے زیادہ روح نہین ہوتی وہ نماز اوس بیمار کے مثل ہے
جو دم بھر کا میہمان ہو پس جسوقت کہ اذان سنی جاے چاہئے کہ شوق سے بدل وجان
نماز پر مستعد ہو جاے اور دل کو دوسرے کامون سے روک لے اگلے لوگون کا یہی دستور
تھا کہ اگر لوہار ہتھوڑا اوٹھایا ہوتا اذان سنکر اوسیطرح رک جاتا پھر اوسے نہ مارتا
خیاط اوس سوئی کو جو کپڑے مین داخل ہوگئی ہے اذان کی آواز سننے کے بعد نکالتا
کیا جگہہ سے بہی نہ ہلاتا اس منادی کی ندا سے روز قیامت یاد کرتے تھے یہ سمجھکر
اپنا دل شاد کرتے تھے کہ جو کوئی اسوقت اس حکم پر دوڑا جائیگا قیامت مین اوسکی
حالت درست رہیگی قبلہ رو ہونیکی ظاہری معنی یہ ہین کہ سب طرف سے اپنا منہہ پھیر
قبلہ رو ہو جاے اور راز یہ ہے کہ دل کو دونو عالم سے پھیر کر خدا کیطرف کردے کہ ظاہر
وباطن یکسو ہو جاے جسطرح ظاہری توجہ قبلہ کیجانب ہے اسیطرح دلکی توجہ خدا کی جانب ہے
دل کا دوسرے طرف مشغول ہونا ایسا ہے جیسا منہہ کو کسی اور طرف پھیرنا جسطرح منہہ
پھیرنے سے نماز کی صورت نہین رہتی دل کے منتشر ہونے سے نماز کی روح نہین رہتی ہے

اسواسطے حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کو
کھڑا ہوا اور اوسکا منھہ اور دل اور خواہش ہر ایک خدا کی جانب ہو تو وہ نماز سے یون
باہر آتا ہے کہ گویا اپنی مان کے پیٹ سے آج ہی پیدا یعنے سب گناہون سے پاک ہو جاتا ہے
جاننا چاہئے کہ جسطرح قبلہ کیطرف سے منھہ پھیر لینا نماز کی صورت کو باطل کر دیتا ہے
دل کا منھہ حقتعالی کیجانب سے پھیر لینا اور خیالات دنیوی کو دل مین دخل دینا نماز
کی روح اور حقیقت کو زایل کر دیتا ہے پس دلکو خدا ایتعالی کیطرف متوجہ رکھنا لازم ہے
اسواسطے کہ ظاہر و باطن کا غلاف ہے اور غرض اوس ہولی ہے جو چیز غلاف کے
اندر ہو اور غلاف کی فی نفسہ چندان قدر نہین ہوتی قیام کے ظاہری معنی یہ ہین کہ بندہ خدا
کے سامنے غلام کیطرح سر جھکا کر کھڑا رہے اور راز یہ ہے کہ دل غیر اللہ کے خیالات سے
باز آئے حقتعالی کی اطاعت مین انکسار کے ساتھہ قایم رہے اور قیامت کے دن
حقسبحانہ تعالے کے سامنے قایم و حاضر ہونا اور اپنے سب پوشیدہ باتون کا ظاہر ہونا یاد
کرے اور سمجھے کہ اسوقت بھی حقتعالی پر وہ سب ظاہر ہے اور میرے دل مین جو کچھہ تھا اور
خدا اوسکا عالم و ناظر ہے بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ جب کوئی نماز پڑھنے والا کسی
مولوی یا متقی کو دیکھتا ہے کہ یہ میری نماز کو بغور دیکھہ رہا ہے تو وہ اپنے تمام اعضا کو
مودب کر لیتا ہے ادھر اودھر نہین دیکھتا نماز مین جلدی کرنے اور دوسری طرف
التفات کرنے سے اوسکو شرم آتی ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ حقتعالی میری
طرف ملاحظہ کر رہا ہے اور اوس سے شرماتا اور ڈرتا نہین اوس سے زیادہ اور کیا نادانی
ہوگی کہ بندہ بیچارہ جسکو کچھہ اختیار نہین ہے شرم کرتا ہے اور اوسکے دیکھنے سے تو
مودب ہوتا ہے اور مالک الملک سے کچھہ خوف نہین ہے اوسکے دیکھنے کی کچھہ بھی

پروا نہین کرتا اسی سبب سے اکثر صحابہ نماز مین اسطرح استقلال سے کھڑے ہوتے
تھے کہ پرند اون سے بھاگتے نہ تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ پتھر ہین پس جسکے دل مین
خدا کی عظمت اور بزرگی ثابت ہے اور اسے اپنا ناظر سمجھا اوسکا ہر عضو خاشع اور
مودب ہو جاتا ہے اسیواسطے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جسکو نماز مین داڑھی
پر ہاتھ پھیرتا ہوا دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اگر اسکے دل مین خشوع ہوتا تو اسکا ہاتھ
بھی دل کیطرح ہو جاتا رکوع وسجود سے فروتنی کرنا اسکے ظاہری معنی یہی اور دل کی
فروتنی اس سے اصل مقصود ہے زمین پر منھہ رکھنا بہترین اعضا کو خاک پر رکھنا ہے
اور کوئی چیز خاک سے زیادہ خوار اور ذلیل نہین ہے تاکہ وہ جانے کہ خاک میری اصل ہے
اور خاک ہی کیطرف مجھے رجوع کرنا ہے جو کلمہ کہ نماز مین کہا جاتا ہے اوسکی ایک حقیقت
ہے چاہئے کہ قایل کا دل بھی اوسکا قایل ہو جائے تاکہ وہ اپنے قول مین صادق رہے
مثلاً اللہ اکبر کے یہ معنی ہین کہ خدا بزرگ تر ہے اگر یہ معنی نہ جانے تو جاہل ہے اور
اگر جانے لیکن اوس کے دل مین معاذ اللہ خدا سے بزرگ اور کوئی چیز ہو تو وہ اللہ
اکبر کہنے مین جھوٹا ہے اوس سے کہا جائیگا کہ فی الواقع یہ کلام سچ ہے لیکن تو جھوٹ
کہتا ہے کیونکہ حقتعالی فرماتا ہے افرایت من اتخذ اللہ ھواہ یعنے کیا دیکھا تو نے
اوسکو جسنے کر دیا اپنی خواہش کو اپنا خدا اور جب انی وجہت وجہی کہا تو اوسکے یہ
معنی ہین کہ مین تمام عالم سے روے دل پھیر کر خدا کیطرف لایا اگر اوسکا دل اوسوقت اور
کسیطرف لگا ہو تو اوسکا یہ کلام جھوٹ ہے جب خدا سے مناجات کرنے مین پہلا ہی کلام
جھوٹ ہو تو اوسکی انتہا ظاہر ہے اور حنیفاً مسلماً کہا تو اپنے مسلمان ہونیکا دعوی
کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے

مسلمان لوگ سلامت رہین تو چاہیئے کہ وہ اس صفت سے موصوف ہو یا عزم بالجزم کرے کہ اب مین ایسا ہی ہوجاونگا او جب الحمد کہے تو چاہیئے کہ خدا کی نعمتین اپنے دل پر تازہ کرلے اور اپنے دل کو بالکل شکر گذار بنالے کہ یہ شکر کا کلمہ ہے اور شکر دل سے ہوتا ہے جب ایاک نعبد کہے تو چاہیئے کہ اخلاص کی حقیقت اوسکے دل مین تازہ ہو اور جب اھدنا الصراط المستقیم کہے تو چاہیئے کہ اوسکا دل تضرع اور زاری کرے اسواسطے کہ وہ خدا سے ہدایت مانگتا ہے تسبیح اور تہلیل اور قرآت وغیرہ ہر کلمہ مین یہی چاہیئے کہ جب وہ کہتا ہے اور سمجھتا ہے ویسا ہی ہوجاوے اور دل کو اوس کلمہ کے معنی کی حقیقت سے موصوف بنالے اسکی تفصیل دراز ہے نماز کی حقیقت سے آدمی اگر بہرہ مند ہونا چاہے تو ایسا ہی ہوجاوے جیسا بیان ہوا خدا تعالی ہمکو اپنے لطف و احسان سے یہی توفیق عنایت فرماوے آمین

فصل ہجدہم آداب جماعت و امامت کے بیان مین

جماعت سنت موکدہ ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین الجماعۃ من سنن الھدی لا یتخلف عنہا الا المنافق یعنے جماعت سنت موکدہ ہے اوس سے خلاف نہین کرتا ہے مگر جو منافق ہوتا ہے اور نیز فرمایا ہے جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے ستائیس ۲۷ درجہ زیادہ ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگون کو بعض نمازون مین نہ پایا تو فرمایا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ کسی شخص کو لوگون کی نماز پڑہانیکا حکم کردون اور خود اون لوگون کو تلاش کردن جو نماز مین نہین آتے ہین اور اون کے گھر کھو نکدون ترمذی شریف مین بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چالیس دن ہر وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑہے
اور اوسکی پہلی تکبیر فوت نہوی ہو تو اوسکے واسطے دو نجات لکھتے ہین ایک نفاق سے
دوسری دوزخ سے لگلے بزرگون کی یہ حالت تھی کہ جسکی تکبیر اول فوت ہو جاتی
تھی تین دن اپنے آپکو ملامت کرتا تھا اور اگر جماعت فوت ہو جاتی تھی تو سات روز
ملامت کرتا تھا کہتے ہین کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو کچھ لوگ ایسے اوٹھینگے کہ او
چہرے ستارہ کیطرح چمکتے ہونگے فرشتے اون سے کہینگے کہ تمہارے اعمال کیا تھے
وہ کہینگے کہ جب ہم اذان سنا کرتے تھے تو طہارت کو اوٹھ کھڑے ہوتے تھے
پھر دوسرا کام ہمکو حرج نہوتا تھا پھر ایک جماعت اوٹھیگی کہ منھ اونکے چاند کیطرح
ہونگے وہ فرشتون کے سوال کے جواب مین یہ کہینگے کہ ہم وقت سے پہلے وضو
کیا کرتے تھے پھر کچھ لوگ ایسے اوٹھینگے کہ اونکے چہرے آفتاب کیطرح
چمکتے ہونگے وہ یہ کہینگے کہ ہم اذان مسجد ہی مین سنا کرتے تھے اکثر علمانے فرمایا ہے
کہ جو کوئی بے عذر تنہا نماز پڑہے اوسکی نماز درست نہین جماعت ضروری امر ہے
اور اقامت اور اقتدا کے آداب یاد رکھنا چاہئے پہلے یہ کہ لوگونکی دلی رضامندی
سے امامت کرے اگر اوس سے لوگ کراہت کرین تو امامت نکرنی چاہئے اور
جب آوسے امام بنایا چاہین تو بعذر پہلو تہی نکرے کہ امامت کی بزرگی موذنی سے
بہت بڑی ہے اور چاہئے کہ کپڑے پاک رکھنے مین احتیاط کرے اور نماز کے
وقت کا خیال رکھے اور اول وقت نماز پڑہے جماعت کے انتظار مین تاخیر نکرے کہ اول
وقت کی فضیلت جماعت کی فضیلت سے زیادہ ہے ایکدن حضرت سلطان الانبیا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا کو دیر ہو گئی صحابہ نے آپکا انتظار نکیا اور حضرت عبد الرحمن بن عوف

رضی اللہ تعالی عنہ نے امامت کی جب آپ تشریف لائے تو ایک رکعت ہو چکی تھی
جب صحابہ نے نماز تمام کی تو آپنے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا ہر بار ایسا ہی کیا کرو چاہئے کہ
خلوص کے ساتھ للہ امامت کرے امامت کی کچھ مزدوری نہ لے اور جب تک صف
سیدہی ہو لے تکبیر نہ کہے اور نماز کی تکبیرین بلند آواز سے کہے اور امامت کی نیت کرلے
کہ جماعت کا ثواب حاصل ہو اگر امامت کی نیت نکریگا تو جماعت درست ہو گی لیکن
جماعت کا ثواب اوسکو حاصل نہو گا اور نماز جہری بلند آواز سے ادا کرے اور امام رکوع
و سجود مین دیر نکرے اور تین بار سے زیادہ تسبیح نکہے اسکا سبب یہ ہے کہ جماعت مین شاید
کوئی ضعیف ہو یا کسیکو کچھ کام ہو اور مقتدی کو چاہئے کہ امام کے بعد ہر رکن ادا کرے
اوسکے ساتھ نہ ادا کرے جبتک امام کی پیشانی زمین سے نہ لگ جاے مقتدی سجدے
مین نہ جاے اور جبتک امام رکوع کے حد پر نہ پہونچے مقتدی رکوع کا قصد نکرے اگر مقتدی
کریگا تو متابعت نہو گی اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجود مین جائیگا تو اوسکی
نماز باطل ہو جائیگی جب امام سلام پھیر تو مقتدی سمجھے کہ یہ دعا پڑھ لے اللّٰھم انت

السلام ومنك السلام واليك يعود السلام فحينا ربنا بالسلام وادخلنا دار

السلام تباركت ربنا وتعاليت يا ذا الجلال والاكرام اور اہل جماعت امام سے
پہلے نہ اوٹھین کیونکہ یہ امر مکروہ ہے اور بہتر ہے امامت کیواسطے منجملہ اور اشخاص کے وہ
شخص کہ جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہو اور اگر اسمین چند اشخاص برابر ہون تو وہ شخص جو قرآن
شریف خوب پڑہتا ہو اور اگر اسمین بھی برابر ہون تو وہ شخص کہ پرہیزگار ہو جیسا کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی
یعنے جس شخص نے نماز پڑہی عالم پرہیزگار کے پیچھے گویا اوسنے نبی کے پیچھے نماز پڑہی اور

اگر اسمین بھی برابر ہون تو وہ شخص کہ جو عمر مین زیادہ ہو اور اگر عمر مین بھی برابر ہون یعنی اوس وقت وہ شخص بہتر ہے کہ جس سے سب لوگ زیادہ تر خوش ہون اور مکروہ ہے امام کرنا غلام کو اسواسطے کہ اوسکو علم سیکھنے کی مہلت نہین ملتی ہے اور نیز اعرابی کو اسواسطے کہ اونمین نادان بہت ہوتے ہین اور اعرابی کہتے ہین جنگلی لوگون کو جو صحرا مین رہتے ہین اور نیز بدکار کو اسواسطے کہ وہ اپنے دین کے کام مین بھلا نہین ہے اور نیز اندہے کو اسواسطے کہ اوس سے رفع نجاست کی احتیاط کم ہوتی ہے اور نیز حرام زادے کو اسواسطے کہ اوسکا باپ نہین ہے اور اسواسطے امامت ان سبھون کی مکروہ ہے کہ انکے امام ہونے مین لوگون کو نفرت ہوتی ہے اور مکروہ ہے امامت بدعتی کی اور مکروہ ہے جماعت عورتون کی جبکہ فقط عورتین ہی ہون یعنی عورت ہی امام اور عورت ہی مقتدی ہو اگر فقط عورتونکی جماعت ہو تو جو عورت کہ امام ہو بیچ مین کھڑی رہے آگے نہ بڑہے اور مکروہ ہے جوان عورت کا حاضر ہونا سب جماعتون مین اور بوڑہی عورت کا ظہر اور عصر مین اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کیوقت جماعت مین بوڑہی عورتین حاضر ہون تو کچھہ مضایقہ نہین ہے اور اگر کوئی مرد عورت یا لڑکے یا ہیجڑے کی اقتدا کرے تو درست نہین ہے اور اگر قران شریف پڑہنے والا امی کے ساتھہ اقتدا کرے تو درست نہین ہے اور اگر کپڑا پہنا ہوا شخص برہنہ کی اقتدا کرے تو درست نہین اور جو شخص کہ معذور ہو مثلاً ناک سے خون جاری ہو یا پیشاب جاری ہو اور کچھہ اسیطرح کی مرض ہو تو جو شخص کہ طاہر ہو وہ اوسکی اقتدا نکرے عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ اوس شخص کے پیچھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہے نماز درست نہین ہے شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ امام طول نکرے پہلی رکعت کو دوسری

رکعت سے سواے فجر کے اور اگر ایک ہی مقتدی ہو تو اوسکو امام اپنے برابر داہنی طرف
کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہون تو امام آگے کھڑا ہو جائے پہلی صف مین
مرد کھڑے ہون دوسری مین لڑکے تیسری مین ہجڑے چوتھی مین عورتین کھڑے ہو جائین
عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ اگر کسی کے محلے مین دو مسجدین ہو تو چاہئیے کہ قدیم مسجد
مین نماز ادا کرے اور اگر دونون ایک ساتھ بنی ہون تو جو مسجد نزدیک ہو اوسمین نماز پڑہے

فصل نوزدہم آداب جمعہ کے بیان مین

جمعہ کا روز بزرگ اور اوسکی بڑی فضیلت ہے سلمانونکی عید کا دن ہے جس سے
اللہ تعالی نے اسلام کو عظمت دی اور خاص سلمانون کو فرمایا یاایہا الذین امنوا
اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع یعنے
ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے تو دوڑ و اللہ کی یاد کو اور چھوڑ و بیچنا
اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے تحقیق کہ اللہ تعالی تمپر جمعہ فرض کیا ہے اس دن اور
اس مقام مین اور فرمایا ہے کہ جس شخص نے بعذر تین جمعہ ناغہ کیا اوسنے اسلام کے
طرف سے منہہ پھیر لیا اور اوسکا دل زنگ پکڑا حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ حق تعالے
جمعہ کے دن چھہ لاکھ بندے دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور آپنے فرمایا ہے کہ
آتش دوزخ کو روز دوپہر کے بعد بھڑ کاتے ہین اوس وقت نماز نہ پڑہو مگر جمعہ کو نماز پڑہو کہ
اوسدن نہین بھڑ کاتے ہین اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ
کے دن مریگا شہادت کا ثواب پائیگا اور عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور فرمایا ہے
کہ بہتر دن کہ جسمین سورج نکلا جمعہ کا روز ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے
اور اسی دن جنت مین داخل کیے گئے اور اسی دن زمین پر اوتارے گئے اور اسی دن

توبہ قبول ہوئی اور اسیدن اونکی وفات ہوئی اور اسیدن قیامت قایم ہوگی اور یہ دن
اللہ تعالی کے نزدیک یوم المزید ہے آسمان مین فرشتے اوسکو یہی کہتے ہین اور یہی روز ہے
کہ اسمین جنت کے اندر دیدار الٰہی ہوگا اور حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالے
نے شہرون سے مکہ معظمہ کو فضیلت دی اور مہینون سے رمضان شریف کو اور دنون سے جمعہ کو اور
راتون سے شب قدر کو اور کہتے ہین کہ پرند اور موذی کیڑے وغیرہ جمعہ کو آپس مین ملتے ہین اور
کہتے ہین کہ سلام ہے یہ اچھا دن ہے واضح ہو کہ جمعہ کے فرض ہونیکے واسطے نو شرطین
ہین جس شخص مین وہ نو شرطین موجود ہون اوس شخص پر جمعہ فرض ہے پہلی شرط یہ ہے
کہ شہر مین مقیم ہو مسافر پر جمعہ واجب نہین دوسری شرط یہ ہے کہ تندرست ہو بیمار پر واجب نہین
تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہو غلام پر جمعہ واجب نہین چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہو عورت پر
جمعہ واجب نہین پانچوین شرط یہ ہے کہ بالغ ہو لڑکون پر جمعہ واجب نہین چھٹی شرط یہ ہے کہ عاقل
ہو دیوانہ پر جمعہ واجب نہین ساتوین شرط یہ ہے کہ مسلم ہو اور یہ ظاہر ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ
آنکھین سلامت ہون اندھے پر جمعہ واجب نہین نوین شرط یہ ہے کہ پانون سلامت ہون لنگڑے پر
جمعہ واجب نہین اور اگر وہ شخص جسپر جمعہ واجب نہین ہے حاضر ہو اور جمعہ ادا کرے تو درست
ہے اور جمعہ کے ادا ہونیکے واسطے چھہ شرطین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو یا شہر کا کنارہ
اور شہر کی تصریح مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جس جگہ مین
حاکم اور قاضی ہو اور شرع کا حکم ہوتا ہو اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جسوقت
وہان کے لوگ جمع ہون تو وہانکی بڑی مسجد اونکے لئے کافی نہو اور شرح وقایہ مین اسی
قول پر فتوی ہے اور شہر کے کنارے کی یہ تصریح ہے کہ جو مقام شہر کے متصل ہو اور
شہر کے فایدے کیواسطے مقرر ہو مثلاً لشکر کے اوترنے یا مردے کے دفن کرنیکے واسطے ہو

دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہو یا اوسکا نائب یعنی حاکم یا قاضی یا خطیب اور حکم دینا صراحتاً جیسے خطیب وغیرہ کو یا ضمناً جیسے بادشاہ کسی ایک کو عام اس کام کے لئے مقرر کرے اگرچہ صراحتاً قیام جمعہ کا حکم نکیا ہو جب بھی اقامت جمعہ کی اوسکو درست ہے اور نائب کی معنی فتاوی محیط مین یہی ہے تیسری شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہو اگر ظہر کا وقت نرہے تو نماز جمعہ نہوگی چوتھی شرط یہ ہے کہ نماز کے پہلے خطبہ ہو جمعہ مین دو خطبہ ہین ان دونون خطبون مین اللہ تعالی کی صفت اور مسلمانون کیواسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو اور کوئی آیت قرآن مجید کی پڑہے اور خطبہ جہر سے کھڑے رہکے پڑہے اور خطبہ سے پہلے بیٹھنا سنت ہے اگر بیٹھکے خطبہ پڑہا جاوے تو جایز ہوگا مگر مکروہ ہے اور ایسا ہی جاڑے کے دنون مین خطبہ دراز پڑہنا مکروہ ہے پانچوین شرط یہ ہے کہ جماعت ہو اور جماعت کیلئے کم سے کم امام کے سوا تین مرد ہون اور شرح وقایہ مین ہے کہ اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے مقتدی بھاگ جاوین تو اس صورت مین امام صرف ظہر پڑہے چھٹی شرط یہ ہے کہ اذن عام ہو یعنی تمام لوگون کو حکم مسجد مین جانیکا ہو شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جو شخص سب نماز ونمین امامت کے لایق ہے وہ جمعہ مین بھی امامت کے لایق ہے فتاوی محیط مین لکھا ہے کہ مسافر لوگ جبکہ جمعہ کے روز شہر مین حاضر ہون تو تنہا نماز ظہر کی پڑہین اور اسیطرح سے شہر کے لوگ بھی جبکہ اونکا جمعہ فوت ہو جاوے اور قیدی اور بیمار تنہا ظہر پڑہلین کیونکہ اونکے واسطے جماعت کی ضرورت نہین ہے شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑہنے کو اوٹھے نماز اور بات حرام ہو جاتی ہے جب تک کہ خطبہ تمام نہو جاوے اور جب امام منبر پر بیٹھے امام کے آگے اذان کہی جاوے اور لوگ امام کیطرف منہ کرکے خطبہ سنین اور امام کھڑا ہو کر دو خطبہ پڑہے اور ان دونون خطبون کے

بیچمین ایکبار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہو اقامت کہی جاے اور امام مقتدیون کے ساتھ
دو رکعت نماز پڑہے کنز العباد مین لکھا ہے کہ ایک شخص کو جمعہ کے روز خطبہ سنتے
وقت یاد آئے کہ مین نے فجر کی نماز نہین پڑہی ہے تو اوسکو چاہئے کہ اوٹھے اور فجر
کی نماز قضا پڑہے اور خطبہ نہ سنے اسواسطے کہ جب اوسکو یاد آگئی وہی اوس نماز کی قضا
کا وقت ہے اور نیز اسواسطے کہ اگر وہ خطبہ سننے کے بعد فجر کی قضا پڑہیگا تو اوسکا
جمعہ فوت ہوگا اور عذر کے سبب سے ترک جمعہ درست ہے مثلاً کیچڑ یا پانی یا بیماری یا بیمارداری
لیکن معذور کو اولے یہ ہے کہ ظہر کی نماز اوسوقت پڑہے کہ لوگ جمعہ کی نماز سے فارغ
ہو جائین اور یہ صرف جمعہ کا ادب ہے اور جمعہ کے دن یہ دس سنتین اور آداب واجب التعمیل ہین
پہلا یہ ہے کہ پنجشنبہ کے دن دل اور درستی سامان سے جمعہ کا استقبال کرے مثلاً
کپڑے وغیرہ درست کیے جائین اور پہلے ہی سب کامون سے فارغ ہو جاے تاکہ اول وقت
نماز گاہ مین آسکے روز پنجشنبہ کو عصر کی نماز کیوقت تسبیح اور استغفار مین مشغول ہونا چاہیے
اسواسطے کہ اوس وقت کی بڑی بزرگی ہے اور اوس نیک ساعت کے مقابلہ مین ہے جو دوسرے
دن جمعہ مین آئیگی دوسرا یہ ہے کہ اگر مسجد کو جلد جاتا ہے تو جلدی غسل مین مشغول ہو
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید اکید جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے یہان تک کہ
بعض علما نے اس غسل کو فرض خیال کیا ہے اگر جمعہ کو کوئی شخص نجس ہوا اور غسل کرے تو
اولی یہ ہے کہ جمعہ کے غسل کی نیت سے بھی نہائے کہ ایک غسل مین دونون سنتین ادا ہو
جائین تیسرا یہ ہے کہ آراستہ اور پاکیزہ اور اچھی ہیئت بناکر مسجد مین آئے اور پاکیزگی
کی یہ معنی ہے بال منڈانا ناخن کٹوانا مونچھون کے بال نکالے اور آراستگی سے یہ مراد
ہے کہ سفید کپڑے پہنے کہ حقتعالی سب کپڑون سے سفید کپڑونکو دوست رکھتا ہے

اور تعظیم نماز کی عظمت کی نیت سے خوشبو ملے تاکہ اوسکے کپڑون مین بدبو نہ آوے کہ
کوئی اوس سے رنجیدہ نہو چوتھا یہ ہے کہ اول وقت جامع مسجد مین جاے کہ بڑی فضیلت ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایکدن مسجد مین گئے تو تین آدمی پہلے سے وہان موجود
تھے آپنے اپنے نفس پر غصہ کیا اور کہا کہ مین چوتھے درجہ مین ہوا میرا انجام کیا ہوگا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کی پہلی ساعت مین مسجد کو جاے
اوسے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور دوسری ساعت مین جاے اوسنے گویا ایک
گاے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت مین جاے اوسنے گویا ایک بکری قربانی کی اور جو
چوتھی ساعت مین جاے اوسنے گویا ایک مرغی قربانی کی اور جو پانچوین ساعت مین جاے اوسنے
گویا ایک انڈے کی خیرات کی اور جب خطبہ پڑھا جاتا ہے تو وہ فرشتے جو قربانیان
لکھتے ہین اپنے کاغذ لپیٹ لیتے ہین اور خطبہ سننے مین مشغول ہو جاتے ہین جو اوسکے بعد آتا ہے
نماز کے ثواب کے سوا اور کچھہ نہین پاتا ہے پانچوان یہ ہے کہ اگر کوئی دیر کرکے مسجد کو
آئے تو لوگونکی گردنون پر پاؤن نرکھے یعنے اونہین نپھاندے اسواسطے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جو شخص ایسا کریگا قیامت کے دن اوسکا پل بنایا جائیگا کہ لوگ اوسپر سے
گذرینگے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایسا کرتے دیکھا جب وہ نماز پڑھچکا
تو آپنے اوس سے فرمایا کہ تو نے جمعہ کی نماز کیون نپڑھی اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تو
نماز مین آپکے ساتھ تھا آپنے فرمایا کہ مین نے تجھے دیکھا کہ تو نے لوگونکی گردنون پر پاؤن
رکھا اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص ایسا کرتا ہے گویا اوسنے نماز ہی نپڑھی لیکن اگر پہلی صف
خالی ہے تو پہلی صف مین جانیکا قصد کرنا درست ہے چھٹا یہ ہے کہ جو کوئی نماز پڑھتا
ہو اوسکے سامنے سے نہ گذرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ نماز کے سامنے گذرنے سے یہ بہتر

بہتر ہے کہ آدمی خاک ہو کر برباد ہو جاوے ساتوان یہ ہے پہلی صف مین جگھہ
دہونڈھے اگر نہ پاوے تو جتنا امام کے نزدیک ہووے گا بہتر ہے کہ اس امر مین بڑی فضیلت ہے
لیکن اگر پہلی صف مین لشکری لوگ ہون یا وہ لوگ ہون جو ریشمی کپڑے پہنے ہون
یا خطبہ پڑہنے والا ریشمی کپڑا پہنا ہو یا اوسکی تلوار مین سونا لگا ہو یا اور کوئی برائی ہو تو
جتنا دور رہے بہتر ہے اسواسطے کہ جہان کوئی برائی ہو وہان سے دور رہنا مناسب ہے
آٹھوان یہ ہے کہ جب خطبہ کیلئے خطیب اوٹھے تو پھر کوئی بات نکرے اور خطبہ سننے
مین ہر ایک شخص مشغول ہو جاوے اگر کوئی شخص بات کرے تو صرف اشارہ سے اوسے خاموش
کر دینا چاہئے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خطبہ کیوقت
دوسرے سے کہے کہ چپ رہ یا خطبہ سن اوسنے بیہودہ بات کی اور جسنے بیہودہ بات کی
اوسے جمعہ کا ثواب ملیگا اور اگر خطیب سے دور ہو اور خطبہ کی آواز نہین آتی ہے
تاہم چپ رہنا چاہئے نوان یہ ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو سورہ الحمد و قل ہو اللہ
و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس سات سات بار پڑہے اسواسطے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ان سورتون کا پڑہنا پڑہنے والیکو اس جمعہ سے اگلی جمعہ تک شیطان
سے پناہ دیگا اور یہ دعا پڑہے اللھم یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا رحیم
یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبفضلک عمن سواک اور بزرگون نے
کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ پڑہا کریگا تو اوسکی روزی اور اوسکا رزق ایسی جگھہ
سے ملجائیگا کہ اوسکی حاشیہ خیال مین بھی نہو اور وہ خلق سے بے پروا ہو جائیگا پھر
چھہ رکعت نماز سنت پڑہے کہ اسیقدر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے دسوان
یہ ہے کہ عصر کی نماز تک مسجد مین رہے اور اگر مغرب کی نماز تک مسجد مین رہے تو بہت

بہتر ہے علمانے کہا ہے کہ یہ امر ثواب مین ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے اگر مسجد
مین نہ رہ سکے اور گھر جاوے تو چاہیئے کہ خدا کی یاد سے غافل نہ رہے تاکہ وہ ایک بزرگ
ساعت جو جمعہ کے دن ہوتی ہے اوسے ملجاوے اور وہ اوسکے ثواب سے محروم نہ رہے
جمعہ کے روز تمام دن مین تین فضیلتین حاصل کیجائین ایک فضیلت یہ ہے کہ صبح کو
علم کی مجلس مین حاضر ہووے اور ایسے شخص کی مجلس مین حاضر ہو کہ جسکے قال و حال سے
رغبت دنیا کی کم اور محبت آخرت کی زیادہ ہو جسکے کلام مین یہ اثر نہو اوسکی مجلس مجلس علم
نہین ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایسے شخص کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار
رکعت نماز سے افضل ہے دوسری فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کی ایک ساعت نہایت بزرگ اور
معزز ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اس ساعت مین حقتعالی سے جو مراد چاہے
بر آئیگی اس ساعت کے تعین مین اختلاف ہے طلوع یا زوال یا غروب آفتاب کیوقت یہ
ساعت ہوتی ہے یا جسوقت جمعہ کی اذان ہو یا خطیب منبر پر جانیکے وقت یا
جمعہ کی نماز پر کھڑے ہونیکے وقت یا عصر کی نماز کیوقت غرض صحیح یہی ہے کہ
اس ساعت کا وقت معلوم نہین چاہئے کہ تمام دن اس ساعت کا نگران رہے اور
کسی وقت خدا کی یاد و عبادت سے خالی نہ رہے تیسری فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو کوئی جمعہ کے دن مجھپر اسی بار درود بھیجیگا اوس کے اسی برس کے گناہ بخشے جائینگے
لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر درود کیونکر بھیجین آپنے فرمایا کہ کہو اللھم

صل علی محمد و علی آل محمد صلوۃ تکون لک رضی و لحقہ اداء و اعطہ

الوسیلۃ والفضیلۃ والمقام المحمود الذی وعدتہ واجزہ عنا ما ھو اھلہ

واجزہ افضل ما جزیت نبیاً عن امتہ وصلی علی جمیع اخوانہ من النبیین
والصالحین یا ارحم الراحمین کہتے ہین کہ جو شخص جمعہ کے دن سات باریہ درود
پڑہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بیشک اوسے حاصل ہوگی اور اگر فقط اللھم
صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کہے تو بہی کافی ہے چوتہی فضیلت یہ ہے
کہ جمعہ کے دن قرآن شریف بہت پڑہے اور سورہ کہف پڑہے حدیث شریف مین اسکی
فضیلت بہت لکہی ہے اور اگلے عابدونکی عادت تہی کہ جمعہ کے دن قل ہو اللہ احد اور
درود شریف اور استغفار اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ہزار ہزار بار پڑہتے تہے پانچوین فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن نماز بہت پڑہے اسواسطے
کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی جامع مسجد مین جاکے چار رکعت نماز پڑہے اور
ہر رکعت مین پچاس بار سورۂ الحمد اور پچاس بار قل ہو اللہ احد پڑہے تو جبتک جنت مین اوسکا
مقام اوسکو نہ دکہائین یا اوسکو نہ بتائین تاکہ وہ اوسے کہدے وہ اس جہان سے نہ جائیگا
اور مستحب یہ ہے کہ جمعہ کے دن چار رکعت نماز پڑہے اور اوسمین چار سورتین پڑہے سورۂ
انعام۔ کہف۔ طہ۔ یسین اگر یہ نہ پڑہ سکے تو سورۂ لقمان سجدہ۔ دخان۔ ملک پڑہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ جمعہ کے دن کبہی صلوۃ التسبیح ناغہ نکرتے تہے اور
صلوۃ التسبیح مشہور نماز ہے اوسکی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نفل ایک سلام سے پڑہے
چارون رکعت مین تین سو بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
پڑہے یعنے ہر رکعت مین پچہتر بار اس ترکیب سے کہ پندرہ بار بعد پڑہنے سورۂ فاتحہ اور ضم
سورہ کے دس بار رکوع مین بعد تسبیح کے دس بار رکوع کے بعد قیام مین دس بار پہلے سجدہ مین
بعد تسبیح کے دس بار بیچ مین دونون سجدون کے بیٹہکر دس بار سجدۂ دوم مین بعد تسبیح کے دس بار

بعد اوسکے بیٹھکر او را ولی یہ ہے کہ وقت زوال تک نوافل پڑہے اور جمعہ کی
نماز کے بعد عصر کی نماز تک علم کی مجلس مین جاے اوسکے بعد مغرب کی نماز تک تسبیح اور
استغفار مین مشغول رہے چھٹی فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن صدقہ دیوے کچھ نہو تو
روٹی کا ٹکڑا ہی خیرات دیوے کہ جمعہ کے دن صدقہ کی فضیلت بہت ہے ساتوین فضیلت
یہ ہے کہ ہفتہ بھر مین جمعہ کے دن کو آخرت کیواسطے مسلم رکھے باقی دنون مین دنیا کے
کام کرے حقتعالی فرماتا ہے فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض
وابتغوا من فضل اللہ یعنے جب پوری ہوچکی نماز تو پراگندہ ہوجاؤ تم زمین پر اور
چاہو تم رحمت خدا کی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ خرید و فروخت اور کسب دنیا
اس آیت کے معنی نہین ہین بلکہ طلب علم اور بھائیونکی زیارت اور بیمارونکی عیادت اور
جنازہ کے ساتھ جانا اور جو کام ایسے ہون اس آیت سے مراد ہین خدا ہی تعالے
ہم کو توفیق عنایت فرمائے

فصل بستم آداب عیدین کے بیان مین

اکثر ایمہ کے نزدیک پانچون وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین ہے
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز وتر کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الضحی
کی بھی اور ائمہ کے نزدیک یہ تینون سنت موکدہ ہین نماز عید کے شرائط وجوب و ادا
کے نماز جمعہ کیطرح ہین یعنے جن شرطون سے نماز جمعہ کی واجب اور ادا ہوتی ہے اونہین
شرطون سے نماز عید کی بھی واجب اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ عیدین مین خطبہ
شرط نہین ہے بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبہ پڑہے جائین مانند جمعہ کے
اور ادونین اوس عید کے مناسب احکام متعلقہ صدقہ فطر یا احکام قربانی او تکبیر ایام تشریق کے

بیان کرے لیکن اسمین سات باتون کا لحاظ رکھا جاوے اول تکبیر عید فطر کی رات سے شروع کرے اور عید کی نماز کے آغاز تک اوسکا وقت ہے اور عید الضحیٰ مین تکبیر عرفہ کے دن کی فجر سے شروع ہوتی ہے اور تیرہوین تاریخ کی عصر تک رہتی ہے اسمین اختلاف بھی ہے مگر قول صحیح یہی ہے اور تکبیر فرض نمازون اور نوافل کے بعد کہنی چاہیے دوم یہ کہ جب روز عید کی صبح ہو تو نہاوے اور عمدہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگاوے جیسے فصل جمعہ مین ہمنے ذکر کیا ہے اور چاہیے کہ لڑکے ریشمی کپڑے اور زیور پہننے سے اور عورتین نکلتے وقت بناو سنگار سے احتراز کرین سوم یہ کہ ایک راہ سے عیدگاہ کو جاوے اور دوسری راہ سے واپس آوے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے کنز العباد مین لکھا ہے کہ جمعہ او عیدین مین سوار ہو کے جانا مضایقہ نہین ہے مگر پیادہ پا جانا افضل ہے چہارم یہ کہ مستحب ہے عید کیلیے جنگل مین جاوے مگر مکہ معظمہ اور بیت المقدس مین مسجد الحرام مین نماز کا پڑہنا افضل ہے اور اگر مینہ برستا ہو تو مسجد مین نماز پڑہ لینے کا مضایقہ نہین ہے اور اگر بادل آسمان پر ہو تو امام کو جایز ہے کہ کسی شخص کو اجازت دیدے کہ ضعیف اور ناتوانون کو کسی مسجد مین نماز پڑہا دے اور آپ معہ قوی لوگون کے باہر جاوے اور سب تکبیر کہتے نکلین پنجم یہ کہ وقت کی رعایت کیجیے عید کی نماز کا وقت آفتاب نکلنے سے زوال تک ہے اور قربانی کا وقت دسوین تاریخ کو نماز عید کے بعد تیرہوین کے آخر تک ہے اور عید الضحیٰ کی نماز کو جلد پڑہنا مستحب ہے تاکہ بعد نماز کے قربانی ادا کیجاوے اور عید فطر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے کہ نماز سے پیشتر صدقہ فطر تقسیم کرنا پڑتا ہے اور یہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے ششم یہ کہ راہ مین تکبیر گویان عیدگاہ کو جاوے عید الفطر مین تکبیر آہستہ کہے اور

عید اضحی مین پکار کے کہتا جاوے وہ یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور جب امام وہان پہنچے تو بیٹھے نہین اور نہ نفل پڑہے پھر
پکارنے والا بلند آواز سے کہے الصلوۃ عید الفطر یا عید الضحی جیسا موقع
ہو اوسکا نام لیکر موستہ تکبیرات کہے اور امام کھڑا ہو کے مقتدیون کے ساتھ دو رکعت
نماز پڑہے اسطرح سے کہ پہلی تکبیر تحریمہ کہے پھر ثنا پڑہے بعد اوسکے تین تکبیرین یعنے
اللہ اکبر کہے پھر سورۂ فاتحہ پڑہے اور ضم سورہ کرے پھر رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا
اور دوسری رکعت مین پہلے سورۂ فاتحہ پڑہکر ضم سورہ کرے اسکے بعد تین تکبیرین کہے
اور رکوع کیواسطے علحدہ تکبیر کہے اور چھ تکبیر جنکی تفصیل لکھی گئی ہے اونمین ہاتھ
اوٹھاسے اور نماز کے بعد دو خطبہ پڑہے اور اگر کسی عذر کے سبب نماز عید الفطر
کی امام اور قوم سے فوت ہوجاے تو دوسرے ہی دن اوسکو ادا کرین اوسکے بعد
نہین اور عید اضحی کی نماز بارہوین تک بہی جایز ہے نماز عید الضحی کی نماز عید الفطر
کیطرح ہے عید فطر کے روز نماز کے پہلے کہانا اور عید ضحی مین قبل نماز کے کچھ
نہ کہانا مستحب ہے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت سے کہانا چاہیئے
ہشتم یہ کہ بکرا قربانی کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک
سینڈھا ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعن من لم یضح
من امتی اور ایک حدیث مین ارشاد ہے کہ جو شخص ماہ ذیحجہ کا چاند دیکھے اور
اوسکا ارادہ قربانی کرنیکا ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور جایز ہے کہ
قربانی کے گوشت سے کباب سکھا جائین مگر قربانی قبل نماز کے درست نہین ہے

فصل بست ودیکم آداب فطرہ وقربانی کے بیان مین

صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو حر یعنے آزاد ہو کسی کا غلام نہو اور مسلمان
ہو اور وہ شخص مالک ہو نصاب زکوٰۃ کا عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ صدقہ فطر
کی ادائی مین تین چیز کا فائدہ ہے ایک تو اوسکے روزے قبول ہونگے دوسرا جان
کندنی کی ایذا سے نجات ملیگی اور تیسرا عذاب قبر کی وحشت نہوگی جس شخص پر صدقہ
فطر کا واجب ہے وہ اپنی جانب سے ادا کرے اور اپنی نابالغ اولاد کیطرف سے
اگر وہ اولاد مالک نصاب کے نہو اور اپنے غلام و لونڈی کیطرف سے جو خدمت
کیواسطے ہے اگرچہ وہ لونڈی یا غلام مدبر ہو یا ام ولد ہو یا کافر ہو اور اپنی زوجہ
اور اپنی اولاد بالغ اور اپنے غلام مکاتب اور بھاگے ہوئے غلام کیطرف سے صدقہ
فطر واجب نہین ہے اور جو ایک غلام یا کئے غلام کئے آدمیکی شرکت مین ہون تو
اون غلامون کیطرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہوگا اور صدقہ فطر کا واجب
ہوتا ہے عید الفطر کی صبح سے جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کی صبح ہونیکے
پہلے تو اوسکے واسطے فطر کا صدقہ واجب ہے اور صدقہ فطر واجب نہین ہوتا ہے
اوسکے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مرا یا عید الفطر کی صبح ہونیکے بعد مسلمان ہوا یا
پیدا ہوا اگر صدقہ فطر کا پہلے ہی دیدے تو درست ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ
کو چلنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا تو جب چاہے
قضا کرے اسواسطے کہ اوسکے ذمہ سے صدقہ بغیر ادائی کے ساقط نہوگا اور صدقہ
فطر مین غلہ کے عوض اوسکی قیمت دینی بھی جایز ہے اگر کوئی مسافر یا مریض یا حاملہ
عورت یا دودھ پلانیوالی روزہ رمضان کا نرکھے تو ان سبھون کے ذمہ سے
صدقہ فطر کا ساقط نہوگا مقدار صدقہ فطر کی گیہون یا گیہون کا آٹا آدھا صاع ہے

اور خرما یا جو سے ایک صاع صاع ایک پیمانہ ہے کہ آٹھ رطل غلہ مثل مسور یا ماش کے اوسمین سماتا ہے مفتاح الجنۃ مین لکھا ہے کہ وزن ایک صاع کا تین سیر ساڑھے چھٹانک ۵ ماشہ ۲ رتی اور یہ حساب حیدرآبادی سیر کا ہے اور حیدرآبادی سیر اسی تولہ کا ہے اور حالی روپیہ گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے واضح ہو کہ قربانی واجب نہین مگر اوسی پر جس پر صدقہ فطر کا واجب ہے اور صدقہ فطر کے واجب ہونیکا بیان اوپر ہو چکا ہے فرمایا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے من وجد سعۃ فلم یضح فلا یقربن مصلانا یعنے جو شخص کہ مقدور والا ہو اور قربانی نکرے تو ہماری عیدگاہ مین نہ آئے اور قربانی اپنے جانب سے اور اپنی چھوٹی اولاد کیطرف سے کیجائے قربانی کا اول وقت عید الضحیٰ کی نماز کے بعد ہے اور قربانی کا آخر وقت ذیحجہ کی بارھوین تاریخ تک ہے اور قربانی کے آخر دن کسقدر آفتاب غروب ہونیکے قبل اگر کوئی پیدا ہوا تو اوسکے جانب سے قربانی واجب ہوگی اور اگر قربانی کے آخر روز مین مر گیا تو اوسپر قربانی واجب نہوگی اور اگر قربانی ترک کی اور اوسکا زمانہ گذر گیا تو جس شخص نے نذر کی ہو کہ مین قربانی کرونگا اور قربانی کا جانور خرید کیا ہوا اور اوسپر قربانی واجب ہے تو اسصورت مین زندہ جانور صدقہ کرے ایک بکری قربانی کرنی ایک ہی آدمی کیجانب سے درست ہے اور ایک گاے اور ایک اونٹ ایک آدمی کیجانب سے بھی درست ہے اور اگر سات آدمی تک شریک ہوکر ایک گاے یا ایک اونٹ قربانی کرین یہ بھی درست ہے مگر ساتون آدمی برابر ساتوان حصہ قیمت کا دین اور اگر ساتون شریک سے ایک ہی ساتوین حصہ سے کم قیمت دیگا تو کسیکی قربانی درست نہوگی دُنبہ اور مینڈھا بکری کی جنس مین ہے اور بھینس گاے کی جنس مین ہے

اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تول کر تقسیم کر لین اندازہ سے تقسیم نہو جس جانور مین کوئی عیب ہو اوسکی قربانی نکرے اور عیب مانع قربانی کے وہی ہین جو شرط اداے عقیقہ مین مفصل بیان کیگئے قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت سے آپ کھائے اور غنی او فقیر کو کھلاے اور جمع کر رکھے یہ سب درست ہے اور مستحب ہے کہ جانور قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور وقت ذبح کے یہ آیت پڑہے

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم تقبل من فلان ابن فلان او فلان بن فلان کی جگہ پر قربانی کرنیوالا اور اوسکے باپکا نام لیا جاے اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ذبح کرے اور آداب ذبح کے فصل آیندہ مین ہین

فصل بست و دوم آداب ذبح کے بیان مین

واضح ہو کہ ذبح دو طور پر ہے ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور رکن اختیاری ذبح کا یہ ہے کہ مقررہ رگین اللہ کا نام لیکے کاٹی جائین ذبح کرنیکے جانور مین بکرا ہو یا گاے یا بیل یا مانند اوسکے لیکن نحر کرنا مسنون ہے نحر کرنیکا جانور اونٹ ہے اور اضطراری ذبح کا رکن یہ ہے کہ آلہ جارحہ سے بھڑکنے والا جانور زخمی کیا جاے خواہ کسی مقام پر ہو اگر لوگون مین بسنے اور رہنے والا جانور مثل اونٹ یا بیل کے آدمیوں سے بھڑکے تو صحرا مین ہو یا آبادی مین اوسکا بھی وہی حکم ہے لیکن بکرا اگر بھڑکنے لگے پس اگر شہر مین ہو تو ذبح اختیاری ہے اگر صحرا مین ہو تو وہ بھی اضطراری ہے اور قابل نحر ہے اسیطرح جو جانور کنوے مین یا گڑہے مین گر جاے اور نکل نسکے اور اوسکو ذبح یا نحر کرنا بھی نہو سکے تو وہ بھی ذبح اضطراری کے قابل ہوتا ہے پھر جس وقت

ہوسکے تیز ہتیار سے اوسکو زخمی کر ڈالے جب وہ مرجائیگا حلال ہوجائیگا اور
اگر اونٹ کسی شخص پر حملہ کرے اور اوسکو پکڑنیکی قدرت نرکھے تو اوسوقت وہ
شخص ذبح کرنیکے ارادے اللہ تعالی کا نام لیکر تیز ہتیار سے اوسکو مار ڈالے تو وہ
حلال ہے کیونکہ جب اوسکے پکڑنے کی قدرت نہین ہے تو اوسپر وحشی جانور کا حکم
لگایا جائیگا ذبح کی کئے شرطین ایک اونمین سے یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا عاقل
چاہئے مرد ہو یا بچہ اسلم ہو یا مسلمہ پاک ہو یا ناپاک کوڑہی ہو یا حرامی بختینہ ہو
یا ختنہ کیا گیا ہو بالغ ہو یا نابالغ لیکن اصل شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا شخص
جانتا ہو کہ ذبح مین کونسی رگین کاٹی جاتی ہین اور نیز تسمیہ کو اور اسبابکو کہ اللہ تعالی
کا نام لیکے کاٹنے سے جانور حلال ہوتا ہے اور عمداً نام خدا کا نہ لینے سے حرام
ہوتا ہے پھر اگر کسی کو اتنی بہی سمجھ نہو تو ذبح اوسکا روا نہین اگرچہ عاقل و بالغ و مسلمان
ہو دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا اور شکار کھیلنے والا موحد ہو بت پرست اور
مرتد کا ذبیحہ حلال نہین ہے تیسری شرط یہ ہے کہ اللہ کے نامون سے کسی نام کو ذبح
کیوقت لینا ضرور ہے خواہ اوس نام کے ساتھ کوئی صفت لگائی جائے جیسا
اکبر اعظم اور مانند اسکے یا نہ لگاے جائے فقط ذاتی نام ہو یا صفاتی چوتھی شرط یہ ہے
کہ اللہ کا نام ذبح کرنیوالا خود لے اگر ذبح کرنیوالا عمداً چپکا رہے اور دوسرا
کوئی اللہ کا نام لے تو وہ ذبیحہ حرام ہے جیسا ذبح کرنیوالیکا اللہ کا نام ذبیحہ لینا شرط
ہے ویسا ہی اوسکے مددگار کو بھی اللہ کا نام لینا چاہئے پھر اگر دونون سے ایک
بھی عمداً تسمیہ چھوڑ دے تو وہ ذبیحہ مردار ہوجاتا ہے مددگار مذبح کا وہ ہے جو
اپنے ہاتھ کو مذبح کے ہاتھ پر یا اپنے ہاتھ کو اوسکے ہاتھ کے ساتھ چھری پر رکھے

ذبح کرنےمین شریک ہے لیکن وقت ذبح کرنیکے جانور کو جو دبا کے پکڑتا ہے تا کہ وہ
نہ تڑپے اوسکو بسم اللہ کہنا فرض نہین بلکہ افضل ہے پانچوین شرط یہ ہے کہ اللہ
کا نام ذبیحہ پر ذکر کرنے سے مقصود اوسکا ذبیحہ پر اللہ کا نام ذکر کرنا ہے پھر اگر اللہ
کا نام لینے سے ارادہ کوئی اور کام شروع کرنیکا رکھے جیسا الحمد للہ کہا اور اس سے
ارادہ اللہ کا نام ذبیحہ پر لینے کا نہین کیا تو وہ ذبیحہ حلال نہوگا چھٹی شرط یہ ہے کہ
اللہ کا نام لینا مقصود اوسکا فقط تعظیم اللہ کی خلوص کے ساتھ رہے کوئی اور دعا کی
غرض اس کے ساتھ نرہے پس اگر بہ نیت دعا اللہم اغفرلی کہا تو وہ ذبیحہ حلال نہوگا
ساتوین شرط یہ ہے کہ ذبیحہ پر اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام نہلے مذبوح کو پہلو
پر لٹانیکے وقت یا بعد ذبح کرنیکے غیر کا نام لے یا اور کوئی چیز ذکر کرے تو مضایقہ نہین
جیسا حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ذبح
کرنے یا جانور کو لٹانیکے پہلے فرمایا اللھم تقبل ھذہ عن امۃ محمد لیکن مکروہ
ہے تسمیہ کے بعد ہی اسیکا ذکر کرنا اسطرح کہ بسم اللہ اللہ اکبر اللھم تقبل منی
بلکہ مناسب یہ ہے کہ پہلے اللھم تقبل منی کہہ کے پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح
کرے اللہ کا نام اختیاری ذبح مین ذبیحہ پر لینے کا وقت وہی ذبح کا وقت ہے
مگر کچھ ذبح کے پہلے کہا تو مضایقہ نہین مثلاً ذبح کرنیکے لیئے مذبوح کو لٹایا اور تسمیہ
کہا بعد اوسکے آلہ ذبح کو ہاتھ سے رکھدیا اور دوسرے آلہ کو جو وہین دھرا تھا اوسکو
جلد اٹھالیا اور تسمیہ سابق پر ہی ذبح کیا تو حلال ہے اگر اس سے زیادہ تاخیر کی تو
البتہ دوسرے بار بھی تسمیہ کہنا ضرور ہے ایک جانور پر تسمیہ کہکر اوسکو ذبح کیا پھر وہین دوسرے
جانور کو جو پہلے جانور کے متصل ہے اسی تسمیہ سے ذبح کرے تو روا نہین ہے

کیونکہ ہر ذبیحہ پر جدا جدا تسمیہ کہنا چاہیئے ذبح کرتے کرتے ہاتھ کو اوٹھا لینا جایز نہین ہے کامل طور پر ذبح کرے اگر اس مین دیر کیجائے تو ذبیحہ حلال نہوگا ذبح کرنے کے وقت تسمیہ اسطرح کہنا چاہیئے کہ سنی جاے اگر ایسا آہستہ کہا کہ آپ بھی نہ سُنا تو اوس تسمیہ کا اعتبار نہین ہے تسمیہ مین مستحب یہ ہے کہ بسم اللہ اکبر کہے اور تسمیہ کہنے کا وقت اضطراری ذبح مین تیر چلانے اور شکاری باز اور کتا چھوڑنیکا وقت ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیکے وقت ذبیحہ مین یقینی حیات رہے تھوڑی ہو یا بہت کیونکہ مقصود ذبح سے پلید لہو کا بہا دینا ہے جانور بعد ذبح کرنیکے پکار ا یا دوڑا یا کھڑا رہا یا پلٹ گیا تو بھی حلال ہے اگر ذبح کیا ایسے جانور کو کہ جسکی موت اور حیات کا یقین نہین ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر بعد ذبح کے اوس سے لہو نکلا یا اوسکو حرکت ہوئی تو اوسکا کھانا جایز ہے اگر لہو نہ نکلے اور حرکت نکرے تو نہ کھایا جاے گاے یا بکری کو ذبح کیا اور اوسکے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا لیکن اتنا وقت زندہ نرہا کہ اوسکو ذبح کرسکین اور مرگیا تو اوسکا کھانا صاحبین کے پاس حلال ہے کیونکہ اونکے پاس حاملہ مذبوح کا ذبح ہونا اوسکے بچہ کے ذبح کیلئے کافی ہے گاے یا بکری جننے کے قریب پہونچے تو اوسکو ذبح کرنا مکروہ ہے اگر اونٹنی کو نحر کیا یا گاے ذبح کیا اور اوسکے پیٹ مین مرا ہوا بچہ پایا گیا تو اوسکا کھانا روا نہین مطلقاً اگر کسی جانور کو ذبح کیا جاے اور وہ کسی بلند مقام سے ذبح کے بعد تڑپکے نیچے گرے اور مرجاے تو اوسکا کھانا روا ہے اور بڑی مچھلی کو اوسکی لہو نکلنے کیلئے ذبح کرنا مستحب ہے ضرور ہے کہ ذبح کرنیکا آلہ خوب تیز ہو جس سے بخوبی رگین کٹ جائین ورنہ وہ حلال نہوگا اگر بلی کسی مرغ کے سر کو جدا کر ڈالے یا اُن رگون کو جو ذبح مین کاٹی جاتی ہین چاپ ڈالے تو وہ مرغ ذبح کرنے سے حلال نہوگا

اگرچہ اوس مرغ مین جان باقی رہے دوسری قسم اضطراری ذبح کی یہ ہے کہ تسمیہ کہکر کسی متوحش جانور کے جسم کو کسی خارج چیز سے زخمی کیا جاوے وہ وحشت پیدایشی ہو یا بالفعل آدمیون سے متوحش بنگیا ہو یا اوسپر کسی شکاری جانور کو مثل کتا یا باز یا بحری یا جو تعلیم یافتہ جانور ہو تسمیہ کہکر چھوڑ دیا جاے اگر وحشی جانور تیر وغیرہ کے زخم سے یا تعلیم یافتہ شکاری جانور کے زخمی کرنے سے مر بہی جاوے تو حلال ہے **فائدہ** شکاری پرندہ وہ ہے جو صیاد کے طلب پر آجاوے اور تعلیم یافتہ درندہ وہ ہے جو شکار سے کچھہ نہ کھاوے بلکہ امانت اپنے صاحب کیواسطے رکھے اسیطرح تین بار آزمایش کیجاوے اگر وہ اسمین پورا ہو تو اوسکا شکار کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے ورنہ وہ حلال نہوگا اب طریقے اور آداب ذبح کے بیان کئے جاتے ہین واضح ہو کہ ذبح کے مقام مین اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ ذبح کرنیکی جاے مجمع اللحیین ہے یعنے ٹہوڈی کے نیچے اور آخر اوسکا منحر یعنے دگدگی ہے امام محمد رحمۃ اللہ نے جامع صغیر مین کہا ہے لاباس بالذبح فی الحلق کلہ اسفل الحلق او اوسطہ او اعلاہ یعنے مضایقہ نہین ذبح کرنا پورے حلق مین جہان چاہے انتہا مین حلق کے ہو یا ابتدا مین اوسکے یا وسط مین اوسکے اور ابتدا حلق کی گہانٹی کے کچھہ اوپر سے ہے اور اسیطرح غایۃ البیان مین بھی لکھا ہے لیکن بعضون کے پاس گہانٹی کے اوپر ذبح کرنے سے ذبیحہ حلال نہوگا چنانچہ صاحب غیاثیہ فرماتے ہین فلم یجیئ فوق العقدہ یعنے جائز نہین ذبح کرنا گہانٹی کے اوپر کامل ذبح وہ ہے کہ جسمین چار رگین لوہے والی تیز چیز سے پوری کٹین ایک اونمین حلقوم ہے جو سانس آنے جانیکی جگہہ ہے دوسری مری ہے دانا چارا جانیکی جگہہ تیسری چوتہی دونون شاہ رگین ہین جنمین لہو

کی آمد و رفت ہے وہ گردن کے دونون طرف ہین اور حلقوم و مری اوسکے
بیچ مین ہین قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہما مین اسیطرح مذکور ہے اگر ذبح مین کوئی
تین رگین کٹ جائین تو کافی ہے لیکن ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس مقدمہ مین دو
روایت آئی ہین ایک تو امام صاحب کے قول کے مطابق ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے
دوسری یہ کہ ضرور ہے حلقوم اور مری اور شاہ رگ کا کٹنا قاضیخان نے کہا
ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ذبیحہ حلال ہونیکے لئے شرط ہے کہ ان چارون
رگون مین ہر ہر رگ سے اکثر کٹ جائین کسی تیز چیز سے جو رگون کے کاٹنے اور
خون بہانیکے لئے کافی ہو ذبح کیا جاے مستحب ہے کہ ذبح کرنیوالیکا منہہ قبلہ کیطرف
رہے جس جانور کو ذبح کیا جاے اوسکے منہہ کو قبلہ کیطرف رکھنا سنت موکدہ ہے
اور بغیر عذر کے اس سنت کو چھوڑ دینا مکروہ ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین کہا ہے
اذا ذبح بغیر توجہۃ القبلۃ حلت لیکن یکرہ یعنے اگر ذبح کرے بغیر
قبلہ کیطرف منہہ کرنیکے تو حلال ہے لیکن مکروہ ہے اور جانور کا پاؤن پکڑکر کھینچتے ہوے ذبح کرنیکے
مقام تک لیجانا یا ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے ذبح
کرنے مین سر کو جدا کر ڈالنا بھی مکروہ ہے اور اوس سر کے کھانے مین اختلاف ہے
بعضون کے پاس اوس سر کو کھانا مکروہ ہے اور بعضون کے پاس جائز ہے اور جانور
کو لٹا کر اوسکی آنکھون کے سامنے چاقو تیز کرنا یا ایک جانور کے سامنے دوسرے
جانور کو اوسی جگہہ ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ مستحب ہے کہ اوسکو لٹانیکے پہلے ہی چاقو
تیز کرلیا جاے اور دوسرے جانور کو اوس جا سے ہٹا کے ذبح کرے اور مکروہ ہے کہ
ایک جانور کو ذبح کرکے اوسی خون آلودہ چھری سے دوسرے جانور کو ذبح کیا جاے

متعدد جانورن کے ذبح کیلئے چاہئے کہ چھری یکدفعہ صاف کرلیجائے اور مکروہ ہے کہ ذبح کے بعد اوسکے ٹھنڈا ہونیکے پہلے ہی گوشت کا ٹکڑا اوس سے کاٹ لیا جاوے یا چمڑا چھیلا جاوے یا سر کو جدا کردیا جاوے اور مکروہ ہے ذبح کو نخاع تک پہونچانا اور نخاع اوس سفید رشتہ کا نام ہے جو گردن کی ہڈی مین رہا کرتا ہے اور اندہیرے مین جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ دنکو ذبح کرنا مستحب ہے اونٹ کے ذبح مین سنت یہ ہے کہ اوسکا بایان ہاتھ باندہے اور اوسکو کہڑے کئے ہوئے اوسکی ڈگدگی مین بہالے یا برچھی سے ایسا مارے کہ رگین وہانکی کٹین اور لہو بہے پھر ذبح کرنا اوسکا مکروہ ہے اور گاے اور بکری مین سنت یہ ہے کہ اوسکو بائین پہلو پر لٹا کے ایک پاؤن اوسکا کھلا رکھکر ذبح کرے پھر اوسکو نحر کرنا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ دہنے ہاتھ سے ذبح کرے اور ذبح کرنے مین اور چھری حلق پر چلانے مین جلدی کرے

فصل بست و سوم آداب روزہ کے بیان مین

اسلام کے ارکان سے تیسرا رکن روزہ رمضان مبارک ہے اور وہ فرض قطعی ہے جو اوسکو فرض نہ جانے وہ کافر ہے بخاری و مسلم مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس سے سات سو تک دیتا ہون مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اوسکی جزا خود مین دیتا ہون اور فرمایا یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب یعنے جو لوگ خواہش سے صبر کرتے ہین اونکی مزدوری حساب مین نہین آتی بلکہ حد سے زیادہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منھ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کا سونا

عبادت ہے اور سانس لینی تسبیح ہے اور دعا مقرون اجابت ہے اور فرمایا
جب رمضان کا مہینا آتا ہے بہشت کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں اور دوزخ
کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیاطین قید ہوتے ہیں اور منادی ہوتی
ہے کہ اے طالب خیر جلد آکہ یہ تیرا وقت ہے اور اے طالب شر ٹھہر جا کہ تیری
جگہہ نہیں ہے اور روزہ کی بڑی بزرگی یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے طرف
اوسکی نسبت فرمائی ہے اور ارشاد کیا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے
روزہ میرے واسطے ہے اور میں ہی اوسکی جزا دونگا اگرچہ سب عبادتیں اوسی معبود
برحق کیواسطے ہیں لیکن یہ تخصیص ایسی ہے جیسے کعبہ شریف کو اپنا گھر فرمایا ہے
حالانکہ تمام عالم اوسیکا ہے تو روزہ کیواسطے دو خاصیتیں ہیں کہ اونکے سبب سے
جناب صمدیت کیطرف یہ منسوب ہوسکنے لایق ہوا ایک تو یہ کہ اوسکی حقیقت ترک
شہوت ہے اور یہ امر باطنی ہے لوگونکی آنکھوں سے پوشیدہ ہے ریا کو اسمیں کچھ
دخل نہیں دوسری یہ کہ ابلیس حقتعالی کا دشمن ہے اور شہوات ابلیس کا لشکر ہے
اور روزہ اوسکے لشکر کو شکست دیتا ہے یعنی خواہشیں سب عادتوں سے مانع ہیں
اور سیری خواہش کی مدد ہے اور بہوک خواہشونکو مارتی ہے کھانا پینا جماع کا
ترک کرنا فجر سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھہ اسکو روزہ کہتے ہیں اور ہر
مسلم عاقل و بالغ پر اوسکا ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہو تو اوسکی
قضا فرض ہے اور روزہ نذر کا اور کفارہ کا واجب ہے اور اوسکے سوا باقی
سب نفل ہیں یہی شرح وقایہ میں لکھا ہے اگر کسی نے رمضان کے روزہ میں قصداً
جماع کیا یا کھایا یا پیا روزہ اوسکا فاسد ہوا اوسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا

اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے اور اگر
کلی کرتے مین بدون قصد کے حلق مین پانی اتر گیا یا مجبوراً افطار کیا یا حقنہ کیا گیا یا کان
یا ناک مین دوا ڈالیگئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالیگئی اور وہ دوا اوسکی دماغ
یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا یا غذا کے قسم سے نہین نگل گیا یا قصداً
منھ بھر کے قی کی یا رات جانکر کھانا سحر کا کھایا اور بعد معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج
ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھولکر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ
روزہ میرا فاسد ہوا بعد اوسکے پھر قصداً کھایا یا سوتے آدمی کے حلق مین کسی نے پانی
ڈالا ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا کفارہ نہین ہے اور اگر روزہ بھول گیا
اور اوس حال مین کھانا کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہوگا اور نہ قضا واجب
ہوگی اور احتلام کا ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور پچھنی لگانا اور
بغیر قصد کے قی کرنا اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی قی کرنا اور کان مین پانی ڈالنا
یہ چیزین بھی روزہ فاسد نہین کرتے ہین اگر کچھ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتھ سے
نکالکر کھایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا مگر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے
نکالکر کھایا پس اگر وہ چنے کے برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت
کم ہے تو روزہ نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منھ
مین رکھکر چبایا تو فاسد نہوگا جس مریض کو روزہ رکھنے مین مرض بڑہنے کا خوف
ہو اوسکو افطار کرنا جائز ہے اور اگر مسافر کو روزہ سے تکلیف نہو تو اوسکو بہتر ہے
کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو مضر ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر
ہے اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچا ہے تو اوس حال مین افطار کرنا واجب ہے

اگر اوس حال مین روزہ رہیگا تو گنہگار ہوگا روزہ دار کیواسطے کسی چیز کا مزا چکھنا اور
چبانا مکروہ ہے مگر لڑکے کیواسطے جسوقت کہ ضرورت پڑے یعنی کوئی چیز اس
طرح کی نملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کہلا سکے تو مضایقہ نہین ہے اور مکروہ
ہے روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا بغیر ضرورت
اور غسل کرنا اور ترکپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کیواسطے مکروہ تنزیہی امام اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کے نزدیک ہے اسواسطیکہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتے ہین
اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکروہ تحریمی ہے علما استبا پر متفق ہین کہ روزہ مین
جہوٹھ کہنے یا کسیکی غیبت کرنے یا کسیکو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا مگر
سخت مکروہ ہے اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ اوسکا فاسد ہوجاتا ہے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے ترک نکیا جہوٹھ کہنا اور گناہ کا کام
پس حقتعالی محتاج اوسکے روزہ کا نہین ہے یعنی روزہ اوسکا مقبول نہوگا جاننا چاہئے
کہ روزہ کے تین درجہ ہین ایک عوام کا روزہ دوسرا خاص الخواص کا روزہ تیسرا خواص
کا روزہ عوام کا روزہ یہ ہے کہانے پینے جماع کرنے سے باز رہے روزہ کا یہ ادنی
درجہ ہے اور خاص الخواص کا روزہ اعلی ترین درجہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے
دل کو ماسوی اللہ کے خطرہ سے بچا اور اپنے آپکو بالکل خدا کے سپرد کردے
اور جو چیز اللہ کے سوا ہے اوس سے ظاہرا و باطنا روزہ رکھے جب کلام الہی اور اوسکے
متعلقات کے سوا دوسری باتکا خیال کریگا تو وہ روزہ سے علیحدہ ہوجائیگا اور
غرض دنیوی کا خیال کرنا اس مقام مین روزہ کو باطل کردیتا ہے یہ مرتبہ انبیا اور صدیقون کا
ہے ہر ایک اس مرتبہ کو نہین پہونچ سکتا اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ آدمی فقط کہانا پینا

جماع کے علاوہ اپنے تمام جوارح کو حرکات ناشائستہ سے بچاسے اور یہ روزہ
چھہ چیزون سے پورا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ آنکھ کو ایسی چیزون سے بچاسے جو خدا تعالیٰ کی
طرف سے دل کو پھیرتے ہین خصوص ایسی چیز کیطرف نظر نکرے جس سے شہوت پیدا
ہوتی ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نظر چشم
ابلیس کے تیرون سے زہر کا بجھا ہوا ایک تیر ہے جو خوف خدا کے اوس سے بچیگا
اوسکو ایمان کا ایسا خلعت عطا فرمائینگے کہ اوسکی حلاوت اپنے دلمین پائیگا حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے ارشاد فرمایا ہے
کہ پانچ چیزین روزہ کو توڑ ڈالتے ہین جھوٹھ غیبت سخن چینی جھوٹی قسم کھانی شہوت
سے کسی طرف نظر کرنی دوسری چیز جس سے روزہ پورا ہوتا ہے یہ ہے کہ بیہودہ گوئی
اور بیفائدہ بات سے زبان کو بچاسے ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن شریف مین مشغول ہو یا
خاموش رہے بحث کرنا اور جھگڑنا بیہودہ گوئی مین داخل ہے لیکن غیبت اور جھوٹھ
بعض علما کی تحقیق مین عوام کے روزہ کو بھی باطل کرتی ہے حدیث شریف مین آیا
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو عورتون نے روزہ رکھا اور
پیاس کے مارے ہلاکت کے قریب ہوگئین آنحضرت سے روزہ توڑنیکی اجازت
چاہین اپنے ایک کاسہ اونکے پاس بھیجا کہ اوسمین قی کرین ہر ایک کے حلق سے خون
کے ٹکڑے نکلے لوگ اس امر سے متحیر ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان
دونون عورتون نے اون چیزون سے جو خدا نے حلال کی ہین روزہ رکھا اور جو حق تعالیٰ
نے حرام کیا ہے اوس سے توڑ ڈالا یعنے کسیکی غیبت کی ہے اور یہ خون آدمیون کا
گوشت ہے جو انہون نے کھایا تیسری یہ کہ کان کو بری بات سننے سے بچاسے اسواسطے کہ

جو بات کہنی نہ چاہئے اوسکا سننا بھی نہ چاہئے غیبت اور جھوٹھہ سننے والا کہنے والے کیساتھہ گناہ مین شریک ہے چوتھی یہ کہ ہاتھہ پاؤن وغیرہ اعضا کو ناشایستہ حرکتون سے بچاسے جو روزہ دار ایسا بدکام کرتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بیمار میوہ سے تو پرہیز کرے اور زہر کھائے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بہت روزہ دار ایسے ہین جنہین بھوک پیاس کے سوا روزہ سے اور کچھہ نصیب نہین ہوتا پانچوین یہ کہ افطار کیوقت حرام اور شبہ کی چیز نہ کھائے اور حلال خالص بھی شکم سیر نہ کھائے اسواسطے کہ رات کو دن کا حصہ بھی جب کھا لیگا تو کیا فایدہ ہوگا اسواسطے کہ خواہشون کا توڑنا روزہ سے مقصود ہے اور دو بار کا کھانا ایکبار کھالین خواہش کو اور زیادہ کرتا ہے خصوصاً جب طرح طرح کا کھانا ہوا اور جبتک معدہ خالی پڑیگا دل صاف ہوگا بلکہ سنت یہ ہے کہ دنکو بہت نہ سوئے جاگتا رہے کہ بھوک اور پیاس اور ضعف کا اثر پیدا ہو جب رات کو تھوڑا کھانا کھا کے جلد نہ سو جائیگا تہجد کی نماز نہ پڑھ سکیگا اسیواسطے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی کے نزدیک کوئی بھرا ہوا ظرف معدہ سے زیادہ بدتر نہین ہے چھٹی یہ کہ افطار کے بعد اوسکا دل قبولیت روزہ کی امید وبیم مین رہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ عید کے دن ایک قوم کیطرف گذرے وہ لوگ ہنستے کھیلتے تھے انہون نے کہا کہ حق سبحانہ تعالی نے ماہ رمضان کو گویا ایک میدان بنایا ہے تاکہ اوسکے بندے طاعت اور عبادت مین پیش قدمی اور زیادتی ڈھونڈین اگر ایک گروہ سبقت لیگیا اور ایک گروہ پیچھے رہگیا اون لوگون سے تعجب ہے جو ہنستے ہین اور اپنی حقیقت حال نہین جانتے قسم خدا کی اور اوسکی خدائی کی کہ اگر پردہ اوٹھہ جاے اور حال کھلجاے تو جسکی

عبادت مقبول ہے وہ خوشی مین اورجسکی عبادت مردود ہے وہ رنج مین مشغول
ہونگے پس معلوم ہوکہ جوکوئی روزہ مین فقط نہ کھانے پینے پر اختصار کرے اوس کا
روزہ ایک جسد بے روح ہے اور روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے
اپکو فرشتونکی طرح بنائے فرشتون کو ہرگز خواہش نہین ہے اور چارپایونکو خواہش
غالب ہے جس آدمی پرخواہش غالب ہو وہ بھی چارپایون کیطرح ہے جب خواہش
اوسکی مغلوب ہوگئی تو اوسنے فرشتون کے ساتھہ مشابہت پیدا کی اور جبکہ ملایک
حقتعالی کے نزدیک ہین تو وہ آدمی بھی حقتعالی کا مقرب ہوجائیگا اور اگر ایسا نکریگا
اور پیٹ بھر کے کھائیگا تو اوسکی خواہش اور قوی تر ہوجائیگی اور روزہ کی روح
حاصل نہوگی واللہ اعلم

فصل بست وچہارم آداب زکوۃ کے بیان مین

خداتعالی نے زکوۃ کو ایک رکن اسلام مقرر کیا ہے اور نماز کے بعد اسی کا ذکر
فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ یعنے قایم کرو نماز اور
دیا کرو زکوۃ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا ہے کہ پانچ اصلون پر اسلام
کی بنا ہے کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز اور زکوۃ اور روزہ اور
حج اور اللہ تعالے کی زکوۃ نہ دینے والون کے باب مین نہایت سخت وعید ہے
جیسا کہ ارشاد ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا
فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یعنے جولوگ خزانہ بناتے ہین سونا اور چاندی
کا اور خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین اونکو خوشخبری سناؤ عذاب دردناک کی اور
ارشاد ہے یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم

وظہورہم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنی
جس روز وہ خزانے دوزخ کی آگ مین گرم کئے جائینگے پس ان جلتے ہوے دینار
اور درہم سے داغ دیجائینگے اونکی پیشانی اور بازو اور پشت پر کہ وہی خزانہ تمھارا ہے
جو اپنے واسطے رکھے تھے پس مزہ چکھو اوس مال کا حدیث شریف مین ہے کہ جو لوگ سونا
چاندی اپنی ملک مین رکھین اور زکوٰۃ نہ دین انسے ہر ایک کے سینہ پر ایسا داغ دینگے کہ
پیٹھ کے پار نکل جاوے اور پیٹھ پر داغ دینگے کہ سینہ کے پار ہو جاوے اور جو شخص چارپایہ ملک مین رکھے اور
زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اون چارپایون کو اوسپر مسلط کرینگے کہ سینگ سے
اپنے مالکونکو مارین اور پانون سے روندین جب سب آگے پیچھے ایکبار اوسپر سے
گذرجائینگے تو آگے والے پھر اوسے روندنا شروع کرینگے پھر سب اوسپر سے گذرینگے
اسیطرح جبتک سبھون کا حساب ہوگا چارپای پھر پھر کر اوسے پامال کیا کرینگے
پس مالدارون پر زکوٰۃ کا علم اور اوسکا دینا فرض ہے فقہ کے کتابون سے
مسائل اوسکے معلوم کرین اس رسالہ مین صرف اسرار و آداب زکوٰۃ کے بیان کیجاتے ہے
مین جاننا چاہئیے کہ جسطرح نماز کی ایک صورت ہے اور ایک روح ہے اسیطرح
زکوٰۃ کی بھی صورت اور روح ہے جو کوئی زکوٰۃ کی روحکو نہ پہچانیگا اوسکی زکوٰۃ
بے روح ہے زکوٰۃ مین تین راز مین پہلا راز یہ ہے کہ بندون کو خدا کی محبت کا
حکم ہے اور کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو خدا کے ساتھ محبت کا دعوی نکرتا ہو کہ
مین خدا کو سب چیزون سے زیادہ دوست رکھتا ہون تو علامت اور دلیل کی
حاجت پڑی تا کہ ہر شخص دعوی بے اصل سے مغرور نہو اور مال بھی آدمی کا ایک
محبوب ہے تو آدمی کو حقتعالی نے مال سے آزمایا اور فرمایا کہ اگر تو میری دوستی مین سچا ہے

تو اپنے اس محبوب کو مجھپر فدا کردے کہ اپنا درجہ میری دوستی مین تو سمجھا نے تو جن لوگون نے اس راز کو سمجھا اونکے تین درجہ ہوگئے پہلے درجہ مین صدیق لوگ تھے کہ جو کچھ اپنے پاس رکھتے تھے سب بالکل اوسپر تصدق کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ دوسو درہم سے پانچ درہم اوسکی راہ مین دینا بخیلون کا کام ہے ہمپر واجب ہے کہ خدا کی محبت مین سب دیدین جسطرح امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنا سب مال لیکے آئے آپنے استفسار فرمایا کہ یا صدیق اپنے جورو اور لڑکون کیواسطے کیا چھوڑا آپنے عرض کیا کہ فقط خدا اور رسول کو چھوڑا ہے دوسرے درجہ مین وہ نیک مرد ہین جنہون نے اپنا مال یکبارگی خرچ نکیا لیکن اوسکو محفوظ رکھا اور فقیرونکی حاجتون کے اور خیرات کے صورتون کے منتظر رہے اور اپنے آپکو فقیرون کے برابر رکھا اور فقط زکوۃ پر اکتفا نکیا جو محتاج اونکے پاس آیا اوسے اپنے عیال و اطفال کے برابر رکھا اور سلوک کیا تیسرے درجہ مین وہ لوگ ہین جو اس سے زیادہ طاقت نہین رکھتے تھے کہ بجملہ دوسو درہم کے پانچ درہم سے زیادہ دین انہون نے فقط فرض پر اکتفا کیا اور حکم خدا بخوشی قبول کیا اور جلدی بجا لایا اور زکوۃ دیکر فقیرون پر احسان نہ جتایا اور یہ آخر کا درجہ ہے اسواسطے کہ دوسو درہم مین جو حقتعالی نے عنایت فرمائی پانچ درہم دینے کو بھی جسکا دل نہ چاہے وہ خدا کی محبت سے بالکل بے نصیب ہے اور جو شخص پانچ درہم سے زیادہ نہین دے سکتا اوسکی محبت نہایت ضعیف ہے اور وہ سب مین بخیل اور ضعیف ہے دوسرا راز بخل کی نجاست سے دل کو پاک کرنا ہے کہ بخل دلمین نجاست کیطرح ہے جسطرح نجاست ظاہری جسم کو ناقابل نماز بناتی ہے نجاست بخل دلکو جناب احدیت کے

قربت کے لایق نہین رکھتے اور بغیر مال کے خرچ کے دل بخل کی نجاست سے پاک نہین ہوتا اسی سبب سے زکوۃ بخل کی ناپاکی کو دل سے دور کرتی ہے اور زکوۃ اوس پانی کے مثل ہے جس سے نجاست دہوئی جاتی ہے اسی وجہ سے زکوۃ اور صدقہ کا مال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے اہلبیت پر حرام ہے تیسرا راز شکر نعمت ہے اسواسطے کہ مال دنیا اور آخرت مین مسلمان کیواسطے سبب رحمت ہے توجسطرح نماز روزہ حج نعمت جسم کا شکر ہے اوسیطرح زکوۃ نعمت مال کا شکر ہے جبکہ آدمی خود مال کے بدولت بے پروا ہوا اور دوسرے مسلمان بہائی کو جو اوسکی طرح ہے درماندہ اور عاجز پائے اپنے دل مین کہے کہ یہہ بہی تو میری طرح خدا کا بندہ ہے خدا کا شکر ہے کہ مجھے اوس سے بے پروا کیا اور اوسے میرا حاجتمند بنایا تو مین اوسکے ساتھ مہربانی اور مدارات کرون مبادا یہی آزمایش ہوا اور اگر مدارات مین تقصیر کرون تو ایسا نہو کہ خدا مجھکو اوسکی طرح اور اوسکو میری طرح کردے ہر ایک کو چاہئے کہ زکوۃ کے یہ اسرار جانے تاکہ اوسکی عبادت صورت بے معنی نرہے جو کوی چاہے کہ میری عبادت زندہ رہے اور ثواب دونا ملے اوسے چاہئے کہ ستّ آداب اپنے اوپر لازم کرلے پہلا ادب یہ ہے کہ زکوۃ دینے مین جلدی کرے اس سے تین فایدے ہونگے ایک یہ کہ عبادت کے شوق کا اثر اوسپر ظاہر ہوگا اسواسطے کہ واجب ہونیکے بعد دینا لازمی ہے اگر نہ دیگا تو عذاب مین پڑیگا اوسوقت دینا خوف عذاب سے ہے نہ دوستی اور محبت سے اور وہ بندہ برا ہے جو محض ڈر سے بلا خلوص محبت کام کرے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جلدی زکوۃ دینے سے فقیرون کا دل خوش ہوگا خلوص دل سے وہ دعای خیر کرینگے کہ اونہین ناگاہ خوشی حاصل ہوگی فقیرونکی دعا اوسکے حق مین

سب آفتوں سے محافظ ہوگی تیسرا فائدہ یہ ہے کہ زمانہ کے آفتوں سے بیفکر
ہو جائیگا اسواسطے کہ تاخیر کرنے میں شاید کوئی امر مانع ہو جاوے اور وہ اس خیر سے محروم
رہے جب آدمی کے دل میں امر خیر کی رغبت پیدا ہو تو اوسے غنیمت جانے کہ
یہ اوسپر خدا کی نظر رحمت ہے اور ہمیشہ خوف ہے کہ کہیں شیطان اوسکو اوس سے باز
نرکھے ایک بزرگ کو پاخانہ میں خیال آیا کہ پیراہن فقیر کو دوں فوراً مرید کو بلایا اور
پیراہن اوتار دیا مرید نے کہا یا شیخ باہر نکلنے تک کیوں نہ صبر کیا اوس بزرگ نے فرمایا
کہ مجھے خوف ہوا کہ پاخانہ سے باہر آئے مبادا میرے دل میں اور کچھ خیال نہ آجاوے اور اس
امر خیر سے مجھکو باز رکھے دوسرا ادب یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ دینا ہو تو محرم کے مہینے
میں دے کہ بزرگ مہینا ہے اور شروع سال ہے یا رمضان مبارک میں دے کہ دینے کا
وقت جس قدر بزرگ ہوگا اسی قدر ثواب بہی زیادہ ملیگا تیسرا ادب یہ ہے
کہ زکوٰۃ چھپا کر دے بظاہر نہ دے تاکہ ریا سے دور اخلاص سے نزدیک ہے بخل اور
ریا مہلک ہیں بخل گویا بچہو ہے اور ریا سانپ کے مانند ہے جو بچہو سے بہت
قوی ہے جب کوئی شخص بچہو سانپ کو کھلا دیگا سانپ کی قوت اور بڑہیگی
تو گویا ایک مہلک سے چھوٹا اور دوسرے مہلک سخت کے ساتھ مبتلا ہو گیا چوتھا
ادب یہ ہے کہ اگر ریا کا بالکل اندیشہ نہوا اور یہ سمجھے کہ اگر میں زکوٰۃ بظاہر دونگا تو اور لوگونکو
بہی رغبت پیدا ہوگی تو ایسے شخص کو بظاہر دینا بہتر ہے اور ایسا آدمی وہ ہے جسکے
نزدیک تعریف اور مذمت یکساں ہو اور سب کاموں میں خدا پر پورا اطمینان ہو
پانچواں ادب یہ ہے کہ احسان جتا کر اور لوگوں کو ستا کر صدقہ ضایع نکرے حقسبحانہ تعالے

نے فرمایا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی یعنے نہ ضایع کرو تم اپنے صدقونکو

احسان جتانے اور دل دکھانے سے دل دکھانیکے معنی فقیر کو آزردہ کرنا ہے
اسطرح کہ اوسپر ترش ہو یا ناک بھون چڑہاوے یا اوسکو کلمات سخت کہے یا محتاج
جانکر یا سوال کرنے سے اوسکو ذلیل و خوار سمجہنا اور حقارت کی نظر سے دیکھنا یہ
باتین دو قسم کی جہالت اور حماقت سے ہوتی ہین ایک تو یہ کہ مال ہاتھ سے دینا ناگوار
ہے اس سبب سے تنگدل ہوکر سخت کلامی کرتا ہے جسکو ایک درہم دیکر ہزار درہم
لینا ناگوار ہو وہ جاہل اور نادان ہے اسواسطے اگر وہ زکوۃ دیگا تو جنت اور
خدا کی رضامندی حاصل کریگا اور خود دوزخ سے بچیگا اگر ان باتون کا یقین ہے
تو زکوۃ دینی اوسے کبھی ناگوار نہوگی دوسری حماقت یہ ہے کہ تونگری کیوجہ سے
آدمی اپنے اپکو فقیر سے اشرف سمجھے اور یہ نہین جانتا کہ جو اوسے پانسو برس پہلے
جنت مین جائیگا وہ اوسے بہت اشرف ہے اور خدا کے نزدیک فخر اور بزرگی
فقیری کو ہے تونگری کو نہین اور فقیر کے اشرف ہونے پر دنیا مین یہ دلیل اور علامت
ہے کہ امیر کو خدا نے دنیا اور مال کے اشغال مین اور اوسکے رنج و ملال مین مصروف
کیا ہے اور امیر پر واجب کر دیا ہے کہ بقدر ضرورت فقیر کو دے تو حقیقت مین
حقتعالی نے دنیا مین امیر کو فقیر کا جمال بنایا ہے اور آخرت مین پانسو برس جنت کا
انتظار امیر کیواسطے خاص کر دیا ہے چھٹا ادب یہ ہے کہ احسان نرکھے کیونکہ وہ
جہل ہے احسان رکھنا یہ ہے کہ سمجھے مین نے فقیر کے ساتھ نیکی کی اپنے ملک سے
اوسے دولت دی کہ فقیر سرا زیردست رہے جب یہ سمجہا تو یہ امر اسبات کی علامت
ہے کہ یہ امیدوار ہے کہ فقیر میری خدمت زیادہ کرے اور میرے کامون مین مستعد
رہے اور پہلے مجھے سلام کرے غرضکہ امید رکھتا ہے کہ میری عزت زیادہ کرے

اور اگر وہ فقیر اوسکے حق مین کچھ قصور کرے تو پہلے سے زیادہ تعجب کرتا ہے اور
غالبًا یہ بہی کہے کہ مین نے اوسکے ساتھہ نیکی کی ہے یہ جہل اور نادانی ہے بلکہ
حقیقت یہ ہے کہ فقیر نے اوسکے ساتھہ دوستی اور نیکی کی کہ اوس سے صدقہ
قبول کیا اور اوسے آتش دوزخ سے رہائی دی اور اوسکے دل کو بخل کی نجاست سے
پاک کیا اگر حجام اوس امیر کو مفت پچھنے لگاتا تو اوسکا احسان مانتا کہ جو خون میری
ہلاکت کا باعث تھا اوسنے اوسے نکالڈالا اسطرح اوس کے دل مین بخل اور
اوسکا مال بہی اوسکی ہلاکت کا باعث تھا فقیر کی وجہ سے وہ مال متبرکہ ہوا اور
بڑی مصیبت سے نجات بہی ملی پس امیر کو اسی وجہ سے فقیر کا احسان مند ہونا چاہیے
دوسری یہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ پہلے خدا کے دست
رحمت مین جاتا ہے پہر فقیر کے ہاتھہ مین آتا ہے تو صدقہ جب حقتعالی کو دیا اور فقیر
نے نیابتًا لیا تو دینے والے کو چاہیئے کہ فقیر کا احسان مند ہو نہ کہ اوسپر احسان جتاے
آدمی جب اسرار زکوۃ سے واقف ہوگا تو سمجھیگا کہ احسان رکھنا نادانی ہے اگلے
کے حضرات فقیر کے سامنے عاجزی اور فروتنی کے ساتھہ کہڑے ہوے ہین اور اسپیش
کرکے عرض کئے ہین کہ یہ قبول فرماے اور بندہ کے طرح فقیر کے سامنے
ہاتھہ بڑہایا ہے تاکہ فقیر کا ہاتھہ ہمارے ہاتھہ کے نیچے نہو تیسرا ادب یہ ہے کہ
اپنے مال مین جو بہت اچہا اور بہتر ہو وہ فقیر کو دے اسواسطے کہ خدا پاک ہی اور
پاک ہی چیز قبول فرمایا ہے جیسا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین
امنوا انفقوا من الطیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا
الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ یعنے ای ایمان والو

خرچ کرو پاک چیز اپنی کمائی سے اور جو ہمنے نکالا تمکو زمین سے اور خرچ کی نیت
رکہو پلید چیز پر اور تم آپ وہ نہ لوگے مگر جو آنکہین بند کر لو مطلب یہ کہ جو چیز لوگ تمہین
دین اور تم اوسے کراہت سے لو تو اوسکو راہ خدا مین کیون خرچ کرتے ہو
اور جس شخص نے اپنے گھر کی چیزون سے بدتر چیز مہمان کے سامنے رکھے تو
اوسنے مہمان کی حقارت کی تو کیونکر درست ہوگا کہ بدتر چیز خدا کی راہ مین اور اچھی
چیز اوسکے بندون کیواسطے رکھی جاے اور بری چیز دینا اسبات پر دلیل ہے کہ
کراہت سے دیتا ہے اور جو صدقہ خوشی سے نہ دیا جاے اوسکے نسبت خوف ہے کہ
قبول نہوگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ہوسکتا ہے کہ صدقہ
کا ایک درہم ہزار درہم پر سبقت لیجاے وہ درہم وہی ہے جو بہتر ہو اور خوشی سے دیا
جاے اگرچہ ہر مسلمان و غیر کو زکوۃ دینے سے فرض ادا ہوجاتا ہے لیکن جو شخص
کہ آخرت کی تجارت کرے اوسکو محنت سے دست بردار نہونا چاہیئے اور
جب زکوۃ بجا صرف ہوگی تو اوسکا ثواب بھی المضاعف ہوگا پس چاہیئے کہ
پانچ صفتون سے کسی ایک صفت کا آدمی ڈہونڈے پہلی صفت یہ ہے کہ متقی
پرہیزگار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اطعموا طعامکم الاتقیا یعنے
پرہیزگارونکو اپنا کھانا کھلاؤ اوسکا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو کچھ لیتے ہین اوسے
خدا کی بندگی مین اپنا معین کرتے ہین دینے والا اونکی عبادت کے ثواب مین
شریک رہتا ہے اسواسطے کہ اوسنے عبادت مین اوس عابد کی مدد کی ہے دوسری
صفت یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا طالب العلم ہو کہ اگر اوسکو صدقہ دینگے تو علم
حاصل کرنیکی فرصت پائیگا اور دینے والا علم کے ثواب مین شریک ہوگا تیسری صفت

یہ ہے کہ وہ شخص اپنی غریبی اور فقیری کو چھپائے اور شان و شوکت سے بسر کرتا ہو حقتعالی نے فرمایا ہے یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف یعنی گمان کرتے ہین انہین ناواقف لوگ غنی گدائی کو مکروہ جاننے کیوجہ سے وہ ہی لوگ ہین جنھون نے اپنی مفلسی پر تجمل اور شوکت کا نقاب ڈالا ہے ایسا نہ ہے کہ ان لوگون کو چھوڑکر خیرات مانگنے والے فقیرون کو دیا جائے چوتھی صفت یہ ہے عیال دار یا بیمار ہو اسواسطے کہ جسکو جسقدر حاجت اور رنج و مصیبت زیادہ ہوگی اسی قدر اوسکو راحت پہونچانیکا ثواب بھی زیادہ ہوگا پانچوین صفت یہ ہے کہ قرابت والے ہون کہ اونکا دینا خیرات بھی ہے اور ادائے حق قرابت بھی ہے اور جو کوی خدا کی محبت مین رشتہ برداری رکھتا ہو وہ بھی قرابتدارون کے مرتبہ مین ہے جس کسی مین یہ صفات سب پاکر پائے جائین وہ اولی تر ہے جب ایسے لوگونکو آدمی دیگا اونکی دعا اور ہمت اوس دینے والیکے حقمین مفید ہوگی اور نفع اوس نفع کے علاوہ ہے کہ بخل کو اپنے دل سے دور کردیا اور نعمت کا شکر بجالایا اور چاہئے کہ زکوۃ سادات کو نہ دے کہ یہ مال لوگون کے مال کا میل ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کو دینے کے لایق نہین اور کافرونکو بھی نہ دے اسواسطے کہ یہ مال کافرونکو دینا افسوس کی بات ہے

فصل بست و پنجم آداب صدقہ و خیرات کے بیان مین

راہ خدا مین صدقہ دینے کی بہت بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے ہرگز نہ حاصل کروگے تم نیکی جبتک کہ تم نہ خیرات دوگے اوس چیز کو جسکو تم دوست رکھتے ہو اور فرمایا واتی

المال علیٰ حبّہ ذوالقربیٰ والیتامیٰ یعنے اور دیوے مال اوسکی محبت پر ناتے والون کو اور یتیمون کو اور جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل امرء فی صدقۃ حتی یقضے بین الناس یعنے ہر ایک شخص اپنے صدقہ کے سایہ مین ہوگا یہان تک کہ لوگون مین حکم خیر ہو اور فرمایا الصدقۃ تسد سبعین بابا من الشر یعنی صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کردیتا ہے اور فرمایا ہے کہ صدقہ دیا کرو اگرچہ آدہا خرما ہو اسواسطے کہ وہ فقیر کو زندہ رکھتا ہے اور گناہ کو یون مارتا ہے جیسے پانی آگ کو لوگون نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا کہ جو صدقہ تندرستی مین دیا جاوے جب زندگی کی امید ہو اور افلاس کا ڈر ہو یہ نہین کہ آدمی زندگی مین اوسکی حفاظت کرتا رہے اور جب حلق مین دم آجاوے تو کہے کہ یہ چیز اوسکو دو اور یہ اوسکو اسواسطے کہ اب وہ کہے یا نہ کہے وہ چیزین تو لامحالہ دوسرون کے حصہ کی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دروازے سے سایل کو محروم پھیر کرتا ہے سات دن تک اوسکے گھر مین فرشتے نہین آتے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مسلمان کو کپڑا پہنائیگا جبتک وہ کپڑا اوسکے بدن پر رہیگا دینے والا خدا کی حفاظت مین رہیگا حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہین کہ قیامت کے روز لوگ اور دنون سے زیادہ بہوکے اور پیاسے اور برہنہ اوٹھینگے پس جسنے اللہ تعالیٰ کیلئے کھانا کھلایا ہوگا اللہ تعالیٰ اسکا شکم سیر کریگا اور جسنے اللہ کیلئے پانی پلایا ہوگا اوسکو سیراب کریگا اور جسنے اسکے واسطے کپڑا پہنایا ہوگا اسکو کپڑا پہنائیگا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بردہ فروش کے پاس ایک لونڈی خوبصورت دیکھی پوچھا کہ اسے دو درہم کو بیچتا ہے اوسنے کہا نہین آپنے کہا جا حقتعالیٰ تو حورعین کو دو حبہ کو بیچتا ہے کہ وہ اس لونڈی سے نہایت خوبصورت

سے بہتر صدقہ کے عوض میں عنایت فرماتا ہے صدقہ پوشیدہ دینا افضل ہے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ پوشیدہ صدقہ دینا حقتعالیٰ کے غصہ کو فرو کر دیتا ہے
اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی عرش کے سایہ میں ہونگے
ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ شخص جو داہنے ہاتھ سے صدقہ اسطرح دے کہ بائیں ہاتھ
کو بھی خبر نہو واضح ہو کہ قیامت کے دن پوشیدہ صدقہ دینے والا بادشاہ عادل کے
ساتھ ہوگا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو صدقہ چھپا کر نہیں دیا جاتا اوسکو اعمال
ظاہری میں لکھتے ہیں اور جو چھپا کر دیا جاتا ہے اوسکو اعمال باطنی میں لکھتے ہیں اور جو
کوئی صدقہ دیکر کہے کہ میں نے یہ خیرات کی تو اوس صدقہ کو اعمال ظاہری اور باطنی
دونوں کی فرد سے مٹا دیتے ہیں اور ریا کی فرد میں لکھ لیتے ہیں اسیواسطے اگلے بزرگوں
نے صدقہ چھپا کر دینے میں اتنا مبالغہ کیا ہے کہ کوئی تو اندھا فقیر ڈھونڈکر چپکے سے
اوسکے ہاتھ میں صدقہ دیتا اور منھ سے کچھ نہ بولتا تاکہ وہ بھی نہ جانے کہ کسنے دیا اور کوئی
فقیروں کی گذرگاہ پر ڈالدیتا اور کوئی اور ذریعہ سے دیتا اور کوئی سوتے فقیر
کے کپڑے میں اسطرح چپکے سے باندھ دیتا کہ وہ جاگنے نہ پاوے یہ سب باتیں اس
واسطے تھیں کہ فقیر بھی نہ جانے اور اوروں سے پوشیدہ رکھنا تو بہت ہی ضرور جانتے
تھے اسواسطیکہ برملا صدقہ دینے کا نقصان نفع سے زیادہ ہے اور صدقہ لینے
والے کو بھی پوشیدہ لینے میں پانچ فائدے ہیں اول یہ کہ لینے والے کا راز فاش نہیں ہوتا
کہ ظاہر میں لینا مروت کے خلاف اور حاجت کا ظاہر ہوجانا ہے اور سوال کرنیکی ذلت سے
خارج ہوجاتا ہے اور بیخبروں کی نظر میں آدمی غنی معلوم ہوتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے
کہ لوگوں کے دل اور زبان محفوظ رہینگے کہ ظاہر لینے سے لوگ اوسپر حسد کرتے ہیں یا

اوسکے لینے پر نفرت کرتے ہین اس خیال سے کہ اوسنے باوجود تونگری کے لے لیا یا زیادہ لے لینیکی طرف منسوب کرتے ہین اور حسد اور گمان بد اور غیبت یہ سب بڑے گناہ ہین اور لوگونکو ان گناہون سے محفوظ رکھنا بہتر ہے حضرت ابوایوب کہتے ہین کہ مین نئے کپڑے کا پہنا اسلئے ترک کرتا ہون کہ مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہین میرے ہمسایون مین اس سے حسد نہ پیدا ہو اور کسی دوسرے زاہد کا قول ہے کہ مین اکثر چیز کا استعمال اپنے بھائیون کے خاطر چھوڑ دیتا ہون کہ یون نہ کہین کہ اسکے پاس کہان سے آگئے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ دینے والے کو عمل کے خفیہ کرنے پر اعانت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ دینیکے باب مین خفیہ کو علانیہ پر فضل ہے پس لینے والا اگر اسباب مین اسکی اعانت کریگا تو بہتر ہوگا کہ اچھی بات کی تکمیل کی اعانت بھی اچھی ہے اور پوشیدگی دونون کے بغیر ہو نہین سکتی اگر مسکین حال ظاہر کردے تو دینے والے کا حال معلوم ہو جائیگا کسی نے بعض اشخاص کو کوئی چیز ظاہر مین دی انہون نے نہ لی اور دوسرے شخص نے ایک چیز پوشیدہ دی تو لے لی کسی نے اون سے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ دوسرے شخص نے اپنی خیرات مین ادب اور قاعدہ کو ملحوظ رکھا اُسے چھپا کر دیا سو اسواسطے ہم نے قبول کر لیا اور اول شخص نے اپنے عمل مین بے ادبی کی اسلئے ہم نے عطا کے تو لینے کے تو پر عمل مناسب جانا اور کسی شخص نے ایک درویش صوفی کو کوئی چیز مجمع مین دی تو اوسنے پھیر دی اوس شخص نے کہا کہ جو چیز تم کو اللہ نے دی اوسکو کیون پھیرتے ہو درویش نے کہا کہ جو چیز خاص خداتعالیٰ کیلئے تھی اوسمین تو نے دوسرکو شریک کردیا اور صرف خداتعالیٰ کی نگاہ پر اکتفا نکیا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ مسکین ذلت وخواری سے بچتا ہے کہ ظاہر کے لینے

مین ذلت ہوتی ہے اور ایماندار کو نہین چاہیئے کہ اپنے آپکو ذلیل و بےعزت کرے
بعض حضرات علما کو خفیہ اگر کوئی کچھ دیتا تو لیتے اور ظاہر مین نہ لیتے اور کہتے کہ ظاہر
کے لینے مین علم کی ذلت اور علما کی بےعزتی ہے تو ہم ایسے نہین ہین کہ دنیا کے مال
کو اونچا کرین اور اوسکے عوض مین علم کو پست کرین پانچوان فائدہ شرکت و شبہ سے
احتراز کرنا ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے
پاس کوئی ہدیہ آجاے اور اوسکے یہان کچھ لوگ ہون تو وہ سب اس ہدیہ مین شریک
ہین اور سونا چاندی ہدیہ سے خارج نہین اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین کہ افضل ہدیہ جو آدمی اپنے بھائی کے پاس بھیجے چاندی ہے یا اوسکو کھانا
کھلایا جاے پس اس حدیث مین چاندیکو ہدیہ فرمایا اس سے یہ معلوم ہوا کہ مجمع مین ایک شخص
خاص کو بدون سبکی رضامندی کے کچھ دینا مکروہ ہے اور رضامندی کا حال مشتبہ
رہتا ہے سو واسطے تنہائی مین دیدینا اس شبہ سے محفوظ رکھتا ہے لیکن بعض وجہ سے
صدقہ کو بظاہر لینے اور اوسکا ذکر دوسرے اشخاص سے کرنیمین بھی چار فائدے ہین
اول اخلاص و صدق کا ہونا اور اپنے حال کو لوگون کے دہوکہ دینے سے بچانا اور
ریا سے محفوظ رہنا ہے کہ جیسا واقع مین ہے ویسا ہی ظاہر کردیا یہ بات نہین کہ حقیقت مین
کچھ ہے اور نمود کی وجہ سے اوسکو ظاہر نہین کرتا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جاہ و منزلت
دور ہوجاتی ہے اور بندگی اور مسکینت ظاہر ہوتی ہے اور تکبر اور بےحاجت کے
ہونیکے دعوی سے برأت ہوجاتی اور لوگونکی نظرون سے نفس گرجاتا ہے بعض
عارفون نے اپنے شاگردونکو فرمایا کہ لینے کو ہر حال مین ظاہر کرو کیونکہ جب تو ایسا کریگا تو
لوگ تیرے ساتھہ دو قسمون پر ہوجائینگے ایک تو وہ ہونگے جنکے دل سے تو گرجائیگا

یہ تو مقصود ہی ہے اس وجہ سے کہ یہ امر دین کی سلامتی کیلئے نافع تر ہے اور
اس سے نفس کی آفتین بہی کم ہوتی ہین اور ایک وہ ہونگے جسکے دلون مین تیری
گنجایش زیادہ ہوگی اس نظر سے کہ تونے ٹھیک ٹھیک اپنا حال ظاہر کردیا اور یہ وہ
بات ہے کہ جسکو تیرا بہائی چاہتا ہے کیونکہ ثواب کا زیادہ ملنا اوسکا مقصود ہے
تو جس صورت مین وہ تجھ سے محبت زیادہ کریگا اور تعظیم بہت کریگا تو اوسکو ثواب
قطعاً زیادہ ہوگا اور یہ ثواب تجھکو بہی ہوگا کہ اوسکے ثواب زیادہ ہونیکا باعث
تو ہی ہوا ہے تیسرا فائدہ توحید کا شرک سے بچانا ہے اسلئے کہ عارف کی نظر بجز
خدائے عزوجل کے اور طرف نہین ہوتی پوشیدہ اور ظاہر اوسکے حق مین یکسان ہے تو
اس حال کا مختلف ہونا توحید مین شرک ہے بعض اکابر کا قول ہے کہ جو شخص پوشیدہ
لے لیتا تھا اور ظاہر ہٹا دیتا تھا اوسکے دعا کا ہم اعتبار نکرتے تھے اور خلق کے
طرف التفات کرنا خواہ وہ موجود ہون یا غائب ہر حال مین نقصان ہے بلکہ چاہئے
کہ نظر واحد حقیقی پر منحصر ہو چوتھا فائدہ یہ ہے کہ ظاہر کرنے مین شکر کو ادا کرنا ہی اللہ تعالی
فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور نعمت کو چھپانا شکر مین داخل نہین ہے
اللہ تعالی اون لوگونکی مذمت کرتا ہے اور اونکو بخیل فرماتا ہے جو اللہ تعالی کی دی
ہوئی نعمت کو چھپاتے ہین جیسا کہ اس آیت مین ارشاد ہے الذین یبخلون
ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اتاھم اللہ من فضلہ خدائیتعالی ہمکو
حسن عمل کی توفیق عنایت فرماوے
آمین

فصل بست وششم آداب حج کے بیانمین

حج ارکان اسلام سے ہے اور عمر بھر مین ایکبار فرض ہے حق سبحانہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنی اللہ کی بندگی کے لئے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا جانا کعبہ کا جو طاقت رکھتے ہین اوسکے گھر تک طرف راہ چلنے کی اور ارشاد فرماتا ہے واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق یعنے اور پکار دے لوگون مین حج کیواسطے کہ آوین تیرے طرف پاؤن چلتے اور سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے ہین دور کی راہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین من مات ولم یحج فلیمت ان شاء یھودیا وان شاء نصرانیا یعنے جو شخص مرے اور حج نکرے تو چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے اور فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے بغیر اسکے کہ گناہ کرے اور بیہودہ اور ناشایستہ باتین بکے وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا مان کے پیٹ سے پیدا ہونیکے دن پاک تھا اور فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کی فکر مین اپنے گھر سے نکلے اور اثناے راہ مین مر جاوے اوس کے واسطے قیامت تک ایک حج اور ایک عمرہ ہر سال لکھا جاتا ہے اور جو کوئی کعبہ شریفہ یا مدینہ منورہ مین پہونچکر مرے وہ قیامت کے دن حساب و کتاب سے پاک ہے علی ابن الموفق نامی ایک بزرگ تھے اونہون نے کہا ہے کہ ایک سال مین نے حج کیا عرفہ کی شب کو دو فرشتے خواب مین دیکھے کہ سبز لباس پہنے ہوے آسمان سے اوترے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ اب کے سال کتنے حاجی تھے اوسنے کہا چھہ لاکھ تھے پھر کہا یہ جانتا ہے کہ کتنے آدمیون کا حج قبول ہوا اوسنے کہا چھہ آدمیون کا حج قبول ہوا یہ بزرگ کہتے ہین کہ مین ان فرشتون کی باتون کے ہول سے جاگ پڑا اور نہایت غمگین اور سخت اندوہناک ہوا اور اپنے جی مین کہا کہ مین اون چھہ آدمیون سے کبھی نہونگا اسی فکر و رنج مین مشعر الحرام مین پہونچا وہان

سو گیا اونہی دو فرشتون کو پھر دیکھا کہ آپسمین مین ویہی باتین کرتے ہین اُسوقت
ایک نے دوسرے سے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ آجکی رات حقتعالی نے اپنے بندون کے
بارہ مین کیا حکم فرمایا ہے اوسنے کہا کہ اون چھہ سے کے طفیل مین چھہ لاکھ کو بخشدیا پھر
خواب سے مین خوش ہو اُٹھا اور ارحم الراحمین کا شکر ادا کیا واضح ہو کہ حج کے شرائط اور
ارکان کے بیان مین بہت کتب موجود ہین جیسے زاد السبیل اور مناسک الحج اور تشریح
الحج اور سراج الحرمین وغیرہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات حج و عمرہ اُس
سے معلوم کرنا چاہئے اِس رسالہ مین صرف چند آداب ذکر کئے جاتے ہین جاننا چاہئے
کہ جب آدمی ارادہ حج کرے چاہئے کہ پہلے اپنے گناہون سے توبہ کرے لوگونکی داد
قرض ادا کرے زن و فرزند اور جس جسکا نفقہ اوسکے ذمہ ہے اون سبکا نفقہ ادا کرے
وصیت نامہ لکھے اور حلال کی کمائی سے زاد و راحلہ لے جسمین شبہہ ہو اوس مال سے پرہیز کرے
اسواسطے کہ اگر شبہہ کا مال خرچ کر کے حج کریگا تو خوف ہے کہ حج قبول نہوگا اور اِتنا مال
اپنے ساتھہ لے کہ فقیرون سے راہ مین سلوک کر سکے اور گھر سے نکلنے کے پہلے
سلامتی راہ کیواسطے کچھہ صدقہ دے قوی اور تیز جانور کرایہ سے لے اور جو کچھہ اسباب لیجانا
چاہتا ہے کرایہ لینے والے کو دکھا دے تا کہ اوسکی تا خوشی نہو اور رفیق صالح تجربہ کار سفر
کے امور مین ہوشیار پیدا کرے کہ دین کی مصلحتون اور راہ کے نشیب و فراز مین
اسکا مددگار ہو دوستون کو وداع کرے اور اونسے دعای خیر کا خواستگار ہو اور
ہر ایک سے کہے استودع اللہ دینک و امانتک و خواتیم عملک
اور یہ لوگ اوسے یون جواب دین فی حفظ اللہ و کنفہ و زودک اللہ التقوی
و جنبک بودی و غفر ذنبک و وجہک للخیر اینما توجہت جب گھر سے

نکلنے لگے تو دو رکعت نماز پڑھ لے پہلی رکعت مین سورہ قل یا ایہا الکافرون اور
دوسری رکعت مین سورۂ قل ہو اللہ سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھے اور آخر مین یون کہے
اللھم انت الصاحب فی السفر وانت الخلیفۃ فی الاھل والولد والمال
احفظنا وایاھم من کل آفۃ اللھم انا نسئلک فی مسیرنا ھذا البر والتقوی
ومن العمل ما ترضی جب گھر سے دروازے پر پہونچے تو یہ کہے بسم اللہ توکلت
علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم بک انتشرت وعلیک توکلت
وبک اعتصمت والیک توجہت اللھم زودنی التقوی واغفر لی ذنبی
ووجہنی للخیر اینما توجہت اور جب سواری پر سوار ہو تو کہے بسم اللہ وباللہ
واللہ اکبر سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی
ربنا لمنقلبون اور راہ مین قرآن پڑھا کرے اور ذکر الٰہی مین مشغول رہے جب بلندی
پر گذرے تو کہے اللھم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل حال
اگر راہ مین کچھ خوف ہو تو پوری آیۃ الکرسی اور شہد اللہ تمام آیت اور قل ہو اللہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے لیکن اس سفر سے سفر آخرت
یاد کرے اور عبرت لے اس واسطے کہ اس سفر سے خانہ مقصود ہے اور اوس سفر سے
صاحب خانہ تو اس سفر کے حالات و مقدمات سے اوس سفر کا احوال یاد کرنا چاہیے
یعنے جب اپنے اہل و عیال اور دوست احباب کو وداع کرے تو سمجھے کہ یہ رخصت
اوس رخصت کے مانند ہے جو سکرات موت مین ہوگی اور اس سفر سے پہلے تمام علایق
سے فارغ البال ہو کر آدمی نکلتا ہے اسیطرح آخر مین بھی چاہیے کہ تمام دنیا سے دل کو
خالی کرے ورنہ سفر آخرت کا اوسے سخت ہو جائیگا اور جب ہر طرح سے اس سفر کا توشہ

اور ہرقسم کا زاد راہ مہیا کرتا ہے اور ہوشیار رہتا ہے اور سب احتیاطین کرتا ہے
کہ جنگل مین کہین سیامان نہو جاے توخیال کرنا چاہیئے کہ میدان حشر بہت بڑا اور
ہولناک ہے اور وہان توشہ اور زاد آخرت کی بڑی احتیاج ہے اور جب اس
سفر مین بہت جلد خراب ہوجانیوالی چیز ساتھہ نہین لیتا اور جانتا ہے کہ میراشہ
ندیگی اور توشہ اور زاد راہ سفر کے لایق نہین ہے اسیطرح جس عبادت مین کہ ریا
او قصور کو دخل ہو وہ زاد آخرت کے لایق نہین اور جب سواری پر بیٹھنے چاہیئے
کہ جنازہ کو یاد کرے اسواسطے کہ یقینًا جانتا ہے کہ سفر آخرت مین بہی پہلے سواری
ہوگی اور ممکن ہے کہ سواری سے اوترنے نپائے اور وقت جنازکا آجائے اور چاہئے
کہ یہہ سفر حج ایسا ہو کہ زاد سفر آخرت ہوسکے اور جب احرام کے کپڑے مہیا کرے
کہ نزدیک پہونچتے ہی روزمرہ کے کپڑے اوتار کر او نہین پہنیگا اور وہ سفید دو
چادرین ہین توچاہئے کہ کفن کو یاد کرے کہ وہ بہی دنیا کے لباس کے خلاف ہے
اور جب پہاڑ کے گہاٹیان اور جنگل دیکھے تو منکر نکیر اور قبر کے سانپ بچہو کو
یاد کرے کہ قبر سے میدان حشر تک بہت بڑا جنگل ہے اور اسمین بہت سی گہاٹیان
او جسطرح بے رہبر کے جنگل کی آفتون سے بچنا ممکن نہین اسیطرح عبادت کے بغیر
قبر کی مصیبتون سے بچنا ممکن نہین ہے اور جیسے جنگل مین اہل و عیال دوست آشنا
سے علیحدہ ہوتا ہے قبر مین بہی اسیطرح اکیلا ہوگا اور جب لبیک کہنا شروع کرے
توسمجہے کہ خدا تعالی کی ندا کا جواب ہے اور قیامت کے دن اسکو اسیطرح ندا ہوگی
اوسیکا خیال کرے اور اوسی ندا کے خطر مین رہے حضرت علی ابن الحسین رضی اللہ تعالی
عنہ کا چہرہ احرام کیوقت زرد ہوجاتا تھا اور بدن مین لرزہ پڑہ جاتا تھا اور لبیک

نہ کہہ سکتے تھے لوگون نے کہا آپ لبیک کیون نہین کہتے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ
لبیک کہون اور لا لبیک ولا سعدیک جواب آئے اتنا کہا اور اونٹ سے
بیہوش ہوکر گر پڑے احمد ابن الحواری جو حضرت ابو سلیمان دارانی کے مرید تھے
وہ حکایت کرتے ہین کہ حضرت ابو سلیمان نے اوسوقت لبیک کہا اور ایک میل چل کر
اونکو غش آگیا جب ہوش آیا تو فرمایا حقتعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی نازل
کی تھی کہ اپنی امت کے ظالمون سے کہدے کہ مجھے نہ یاد کرین اور میرا نام نہ لین کہ جو
مجھے یاد کرتا ہے مین اوسے یاد کرتا ہون اگر یاد کرنیوالے ظالم ہین تو مین انہین
لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہون اور کہا کہ مین نے سُنا ہے کہ جو کوئی حج کا خرچ مال مشتبہ
سے لیتا ہے اور لبیک کہتا ہے اوسکو جواب دیتے ہین لا لبیک ولا
سعدیک حتی ترد ما فی یدیک یعنی نہ لبیک اور سعدیک کہنا پسند ہے یہانتک کہ
رد کردے اوس چیز کو جو تیرے قبضہ مین ہے اور ظرف اوسی اوسکے مشابہ ہین جیسے
غریب محتاج ناچار سلاطین کے دردولت پر جاتے ہین اور محل کے گرد عرض حاجت
کا موقع ڈہونڈتے پھرتے ہین اور جلوخانہ مین آتے جاتے ہین اور اپنا ساعی اور
اور شفیع ڈہونڈہتے ہین اور اونہین امید ہوتی ہے کہ شاید بادشاہ کی نگاہ ہم پر
پڑجاوے اور ہمین ایک نظر دیکھ لے صفا مروہ کا میدان جلوخانہ سلطانی کے مانند
ہے عرفات پر لوگون کا ٹہرا رہنا اور اطراف جہان سے لوگون کا مجتمع ہو کر آنا اور
مختلف زبانون مین دعائین مانگنا عرصات قیامت کے مانند ہے وہان بھی تمام عالم
جمع ہوگا اور ہرایک کو اپنی اپنی فکر ہوگی اور ہر شخص امید و بیم مین ہوگا کہ دیکھا چاہیے
مین مقبول ہون یا مردود اور پتھر مارنے سے ایک تو فقط اظہار بندگی بطور عبادت مقصود ہے

دوسرے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تقلید ہے کہ وہان ابلیس آپ کے سامنے آیا تھا کو وسوسہ ڈالے آپنے اوسپر پتھر پھینکے تھے کہ حاصل یہ ہے کہ حقتعالی نے کعبہ شریف کو بزرگی عنایت فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور طرفداری جوانب کو اوسکا احرام ٹھیرایا اوسکی تعظیم اور عزت کیواسطے وہان کے شکار اور درختوں کو حرام کردیا اور عرفات کو دَرِ دولت سلطانی کے جلوخانہ کے مثل حرم کے سامنے بنایا کہ سب طرف سے تمام عالم بیت اللہ کا قصد کرے حالانکہ معلوم ہے کہ خدائیتعالی مکان اور خانہ کعبہ مین رہنے سے منزہ اور پاک ہے لیکن آدمی کو جب شوق بغایت اور آرزو بے نہایت ہو تو جو چیز دوست کیطرف منسوب ہوتی ہے وہ بھی جان و دل سے مطلوب و مرغوب ہوتی ہے تو مسلمانون نے اِس اشتیاق مین اپنے اہل و عیال و وطن چھوڑ دیئے اور جنگلون کے خوف و خطر گوارہ کئے غلامون اور بندون کیطرح شاہنشاہ برحق اور مالک مطلق کے آستانہ کا قصد کیا اور اِس عبادت مین عجیب کامون کا حکم ہوا جیسے پتھر پھینکنا اور صفا مروہ مین دوڑنا یہ اسواسطے ہوا کہ جو کچھ بادی النظر مین آسکتا ہے نفس کو بھی اسکے ساتھ انس ہوتا ہے اسواسطے کہ اوس کام کو اور اسکی وجہ کو جانتا ہے مثلاً جانتا ہے کہ زکوۃ دینے مین محتاجون کی مددگاری اور مدارات ہے اور نماز مین معبود حقیقی کے سامنے فروتنی اور روزہ مین لشکر شیطان کی شکست ہے ممکن ہے کہ آدمی کی طبیعت عقل کے موافق حرکت کرے اور کمال بندگی یہ ہے کہ محض حکم مالک سے بندہ کام کرے اور اوسکے باطن مین اوس کام کا خواستگار کوئی نہو تو پتھر پھینکنا اور دوڑنا اسی قبیل سے ہے کہ سوا بندگی کے اور کسی وجہ آدمی نہین کرسکتا اور اسی واسطے رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بالتخصیص حج کے شان مین زبان فیض ترجمان پر
آیا ہے لبیک بحجۃ حقاً تعبداً وعبودیت او ربندگی آپنے اسکا نام رکھا اور بعضی
لوگ جو حیران ہین کہ حج کے اعمال سے کیا مقصد اور مراد ہے یہ حیرانی اونکی غفلت کے
باعث سے ہے حقیقت حال سے وہ بیخبر ہین کہ بیمطلبی اوسکا مطلب ہے اور بیغرضی
اوسکی غرض ہے تاکہ بندگی اس سے ظاہر ہو اور بندہ کی نظر محض حکم مالک پر ہو اسمین
کسیطرح طبیعت کا دخل نہو تاکہ آدمی خود اطاعت باقی مطلق مین بالکل فنا ہوجاے کہ
نیستی ہی آدمیکی ہمت ہے تاکہ اوسمین حق اور فرمان حق کے سوا اور کچھ باقی نرہے

فصل بست و ہفتم آداب تلاوت قرآن مجید کے بیان مین

اللہ تعالے کا بڑا احسان بندون پر یہ ہوا کہ اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
اونکو شرف بخشا اور اپنی کتاب منزل سے اونکی گردنون مین طوق منت ڈالا
جو اوسپر ایمان لایا وہی صاحب توفیق او رجو اوسکا قایل ہو وہی اہل التصدیق ہے نہ اسکے
عجائب غرائب کی کوئی نہایت ہے نہ اہل علم کے نزدیک اوسکے فوائد کی کوئی
حد و غایت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین افضل العبادۃ امتی تلاوۃ
القران یعنی میری امت کی عبادتون مین سب سے افضل تلاوت قرآن ہے اور فرمایا
اھل القران اھل اللہ خاصۃ یعنے قرآن والے اللہ والے اور اوسکے خاص لوگ
ہین اور فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کوئی فرشتہ او رپیغمبر وغیرہ قرآن سے بڑھکر
حقتعالی کے نزدیک شفیع نہین ہے اور فرمایا کہ حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ جسکو تلاوت
قرآن دعا مانگنے سے باز رکھے شکر گذارون کیواسطے جو بڑا ثواب ہے وہ مین اوسے
دونگا اور فرمایا کہ دلون مین لوہیکے طرح زنگ آجاتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

وہ کس چیز سے دفع ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ قرآن شریف پڑہنے سے اور موت کو یاد کرنے سے اور فرمایا ہے کہ میں دنیا سے گیا اور تمہارے لئے دو واعظ اور ناصح چھوڑے وہ تمکو ہمیشہ پند و نصیحت کرینگے ایک گویا اور دوسرا خاموش ہی گویا تو قرآن مجید ہے اور خاموش موت ہے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ قرآن پڑہو کہ ہر ہر حرف کے بدلیمیں دس دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایکحرف لام ایکحرف میم ایکحرف ہے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حقتعالی کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ یا اللہ کس چیز کے ذریعہ سے تیرے ساتھ تقرب افضل ہے ارشاد ہوا کہ میرے کلام قرآن کے ذریعہ سے میں نے عرض کیا کہ خواہ معنی سمجھتا ہو خواہ نہیں ارشاد ہوا کہ ہاں معنی سمجھے یا نہ سمجھے پس جسنے قرآن پڑہا اوسکا بڑا درجہ ہے اوسے چاہئے کہ قرآن شریف کی عزت کا خیال رکھے ناشایستہ باتوں سے بچارہے ہروقت ادب سے رہے ورنہ معاذ اللہ اسبات کا خوف ہے کہ مبادا قرآن شریف اوسکا دشمن ہو جاے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں منافق اکثر قرآن خوان ہونگے توریت میں لکھا ہے کہ حقسبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندے تجھے شرم نہیں آتی کہ اگر تیرے بھائی کا خط تجھے پہونچے تو اگر تو راہ میں چلتا ہے تو ٹھہر جاتا ہے یا راستہ سے الگ ہو بیٹھتا ہے اور اوسکا ایک ایک حرف پڑہتا ہے اور اوسمیں غور و تامل کرتا ہے اور یہ کتاب میرا نامہ ہے تجھے میں نے لکھا کہ تو اوسمیں غور و تامل کرے اور اوسپر کاربند ہو اور تو اوسسے انکار کرتا ہے اور اوسپر عمل نہیں کرتا اور جو تو پڑہتا بھی ہے تو غور و تامل نہیں کرتا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اگلے لوگ قرآن شریف کو

جانتے تھے کہ حقتعالی کے پاس سے یہ نامہ آیا ہے راتکو اوسمین غور و تامل اور دنکو اوسپر عمل کرتے تھے تم لوگون نے اوسکا درس اختیار کیا ہے اور اوسکے حروف کے زیر و زبر کو درست کرتے ہو اور اوسکے عمل کرنے مین سستی کرتے ہو قرآن شریف سے مقصود اصلی فقط پڑہنا نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا ہے پڑہنا یاد رکھنے کیلئے اور یاد رکھنا عمل کرنیکے واسطے ہے جو لوگ پڑہتے ہین اور عمل نہین کرتے اونکی مثال ایسی ہے جیسے کسی غلام کے پاس اوسکے مالک کا نامہ آئے اوسمین اوس غلام کے نسبت احکام لکھے ہون وہ غلام بیٹھے اور اوس نامہ کو خوش آوازی سے پڑھے اور اوسکے حرف خوب درست نکالے اور اون احکام جو اوسمین لکھے ہین کچھ تعمیل نکرے تو وہ غلام بیشک عقوبت اور مواخذہ کا مستحق ہے تلاوت قرآن کے آداب ظاہر مین چھہ چیزون کی رعایت چاہئے اول یہ کہ تعظیم سے پڑہے اور پہلے وضو کرلے اور قبلہ رخ ہو بیٹھے اور عجز و انکسار کے ساتھہ پڑہے جیسے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی نماز مین کھڑے ہو کر قرآن پڑہتا ہے اوسکے واسطے ہر حرف کا ثواب سو سو نیکیان لکھے جاتی ہین اور جو بیٹھکر نماز مین پڑہتا ہے تو پچاس پچاس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اگر باوضو ہو اور نماز کے علاوہ پڑہے تو پچیس پچیس نیکیان اور اگر وضو بھی نہو تو دس دس نیکیون سے کم نہین لکھتے ہین اور اگر رات کو نماز مین پڑہے تو بہت افضل ہے کہ خاطر جمع ست ہوتی ہے دوسری یہ کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کے پڑہے اور اوسکے معنون مین تامل کرے جلد ختم کرنیکی فکر مین نرہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تین دن سے کم مدت مین قرآن شریف ختم کرے تو علم فقہ جو قرآن مین ہے وہ اوسے حاصل نہوگا ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کسی کو

جلدی جلدی قرآن شریف پڑہتے دیکھا فرمایا یہ شخص قرآن پڑہتا ہے نہ خاموش
ہے اگر عجمی ہو اور قرآن شریف کے معنے نہین جانتا ہے تو قرآن شریف کی عظمت کے
واسطے آہستہ اور ٹھہر کر پڑہنا افضل ہے تیسری یہ کہ تلاوت کیوقت روئے اس
واسطے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑہو اور روؤ اگر رونا
نہ آوے تو تکلف کرکے قصداً رونیکی کوشش کرو اور فرمایا ہے کہ قرآن رنج
کیواسطے نازل ہوا ہے جب اوسکو پڑہو تو غمگین ہو جاؤ اور جو کوئی وعدہ اور وعید
اور احکام قرآن مین تامل کریگا اور اپنی عاجزی اور ناچاری دیکھیگا خواہ نخواہ اندوہگین
ہوگا بشرطیکہ اوسپر غفلت نہ غالب ہو چوتھی یہ کہ ہر آیت کا حق ادا کرے اسواسطے
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب عذاب کی آیت پر پہونچتے تب حقتعالی سے
پناہ مانگتے تھے اور جب رحمت کی آیت پر پہونچتے تو حقتعالی سے رحمت مانگتے تھے
اور تنزیہ کی آیت پر پہونچکر تسبیح کرتے تھے اور جب سجدہ کی آیت پر پہونچتے پہلے
تکبیر کہکے سجدہ کرتے تھے سجدہ کرنا بے تشہد اور سلام کے کافی ہے پانچوین یہ کہ
اگر ریا کا شبہ یا اندیشہ ہو یا کسیکی نماز مین خلل پڑتا ہو تو آہستہ پڑہے اسواسطے کہ حدیث
شریف مین وارد ہے کہ آہستہ قرآن پڑہنے کو آواز سے پڑہنے پر ایسی فضیلت ہے
جیسے چھپاکر صدقہ دینے کو علانیہ دینے پر اگر ریا اور دوسرے کی نماز مین فتور پڑنیکا اندیشہ
نہو تو بہتر ہے کہ آواز سے پڑہے تاکہ اور لوگ بہی سننے سے بہرہ مند ہون اور اسکو
بہی آگاہی حاصل ہو اور شوق بڑہے اور نیند دور ہو جاوے اور سونے والے جاگ
پڑین اگر یہ سب نیتین جمع ہون تو ہر نیت پر ثواب پائیگا اور اگر دیکھکر پڑہے تو
بہتر ہے کہ آنکھہ کو بہی کام مین لگایا لوگون نے کہا ہے کہ ایک قرآن شریف کو

دیکھکر ختم کرنا سات ختم کے برابر ہے جو بغیر دیکھے پڑہا جاے حضرت رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لیگئے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کیوقت نماز مین قرآن شریف آہستہ
آہستہ پڑہ رہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ کیون پڑہتے ہو
عرض کیا اسوجہ سے کہ جس سے مین کہتا ہون وہ سنتا ہے حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ پکار کر پڑہتے ہین آپنے فرمایا کہ پکار کر کیون پڑہتے ہو عرض کیا
کہ سوتون کو جگاتا ہون شیطان کو بھگاتا ہون آپنے فرمایا کہ دونون آدمی اچھا
کرتے ہین ایسے اعمال نیت کے تابع ہین چونکہ دونون کی نیت بخیر تھی دونون طرح سے
ثواب ملیگا چھٹے یہ کہ کوشش کرے کہ خوش آوازی سے پڑہا جاے اسواسطے
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن کو اچھی آواز سے آراستہ کرو
اسکا یہ سبب ہے کہ آواز جسقدر اچھی ہوگی قرآن کا اثر بھی زیادہ ہوگا لیکن کلمات اور حروف
مین بہت الحان کرنا جیسے قوالون کی عادت ہے مکروہ ہے تلاوت کے آداب باطنی بہی
چھ ہین اول یہ کہ حقسبحانہ تعالیٰ کا کلام جانے اور عظمت کرے اور یقین کرلے کہ یہ کلام
قدیم ہے اور زبان پر جو جاری ہوتا ہے یہ حروف ہین اور جیسے زبان سے آگ کہنا آسان
ہے اور آگ کو کہہ سکتا ہے لیکن اصل آگ کی طاقت نہین اسیطرح ان حرفون کی معانی کی
اصل حقیقت اگر ظاہر ہو تو ساتون زمین اور ساتون آسمان کو اسکی تجلی کی برداشت کی
تاب و طاقت نہو ہوا اسیطے حقتعالیٰ نے فرمایا لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ
خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ یعنی اگر اوتارتے ہم اس قرآن کو پہاڑ پر تو البتہ
دیکھتے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کو ڈرنیوالا اور ٹکڑے ٹکڑے ہونیوالا خدا کے

لیکن قرآن کی عظمت اور جمال کو حروف کے لباس مین پوشیدہ کیا
ہے تاکہ زبان اور دلون کو اوسکے پڑہنے کی طاقت ہو لباس حروف کے سوا
آدمیون کیطرف اوس عظمت اور جمال کے پہونچانیکی اور کوئی صورت نہ تہی یہ امر
اس بات کی دلیل ہے کہ حروف کے سوا اور بہی کوئی بڑا کام ہے جیسا کہ جانورون
کو ہانکنا اور ادب دینا اور اون سے کام کو کہنا آدمی کے کلام اور الفاظ سے ممکن نہین
کیونکہ اونہین آدمیونکی باتین سمجہنے کی طاقت نہین چارپایونکی آواز سے ملتی ہوئی
آواز مقرر کی کہ جانورونکو اس آواز سے جتائین اور یہ اوس آواز کو سنکر کام کرین اور
اوس کام کی حکمت اور رعایت جانور نہین جانتے سو اسواسطے کہ بیل کو جو آواز دیتے
ہین تو وہ زمین کو نرم کرتا ہے لیکن زمین نرم کرنیکی حکمت اور مصلحت نہین جانتا کہ اس
سے یہ مقصود ہے کہ مٹی مین ہوا داخل ہوجاوے اور پانی دونون مین ملے تاکہ تینون جمع ہوکر
بیج کی غذا ہوجائین اور پرورش کرین اکثر آدمیون کے حصہ مین قرآن شریف آواز
اور ظاہری اور معنون کے سوا اور کچہ نہین آتا یہانتک کہ بعضے آدمی خود قرآن مجید فقط
حروف اور آواز ہی سمجہتے ہین یہ سمجہنا نہایت خراب ہے اور یہ ایسا ہے جیسے کوئی
سمجہے کہ آتش کی حقیقت فقط الف تے شین ہے اور یہ نہ سمجہے کہ آتش اگر کاغذ
کو چہو جاوے تو جلا دے اور کاغذ اوسکی تاب نہین لاتا لیکن یہ حروف ہمیشہ کاغذ پر لکہے
رہتے ہین اور اسمین کچہ اثر نہین کرتے اور جسطرح پر کالبد کیواسطے روح ہے اور وہ
کالبد اوسکے سبب سے باقی رہتا ہے حروف کے معنی بہی روح کے مانند ہین اور حروف
کالبد ہین اور کالبد کو روح کے بدولت عظمت اور عزت ہوتی ہے اور حروف
کو معانی کے سبب سے شرف ہے دوسرا ادب یہ کہ حقتعالی کی عظمت کے یہ اوسکا

کلام ہے قرآن مجید شروع کرنیسے پہلے دل مین قایم کرے اور سمجھے کہ مین کسکا کلام
پڑہتا ہون اور کتنے بڑے کام کیلیئے بیٹھا ہون کہ حقتعالی خود ارشاد فرمایا لا یمسہ الا
المطہرون اور جسطرح ظاہر مصحف کو بغیر طہارت کے چھو نہین سکتا اوسیطرح حقیقت کلام
نہین پاتا مگر وہ دل جو اخلاق بد کی نجاست سے طاہر اور پاکیزہ ہو کوئی شخص قرآن مجید کی
عظمت نجانیگا تا وقتیکہ حقسبحانہ تعالی کی عظمت نہ پہچانیگا آدمیکو چاہیئے کہ اوسکے صفات
اور افعال مین غور کرے اور سمجھے کہ قرآن اوسکا کلام ہے جسکے قبضہ قدرت مین سب
ہے اگر سبکو ہلاک کرڈالے تو اوسکو کسیکا خوف نہین اور اوسکے کمال مین کچھ نقصان
نہ آئیگا سبکا خالق حافظ رزاق وہی ہے ان سب باتون کا خیال کرے تو اوسکی عظمت
اور بزرگی کا کچھ شمہ آدمی کے دل مین آجائیگا تیسرا ادب یہ ہے کہ پڑہنے مین دل حاضر رہے
غافل نہو اور جو کچھ غفلت سے پڑہا گیا اوسے نہ پڑہنے کے برابر جانے اور پھر ابتدا سے پڑہے
اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سیر کیواسطے باغ کو گیا اور وہان کے عجائب وغرائب سے
غافل رہا اور باہر چلا آیا اسواسطیکہ قرآن مجید بوستون کا تماشہ گاہ ہے اسمین بہت عجائب
اور حکمتین ہین اگر کوئی اسمین تامل کرے تو پھر اور کسی چیز کیطرف مشغول نہوگا اگر کوئی
شخص قرآن شریف کے معنے نہ سمجھتا وہ بڑا کم نصیب ہے لیکن چاہیئے کہ اوسکی عظمت دل
مین رکھے تا کہ خیال اور طرف منتشر نہو چوتھا ادب یہ ہے کہ ہر لفظ کے معنی کا خیال کرے
تا کہ معنی سمجھ مین آئین اگر ایکبار مین نہ سمجھے تو اعادہ کرے اور اگر اوس سے کچھ لذت حاصل
ہوئی ہے تو بھی اعادہ کرے بہت پڑہنے سے یہ اولی و افضل ہے اگر کوئی شخص ایک
آیت پڑہے اور دوسری آیت کے معنی کا خیال کرے تو اوسنے اوس آیت کا حق نہین ادا
کیا چاہیئے کہ ہر آیت مین اوسکے معنی کے سوا اور کچھ خیال نہ رکھے جب حقتعالی کی صفات کی

آیتین پڑہے تو اوسکے صفات کے اسرار مین تأمل اور غور کرے کہ قدوس عزیز جبار حکیم وغیرہ کے کیا معنی ہین اور جب حقتعالی کے افعال کی آیتین پڑہے مثلاً خلق السموٰت والارض تو عجائب خلق سے خالق کی عظمت سمجہے اور اوسکا کمال علم و قدرت کا خیال کرے پانچوان ادب یہ ہے کہ اوسکا دل بہی صفات مختلفہ کیطرف رجوع کرے جسطرح آیتونکی معنی مختلف آتے ہین مثلاً خوف کی آیت پر جب پہونچے تو دل پر خوف اور ہراس اور رقت طاری ہو اور جب رحمت کی آیت پر پہونچے تو فرحت و انبساط دل مین پیدا ہو اور جب حقتعالی کی صفتین سنے تو مین تواضع و انکسار کی حالت پیدا ہو اور جب کفار کے اقوال محال سنے جو حق سبحانہ تعالی کی جناب مین بکتے ہین مثلاً اسکو اوسکا شریک سمجہتے ہین یا کسیکو اوسکا فرزند بناتے ہین تو آواز کو پست کرے اور شرم و خجالت سے پڑہے اسطرح ہر آیت کے ایک معنی ہے اور ہر معنی کا ایک مقتضا ہے اوسی صفت پر ہو جانا چاہیے تاکہ آیت کا حق ادا ہو چہٹا ادب یہ ہے کہ قرآن اسطرح سنے کہ گویا حقتعالی سے سنتا ہے اور فرض کرلے کہ اسی سے سن رہا ہے ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین قرآن شریف پڑہتا تہا اور کچہ حلاوت نپاتا تہا یہان تک کہ مینے فرض کرلیا کہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے سنتا ہون پہر آگے بڑہا اور فرض کیا کہ حضرت جبرئیل امین سے سنتا ہون اور زیادہ حلاوت پائی پہر اور آگے بڑہا اور بڑے مرتبہ کو پہونچا اب اسطرح پڑہتا ہون کہ گویا حق سبحانہ تعالے سے سنتا ہون اب وہ لذت پاتا ہون کہ ہرگز اوسکے پہلے پائی نتہی

فصل بست و ہشتم آداب دعا کے بیان مین

تضرع اور زاری سے دعا کرنی نجملہ تقربات الٰہی ہے جیسا کہ حقتعالی ارشاد فرماتا ہے

ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ انہ لا یحب المعتدین یعنے پکارو اپنے
ربکو گریہ وزاری کے ساتھ اور چپکے سے حد بڑہنے والون کو وہ دوست نہین رکہتا ہے
اور فرمایا قال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی
سیدخلون جہنم داخرین یعنے اور کہتا ہے رب تمہارا مجھکو پکارو کہ پہونچون تمہاری
فریاد کو جو لوگ تکبر کرتے ہین میری بندگی سے اب وہ داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ الدعاء ہو العبادۃ دعا مانگنا ہی عبادت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی چیز اللہ کے
نزدیک دعا سے بہتر نہین ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالی سے اوسکے فضل کی درخواست
کرو کہ اوسکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے کوئی مانگے اور فرمایا ہے کہ دعا عبادتون
کا مغز اور خلاصہ ہے اسکا سبب یہ ہے کہ عبادتون سے عبودیت مقصود ہے اور
عبودیت اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اپنی شکستگی اور عاجزی ظاہر کرے اور خدا
کی قدرت اور عظمت کا خیال کرے اور دعا مین یہ دونون باتین ہین اور تضرع اور زاری
جسقدر زیادہ ہے بہتر ہے دس آداب دعا مین ملحوظ رکہنا چاہئے پہلا ادب یہ ہے کہ
بزرگ اوقات مین دعا کرنیکی کوشش کرے مثلاً عرفہ رمضان مبارک جمعہ کی صبح کا
وقت وسط شب دوسرا ادب یہ ہے کہ بزرگ حالات کو نگاہ رکھے جیسے غازیون
کے جنگ کرنیکا وقت اور وقت باران اور نماز فریضہ کا وقت اسواسطے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ان وقتون مین آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہین اسیطرح اذان اور
تکبیر کے وسط اور روزہ کی حالت مین اور اوسوقت جب ان بہت رقیق ہو اسواسطے کہ

ولکی رقت در رحمت کھلنے کی دلیل ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ دعا قبلہ رخ ہوکر مانگے
اور اپنے ہاتھونکو اٹھائے اور اتنے اونچے کرے کہ بغلونکی سفیدی معلوم ہونے
لگے اور آخر کو منھہ پر پھیر لے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حقتعالی اسبات سے بہت بزرگ
ہے کہ جس ہاتھہ کو اوسکے طرف اوٹھائین وہ اوسے خالی پھیرے اور رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دعا کریگا تین چیزون سے خالی نرہیگا یا اوسکا گناہ
معاف فرمایا جائیگا یا فوراً کوئی چیز اوسے پہونچیگی یا آیندہ ملیگی چوتھا ادب یہ ہے کہ دعا مین
بے اعتمادی نکرے بلکہ دل اسبات پر جمائے کہ خواہ نخواہ قبول ہوگی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ یعنی دعا کرو تم اللہ سے
اوسکی قبولیت کا یقین کرکے پانچوان ادب یہ ہے کہ دعا خشوع اور خضوع اور
زاری اور حضور قلب سے کرے اللہ تعالی فرماتا ہے انہم کانوا یسارعون فی
الخیرات یدعوننا رغبا و رھبا یعنے وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیون پر اور پکارتے
تھے ہمکو توقع سے اور ڈر سے اور فرمایا ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جو دل غافل ہو اوسکی دعا نہین سنی جاتی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو کسی بلا مین
مبتلا کردیتا ہے تاکہ اوسکا تضرع سنے چھٹا ادب یہ ہے کہ دعا مین الحاجت اور تکرار کرے
اور دعا کرنا نچھوڑے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے تھے اور اگر سوال کرتے تو تین دفعہ کرتے اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا جب مانگو تو اللہ تعالی سے بہت بار سوال کرو کہ تم کریم
سے مانگتے ہو ساتوان ادب یہ ہے کہ دعا کو خدائے تعالی کے ذکر سے شروع کرے اول ہی

سوال نکرے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کبھی نہین سنا کہ آپنے دعا شروع کی ہو اور پہلے یہ کلمات نہ کہہ لئے ہون
سبحان ربی العلی الاعلی الوہاب اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو
شخص کچھ حاجت اللہ تعالی سے مانگے اوسکو چاہئے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت مانگے پھر خاتمہ درود شریف پر کرے اسلئے کہ اللہ تعالی
دونون درودونکو قبول کرتا ہے تو وہ اس بات سے بزرگ ہے کہ درمیان دعا کے
درمیانی مطلب کو چھوڑ دے اور ایک حدیث مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جب تم اللہ تعالی سے حاجت مانگو تو ابتدا مجھ پر درود پڑہو کہ اللہ تعالی
کا کرم اس امر کا مقتضی نہین کہ اوس سے کوئی دو حاجتین مانگے تو ایک پوری کردے اور
دوسری کو نکرے یعنی درود قبول فرماوے اور اصل مقصد بر نلاوے آٹھوان ادب یہ ہے کہ دعا سے
پہلے توبہ کرے گناہون سے قدم باہر رکھے دل کو بالکل خدا کے حوالے کردے اسواسطے کہ
اکثر دعاؤن کے رد ہونیکا سبب دل کی غفلت اور گناہونکی ظلمت ہوتی ہے حضرت
کعب الاحبار نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین قحط پڑا حضرت موسی علیہ السلام اپنی
تمام امت کے ساتھ تین مرتبہ دعائے باران کیواسطے نکلے دعا نہ قبول ہوئی وحی آئی کہ
ای موسی تمھارے گروہ مین ایک غماز ہے جبتک وہ رہیگا مین دعا قبول نکرونگا حضرت موسی
علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ شخص کون ہے بتا کہ مین اوسے نکالدون ارشاد ہوا کہ مین
غمازی سے منع کرتا ہون خود کیونکر کرون حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ سب لوگ غمازی
سے توبہ کرو غرض سبھون نے توبہ کی باران رحمت آیا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ ایکبار بنی اسرائیل مین قحط پڑا لوگون نے بارہا بارش کیلئے دعائین کین قبول نہوئی اونکے

پیغمبر پر وحی آئی کہ ان لوگون سے کہدو کہ تم دعا کیواسطے ایسی حالت مین نکلے ہو کہ تمھارے بدن نجس اور پیٹ حرام سے بھرے ہوے ہین اور ہاتھ خون ناحق مین آلودہ ہین ایسے نکلنے سے میرا غصہ تمپر اور زیادہ ہوا میرے سامنے سے دور ہو نوان ادب یہ ہے کہ آواز پست اور دعا آہستہ کرے اسواسطے کہ حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب آئے جب مدینہ منورہ کے قریب پہونچ گئے تو آپنے تکبیر کہی اور لوگون نے بھی اللہ اکبر کہا اور آواز خوب بلند کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو جس شخص کو تم پکارتے ہو وہ نہ بہرا ہے نہ غائب ہے بلکہ وہ تمھارے قریب ہے اور خداوند کریم نے اپنے نبی ذکریا علیہ السلام کی استائش مین تعریف فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا واذ نادی ربہ ندآء خفیا یعنے جب پکارا اپنے ربکو چھپے پکار اور فرمایا ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لایحب المعتدین دسوان ادب یہ ہے کہ دعا مین قافیہ کا تکلف نکرے اسلئے کہ دعا مانگنے کا حال تضرع اور انکسار کرنیوالے کا سا ہونا چاہئے اور اوسکو تکلف مناسب نہین بعض لوگون نے انہ لایحب المعتدین کی تفسیر مین فرمایا کہ معتدین کے معنی قافیون مین تکلف کرنے والے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا مین مسجع سے دور رہو اور بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ ذلت اور عاجزی کی زبان سے دعا مانگو خواہ بخواہ فصاحت عبارت اور بلاغت سے نہ مانگو بہتر یہ ہے کہ دعوات ماثورہ کے سوا اور کچھ نہ مانگے اسلئے کہ ہوسکتا ہے کہ دعا مانگنے مین حد سے تجاوز کر جاے اور ایسی چیز مانگے جو مقتضاے مصلحت نہو غرض تضرع اور خشوع سے بلا لحاظ قافیہ اور تکلف کے دعا کرے کہ خدا تعالی کے نزدیک عاجزی ہی پسند ہے اور یہ نہ کہے کہ بہت دفعہ ہمنے دعا کی اور قبول نہوی اسواسطے کہ

قبولیت کا وقت اور اوسکی مصلحت خدا ہی بہتر جانتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگون سے کسیکی دعا جب قبول ہوگی کہ جلدی نکرے اور جب دعا قبول ہوئے یہ کہنا سنت ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور اگر دعا قبول ہونے مین دیر لگے تو کہے الحمد للہ علی کل حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی ہر شب پچھلی رات کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماکر ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے مجھسے دعا مانگے اور مین قبول کرون اور کوئی ہے جو مجھسے مانگے مین اوسکو دون اور کوئی ہے مجھسے مغفرت کا خواہان ہو پس مین اوسکو بخشدون واضح ہوا اوقات کے بہتر ہونیسے حالات بھی بہتر ہوتے ہین مثلاً سحر کا وقت دلکی صفائی کا ہے اور تشویش مین ڈالنے والی چیزون سے خالی ہونیکا وقت ہے اور عرفہ اور جمعہ کا روز خدا تعالی کی رحمت کا ہے اور اوقات کی عمدگی کا یہ ایک سبب ہے کہ حالات اوس سے عمدہ ہوتے ہین باقی اسرار جو اونمین ہین اونپر بشر کو واقفیت نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان اور تکبیر کے بیچ مین دعا رد نہین ہوتی اور فرمایا کہ روزہ دار کی دعا رد نہین ہوتی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب حالتون سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب سجدہ کی حالت مین ہوتا ہے پس سجدہ مین دعا کی کثرت کرو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا جب مانگتے تو دونون ہتیلیان ملالیتے اور اونکا اندرونی رخ اپنے منھ کیطرف رکھتے چاہئے کہ دعا مین اپنی نگاہ آسمان کیطرف نکرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم لوگون سے کوئی دعا مانگے تو چاہئے کہ یون نکہے کہ الہی تو مجھے بخشدے اگر چاہے اور تو مجھ پر رحم کر اگر چاہے بلکہ قطعی درخواست کرے

کر مجھکو بخشدے اور رحم کر سفیان بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ تم اپنے نفس کی خرابی سے واقف ہو کر دعا سے باز نہ ہو اور نہ سمجھو کہ ہم برے ہین ہماری دعا قبول نہو گی اسلئے کہ اللہ تعالی نے شیطان ملعون کی بہی دعا قبول فرمائی چنانچہ قرآن شریف مین ذکر ہے قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین یعنے کہا ای رب تو مجھکو مہلت دے اس دن تک کہ مردے زندہ ہو جاین حکم ہوا کہ تجھکو مہلت دی گئی ہے

فصل بست و نہم آداب کسب و تجارت کے بیان مین

واضح ہو کہ دنیا منزل راہ آخرت ہے اور آدمی کو کہانے اور پینے کی حاجت ہے اور کہانا پینا بغیر کسب کے ممکن نہین لہذا کسب کرنا ضرور ہوا لیکن جو شخص کہ ہر تن دنیا کے کمانے مین مصروف ہو وہ بدبخت ہے اور جو شخص خدا پر توکل کر کے بالکل آخرت کے کام مین مصروف ہو جاوے وہ نیکبخت ہے مگر درجہ توسط کا یہ ہے کہ آدمی دنیا کے کمانے مین بھی مشغول ہو اور آخرت کے کام بنانے مین بہی سرگرم رہے لیکن مقصود آخرت ہی کے کام کو سمجھے اور دنیا کا حصول فقط آخرت کے کام مین اطمینان حاصل ہونے کیواسطے سمجھنا چاہئے پس اپنی ذات کو اور اپنے اہل و عیال کو خلق سے بے پروا رکھنا اور کسب حلال سے انکی کفالت کرنا گویا دین کی راہ مین جہاد ہے اور عبادت سے افضل ہے جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام فرماتے ہین من طلب الدنیا حلالا تعففا عن المسئلۃ وسعیا علی عیالہ وتعطفا علی جارہ لقی اللہ ووجہہ کالقمر لیلۃ البدر یعنے جو شخص دنیا کو طلب کرے وہ حلال سے سوال کی عدم حاجت کیلئے اور اپنی اولاد پر سعی کرنے اور ہمسایہ پر شفقت کیلئے وہ اللہ تعالی سے

ملیگا اوس حال مین کہ اوسکا چہرہ چودہوین رات کے چاند کے مانند ہوگا ایکدن
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے علی الصباح ایک
جوان قوی اودہر سے گذرا اور ایک دوکان مین کچہ کام کرنے چلا گیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے
کہا افسوس ہے اتنی صبحکو کاش راہ خدا مین اوٹھا ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا
نہ کہو کیونکہ اگر وہ اپنے آپکو یا اپنے ماں باپ یا اپنی زوجہ اور لڑکون کو خلق سے بے پروا
کرنیکے لئے جاتا ہے تو وہ بہی خدا کی راہ مین ہے اور اگر تفاخر اور لاف اور تونگری کے
لئے جاتا ہے تو شیطان کی راہ مین ہے اور فرمایا ہے کہ پیشہ ور کی کمائی سب چیزون
سے زیادہ حلال ہے بشرطیکہ وہ نصیحت بجالاوے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا ہے کہ کسب نہ چہوڑو اور یہ نہ کہو کہ حقتعالی روزی دیتا ہے کیونکہ حقتعالی آسمان
پر سے سونا چاندی نہین بہیجتا ہے یعنی اس امر کی بہی اوسکو قدرت ہے مگر کسی حیلہ سے
روزی دینا اوسکی عادت ہے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا کسب چہوڑنا
چاہئے جو شخص خلق کا محتاج ہوجاتا ہے اوسکا دین تنگ ہوجاتا ہے عقل ضعیف اور
مروت زایل ہوجاتی ہے لوگ اوسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین اوزاعی نے
حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ کو دیکھا کہ لکڑیون کا گٹھا اپنی گردن پر اوٹھائے ہین پوچھا
آپکا یہ کسب تک ہوا کریگا فرمایا چپ رہ کہ حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی طلب حلال
کیواسطے ذلیل جگہ کھڑا ہوگا اوسپر بہشت واجب ہوجاتا ہے جاننا چاہئے کہ کسب اکثر چہہ معاملہ
پر ہوتا ہے بیع۔ ربوا۔ سلم۔ اجارہ۔ قراض۔ شراکت۔ ان معاملات کے سب شرطین اور مسائل
کتب فقہ مین بالتفصیل مذکور ہین یہان صرف وہ آداب جو معاملہ مین نگاہ رکہنا چاہئے بیان
کئے جاتے ہین وہ چار باتون سے متعلق ہین ایک یہ کہ مال کی تعریف حد سے زیادہ نہ کرے کہ

اسمین جھوٹھ اور دغا اور ظلم ہے بلکہ عیب خریدار خود بخود جانتا ہو تو بھی تعریف بھی
نکرے کہ بیفایدہ ہے حقتعالی نے فرمایا ہے ما یلفظ من قول الا لدیہ
رقیب عتید یعنے آدمی جو بات کہتا ہے اسکے سوال ہوگا کہ کیون کہا تھا اگر
بیہودہ بات کہی ہوگی تو اوسکا عذر نہو سکیگا اور جھوٹی قسم کھانی گناہ کبیرہ ہے
اگر سچی قسم ہے تو بھی ادنی کام کیواسطے جو خداتعالے کا نام لیا یہ بے ادبی ہے حدیث
شریف مین آیا ہے کہ تاجرون پر افسوس ہے نہین واللہ اور ہان واللہ کہنے کے سبب سے
اور پیشہ ورون پر افسوس ہے کل پرسون کے وعدہ کے سبب سے اور حدیث شریف مین آیا
ہے کہ جو کوئی اپنے مال کو قسم کھا کر بیچیگا قیامت کے دن حقتعالی اوسکی طرف نہ دیکھیگا
کہتے ہین کہ حضرت یونس ابن عبید ریشم کی تجارت کرتے تھے ایکدن ریشم نکالنے لگے
اونکے شاگرد نے خریدار کے سامنے کہا خداوندا مجھکو جنت کے کپڑے عنایت فرما
یونس ابن عبید نے پھر ریشم نہ نکالا اور فروخت نکیا اس ڈر سے کہ شاگرد کا یہ کہنا اپنے مال
کی تعریف ہے دوسری یہ کہ مال کا کوئی عیب خریدار سے نچھپائے اور حقیقت حال
کہدے اگر چھپائیگا تو دغاباز اور ظالم اور گنہگار ہوگا اور اگر کپڑے کی اوپر کی تہ دکھائی
یا اندھیرے مین کپڑا دکھائے تاکہ کپڑا اچھا نظر آئے تو ظالم اور دغاباز ہوجائیگا ایکدن آپ
گیہون والے کیطرف جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کا گذر ہوا آپنے اوسکے
گیہون کے انبار کے اندر دست مبارک ڈالا تو نمی تھی آپنے فرمایا یہ کیا ہے اوسنے
عرض کیا بھیگے ہوے گیہون ہین آپنے فرمایا کہ اسکو کیون نہ نکالڈالا من غشنا فلیس منا
یعنے جو دغابازی کریگا وہ ہماری گروہ سے نہین ہے ایک شخص نے تین سو درم کو اونٹ
بیچا اوسکے پاؤن مین کچھ عیب تھا واثلہ ابن الاسقع کہ صحابہ سے تھے وہان کھڑے تھے

جب یہ بات معلوم کی تو خریدار کے پیچھے دوڑے اور کہا اوسکے پاؤن میں عیب تہا وہ پھر آیا اور تین سو درم بیچنے والے سے پھیر لئے بایع نے اوس سے کہا کہ تمنے بیع کیون خراب کیا اونہون نے جواب دیا اسواسطے کہ مین نے جناب نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سنا ہے کہ یہ امر حلال نہین ہے کہ کوئی چیز بیچے اور اوسکا عیب چھپائے اور دوسرے کو بھی حلال نہین ہے کہ اوسکو جانے اور اطلاع نکردے اور کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبات پر ہم سب سے بیعت لی ہے کہ ہم مسلمانون کو نصیحت کرین اور اون پر نگاہ شفقت کرین اور چھپانا نصیحت نہین ہے جاننا چاہئے کہ ایسا معاملہ کرنا دشوار ہے اور بڑی محنت کا کام ہے دو چیزون سے اسمین آسانی ہوگی ایک یہ کہ عیب دار مال سوائے لے اگر سوائے لے چکا ہے تو عیب ظاہر کردینے کا ارادہ رکھے اگر کسی نے اوسکو بغیر سمجھے لے لیا ہے تو سمجھے کہ یہ نقصان مجھہ پر پڑا اور ون پر نقصان ڈالنے کا ارادہ نکرے جبکہ خود دغا بازپر لعنت کرتا ہے تو خود اونکی لعنت مین نہ پہنسے اصل یہ ہے کہ یہ سمجھہ لے کہ دغا بازی سے روزی کچھہ بڑہ نہین جاتی بلکہ مال سے برکت جاتی ہے اور نفع حاصل نہین ہوتا اور عیاری سے رفتہ رفتہ جو کچھہ ہاتھہ لگتا ہے دفعتًا ایسا کوئی واقعہ پیش آئیگا کہ وہ سب ضایع ہوجائیگا علاوہ اسکے مظلمہ باقی رہیگا اور اوس شخص کا سا حال ہوگا جو دودہ مین پانی ملایا کرتا تہا دفعتًا ندی آئی اور گائے کو بہا لیگئی اوسکے لڑکے نے کہا کہ تم دودہ مین تہوڑا تہوڑا پانی جو ملایا کرتے تھے وہ سب جمع ہوا اور گائے کو بہا لیگیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معاملہ مین خیانت آئی برکت چلی گئی برکت کی یہ معنی ہے کہ کسی کے پاس تہوڑا سا مال ہوا اور بہرہ مندی بہت ہوا اور اکثر کو اوس سے راحت ہوا اور اوس سے خیر بہت وقوع مین آئے اور کوئی ایسا شخص ہے کہ مال تو بہت سارا رکہتا ہے مگر وہ مال دنیا اور عقبیٰ مین اوسکی

تباہی کا باعث ہوتا ہے اور وہ اوس سے کچھ بہرہ مند نہین ہوتا پس تمکو چاہیئے حصول برکت کی فکر چاہیئے زیادتی اور برکت امانت داری سے حاصل ہوتی ہے بلکہ زیادتی بھی امانت کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ جو شخص امانت دار مشہور ہوا ہر شخص اوسکے ساتھ معاملہ کرنیکی خواہش رکھتا ہے اور اوسکو بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو شخص خیانت کے ساتھ مشہور ہوا اوس سے سب لوگ حذر کرتے ہین دوسری بات یہ ہے کہ جب سمجھ لیا کہ میری عمر سو برس سے زیادہ نہو گی اور آخرت کی مدت بے نہایت ہے تو یہ کیونکر روا رکھیگا کہ اس دنیا چند روزہ مین سونے چاندی کی زیادتی کیواسطے عمر ابد کو تباہ کرے ہمیشہ ان باتون کا خیال رکھے تاکہ عیاری اور دغابازی کی اوسکے دل مین جگہہ نہو جاے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے غصہ سے خلق لا الہ الا اللہ کے پناہ مین ہے جب دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہین اور یہ کلمہ کہتے ہین تو حقتعالی فرماتا ہے کہ تم جھوٹھے کہتے ہو اس کہنے مین تم سچے نہین ہو اور جسطرح بیع مین دغابازی نکرنا فرض ہے اوسیطرح ہر پیشہ مین فرض ہے اور دہوکہ حرام ہے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے رفو کرنے مین فتوی پوچھا آپنے فرمایا کہ بچا ہیئے مگر اوس شخص کو درست ہے جو اپنے پہننے کیواسطے کرے بیچنے کیلئے نہین جو شخص دہوکہ دینے کیواسطے رفو کریگا وہ گنہگار ہوگا اور اوسکی مزدوری حرام ہوگی تیسری بات یہ ہے کہ ناپ یا تول مین دغابازی نکرے حقتعالی فرماتا ہے ویل للمطففین یعنے خرابی ہے اون لوگونکی جب دیتے ہین کم تولتے ہین اور جب لیتے ہین تو زیادہ تولتے ہین اگلے بزرگونکی عادت تھی جو کچھ لیتے تھے تو آدہا حبہ کم لیتے تھے جب دیتے تھے تو آدہا حبہ زیادہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ آدہا حبہ ہم مین اور دوزخ مین محافظ ہے اور کہتے تھے کہ وہ شخص احمق ہے جو بہشت کو جسکی وسعت

سات زمین آسمان کے برابر ہے آدہے حبہ پر بیچدے اور وہ شخص احمق ہے جو
آدہے حبہ پر طوبیٰ کو ویل یعنے بہلائی کو برائی سے بدلے حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے بیٹے کو دیکہا کہ کسیکو دینے کیواسطے دینار تولتا ہے اور اوسکے نقش مین جو
میل تہا اوسے صاف کرتا ہے فرمایا بیٹا تیرا یہ کام دو حج اور دو عمرون سے بہتر ہے اگلے
بزرگون نے کہا ہے دو ترازو والا آدمی کہ ایک سے تولکر دیتا ہے اور ایک سے
تول کرلیتا ہے تمام فاسقون سے بدتر ہے اور جو بزاز کپڑا مول لینے کیوقت ڈہیلا
ناپتا ہے اور دینے کیوقت کہینچ کر ناپتا ہے وہ بہی اوسمین داخل ہے اور جو قصاب
کہ گوشت کے ساتھ اوس ہڈیکو تولکر دیتا ہے جسکے دینے کا رواج نہین وہ بہی اوسمین
داخل ہے اور جو شخص غلہ بیچے اور اوسمین عادت سے زیادہ خاک ہو وہ بہی اونہین داخل
ہے اور یہ سب باتین حرام ہین اور سب معاملات مین خلق کے ساتھ انصاف کرنا واجب
ہے کیونکہ کسی نے اگر کسی کو ایسی بات کہی کہ وہی بات سننے سے خود ناراض ہوتا ہے
تو اوسنے دینے لینے مین فرق کیا اس گناہ سے آدمی جب بچیگا کہ کسی معاملہ مین اپنی
ذات کو دینی بہائیون پر ترجیح نہ سمجہے اور یہ سخت اور مشکل بات ہے اسیواسطے حقتعالیٰ
نے فرمایا ہے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا یعنے کوئی
شخص ایسا نہین کہ دوزخ پر جسکا گذر نہو لیکن جو کوئی پرہیزگاری کی راہ سے قریب تر ہے وہ
جلدتر رہائی پائیگا چوتہی بات یہ ہے کہ جنس کے نرخ مین کچہ دغا نکرے اور قیمت
نہ چہپائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منع فرمایا ہے کہ لوگ قافلہ سے
آگے جائین اور شہر کا نرخ چہپائین تاکہ خود ارزان خرید لین جب ایسا ہو تو مال والے کو
بیع فسخ کرنیکا حق ہے اور اس امر سے بہی آپنے منع فرمایا ہے کہ کوئی مسافر شہر مین مال لاے

اور ارزان بیچے اور کوئی شخص اوس سے یہ کہے کہ یہ مال مجھہ پاس چھوڑ جاؤ مین کچھہ دن کے
بعد گران بیچونگا اور اس امر سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص بظاہر کسی خریدار کو اسواسطے
گران کردے تاکہ دوسرا شخص اوسے سچا جانکر زیادہ قیمت پر مول لیجاے اگر کسی
صاحب مال سے یہ معاملہ کیا تاکہ دوسرا فریب مین آجائے تو جب یہ بھید کھلے تو بیع
کا فسخ کرنا درست ہے یہ عادت ہے کہ مال کو بازار مین رکھتے ہین جو لوگ واقعی خریدار نہین
وہ قصداً قیمت کو بڑہا دیتے ہین یہ امر حرام ہے اسیطرح جو سودا آدمی مالکی قیمت نہین جانتا
اوسکو سستا بیچتا ہے اوسکا مال خریدنا درست نہین ہے اگرچہ فتوی یہی دیا جائیگا
کہ ظاہر بیع بھی درست ہے لیکن چونکہ حقیقت حال اوس سے پوشیدہ رکھے لہذا گنہگار
ہوگا بصرہ مین ایک سوداگر تھا شہر سوس سے اوسکے غلام نے اوسکو خط لکھا کہ امسال
نیشکر پر آفت آگئی ہے اور لوگوں کو خبر ہونے نپاے پہلے ہی سے شکر تم مول لیلو اوس
سوداگر نے بہت سی شکر مول لے رکھی اور وقت پر بیچی تیس ہزار درم کا فائدہ ہوا اپنے
دل مین خیال کیا کہ ایک مسلمان سے مین نے دغا کی اور نیشکر پر آفت آنا اوس سے چھپایا
ایسا کام کب درست ہوگا تیس ہزار درم لیکر شکر والے کے پاس گیا اور کہا یہ تیرا مال ہے
اوسنے کہا کیون تمام قصہ اوسکو کہہ سنایا اوسنے کہا مین اب تجھے حلال کردیا جب
گھر آیا تو سوچا کہ شاید لحاظ کے مارے اوسنے یہ کہا ہو اور مین تو اوسکے ساتھ دغا کر
چکا ہون دوسرے دن پھر لیگیا اور نہایت اصرار کیا کہ یہ تیس ہزار درم تو لے لے مجبور
ہوکر اوسنے لیلئے معلوم ہو کہ جو شخص اصلی قیمت کہتا ہے اوسکو سچ کہنا چاہئے اور مین دغا
نکرے اور اگر مال مین کچھہ نقصان آگیا تو بتادے اور اگر اوسنے گران مول لیا ہے اور سہل
انگاری کی ہے کہ بیچنے والا دوست یا عزیز تھا تو یہ بھی کہدے اور اگر کوئی چیز

دس دینار کی کھکر مال کے عوض دے اور وہ اسقدر قیمت پر نہیں بکتی تو دس دینار ال کی قیمت کہنا نہ چاہئے اور اگر پہلے ال کو ارزان خریدا اور پھر نرخ بڑھ گیا تو پہلی قیمت ظاہر کردے اسکی تفصیل دراز ہے بازاری لوگ اس امر میں بہت خیانت کرتے ہیں اور اوسکو خیانت نہیں جانتے اصل یہ ہے کہ آدمی جس دغا کو اپنے لنسبت روا نہیں کہتا خود بھی اوروں کے ساتھ وہ دغا کرے اور ان باتوں کو اپنی کسوٹی بنائے کیونکہ جو شخص اصلی قیمت کے اعتماد پر مول لیتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے خوب جانچ لیا ہے اور واجبی قیمت پر مول لیا ہے اگر اس امر میں دغا ہوگی تو خریدار راضی نہوگا اور یہ دغابازی ہے

فصل سیویں آداب سفر کے بیان میں

واضح ہو کہ سفر دو ہیں ایک باطن کا اور ایک ظاہر کا سفر باطن عالم ملکوت آسمان و زمین میں اور خدا کی عجیب عجیب صنعتوں میں اور راہ دین کے منزلوں میں دل کا سفر ہے اور مردوں کا سفر یہی کہ جسم سے گھر میں بیٹھے رہیں اور دل سے بہشت میں جسکی زمین اور آسمان کے برابر بلکہ زیادہ ہے جولانیاں کرتے ہیں اسواسطے کہ عالم ملکوت عارفوں کا بہشت ہے کیطرح مزاحمت کو اسمیں دخل نہیں حقتعالی لوگوں کو اسی سفر کیطرف بلاتا ہے اور فرماتا ہے اولم ینظروا فی ملکوت السموٰت والارض وخلق اللہ من شئ وہ شخص جو یہ سفر کرنے میں عاجز ہے اوسکو ظاہر میں اسطور پر سفر کرنا چاہئے کہ جسم کو جا بجا لیجائے تاکہ ہر جگہہ سے فائدہ اوٹھائے مثال اوس شخص کی ایسی ہے جو چلتا ہوا کعبہ کو جائے تاکہ ظاہر کعبہ کو دیکھے اور دوسرے کی مثال اوس شخص کے مانند ہے جو اپنی جگہہ پر بیٹھا رہے پاؤں نہ ہلائے اور کعبہ خود اوسکے پاس آئے اور اپنے

اسرار اوس سے کہ ان دونون مین بڑا فرق ہے اسیواسطے سفر باطن کی تفصیل فتوح ہے اس کتاب مین سفر ظاہری کے متعلق صرف آداب لکھے جاتے ہین اور وہ ابتدا سفر سے انتہا سفر تک گیارہ ہین پہلا یہ ہے کہ پہلے لوگون کا قرض ادا کرے اور جنکا امانت دار ہے اونکی امانتین سپرد کرے اور جنکا نفقہ اوسپر واجب ہے اونکا نفقہ مہیا کرے اور زاد راہ حلال سے حاصل کرے اور اسقدر ساتھ لے کہ ہمراہیون کے ساتھ سلوک کر سکے اسواسطے کہ کہانا کھلانا اور اچھی باتین کرنا اور ہمراہیون کے ساتھ خلق نیک کرنا سفر مین منجملہ مکارم اخلاق ہے دوسرا یہ ہے کہ ایسا شایستہ رفیق پیدا کرے جو دین کے کامون مین اوسکا مددگار رہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے الواحد شیطان والاثنان شیطانان والثلثة جماعة یعنے ایک شخص ایک شیطان ہے اور دو دو شیطان ہین اور تین جماعت ہے اور فرمایا کہ مسافرون کو چاہئے کہ سفر مین ایک شخص کو اپنا امیر اور سردار بنائین اسواسطے کہ سفر مین رائین مختلف ہوتی ہین اور جبتک ہر ایک شخص سے متعلق نہوگا وہ تباہ ہوگا اگر عالم کا انتظام نعوذ باللہ دو خدا سے متعلق ہوتا تو تمام عالم تباہ ہوجاتا اور امیر ایسے شخص کو بنائین جو اخلاق مین سب سے بہتر ہو اور سفر بہت کرچکا ہو تیسرا یہ ہے کہ دوست اور آشناون کو رخصت کرے اور ہر ایک کے ساتھ یہ دعا پڑہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرمایا کرتے تھے استودع اللہ دینك وامانتك وخواتیم عملك یعنے سپرد کرتا ہون مین خدا کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور انجام کار تمہارا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب کوئی شخص سفر کو جاتا تو فرماتے تھے زودك اللہ التقوی وغفر

ذنبك ووجه لك الخير حيث ما توجهت یعنے اللہ تعالی تقوی کو تیرا
توشہ کرے اور تیرے گناہ بخشے اور جہان تو ہو تجھکو خیر کا متوجہ کرے جو شخص مقیم ہو
اوسکو مسافر کیواسطے یہ دعا کہنا سنت ہے اور چاہیئے کرجب رخصت کرنے لگے تو
سبکو خدا کے سپرد کرے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن
خیرات دیتے تھے ایک شخص ایک لڑکے کو ساتھ لے آیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالی عنہ نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہ لڑکا جسقدر تجھہ سے مشابہ ہے مین نہین دیکھا کہ
کوئی لڑکا اپنے باپ سے اتنی شباہت رکھتا ہو اوسنے عرض کیا کہ یا امیر المومنین
اس لڑکے کی عجیب و غریب سرگذشت ہے مین سفر کو جا رہا تھا اور اوسکی ماں
حاملہ تھی اوسنے کہا کہ تو مجھے ایسے حال مین چھوڑ جاتا ہے مین نے جواب دیا
استودع الله ما فی بطنك یعنے جو تیرے پیٹ مین ہے مین خدا کے سپرد کیا
جب مین سفر سے واپس آیا اسکی ماں مرچکی تھی ایک رات مین بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا
دور سے آگ سی نظر آئی مین نے پوچھا یہ کیا ہے کہا گیا کہ یہ تیری زوجہ کی قبر کی روشنی
ہے ہر شب یون ہی دیکھا کرتے ہین مین نے جواب دیا کہ وہ تو نماز گذار اور روزہ دار تھی یہ
امر کیونکر ہوگا غرضکہ مین گیا اور قبر کھول کر دیکھا تو ایک چراغ روشن ہے یہ لڑکا اوسکے
کھیل رہا ہے مین نے ایک آواز سنی کہ اے شخص تو نے اس لڑکے کو ہمارے سپرد کیا تھا
ہمنے تجھے حوالہ کر دیا اگر اسکی ماں کو بھی ہمارے سپرد کرتا تو اوسے بھی ہم تیرے حوالہ کرتے چوتھا یہ
ہے کہ دو نمازین پڑھے ایک تو نماز استخارہ سفر سے پہلے پڑھے وہ نماز اور اوسکی
دعا مشہور ہے دوسری نماز یہ ہے کہ باہر نکلتے وقت چار رکعت پڑھے اسواسطے کہ
حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین سفر کا ارادہ رکہتا ہون مین نے وصیت نامہ لکہا ہے اب کیو
دون باپ بیٹے کو یا بہائی کو آپنے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کو جانے لگتا ہے تو اپنا
قایم مقام او خلیفہ اللہ تعالی کے نزدیک اون چار رکعتون سے زیادہ دوست تر
نہین چہوڑتا ہے جو اوسوقت پڑہے اس نماز مین سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑہے
اور یہ دعا پڑہے اللهم انی اتقرب بهن الیك فاخلفنی بهن فی اهلی و
مالی وهی خلیفة فی اهله وماله ودربت حول داره حتی یرجع الی اهله
یعنے ای اللہ نزدیکی ڈہونڈتا ہون اون رکعتون کے ذریعہ سے تیری طرف پس خلیفہ کر تو
اونہین میرے اہل او رمال مین اور وہ خلیفہ اوسکے اہل او رمال مین ہین گہومتے ہین اوسکے گہر
کے گرد جب تک وہ پہر آتا ہے اپنے اہل کیطرف پانچوان یہ ہے کہ جب گہر کے
دروازہ پر پہونچے تو یون کہے بسم اللہ باللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوة
الا باللہ رب اعوذ بك ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجهل او یجهل
یعنے خدا کے نام کے ساتہ نکلتا ہون مین اللہ تعالی پر بہروسہ کیا نہین طاقت
گناہ سے بچنے اور عبادت کرنیکی مگر اللہ تعالے کی مدد سے ای رب مین تیری پناہ
مانگتا ہون اس امر سے کہ خود گمراہ ہو جاؤن یا گمراہ کیا جاؤن یا ظلم کرون یا ظلم کیا جاؤن
یا جہالت کرون یا کوئی مجہ سے جہالت کرے اور جب دروازے سے نکل کر چلے تو کہے
اللهم بك انتشرت وعلیك توكلت وبك اعتصمت والیك توجهت
اللهم انت ثقتی وانت رجای فاكفنی وما اهمنی وما لا اهتم به وما انت اعلم
به منی عزجارك وجل ثناءك ولا اله غیرك اللهم زودنی التقوی واغفرلی
ذنبی ووجهنی للخیر اینما توجهت یعنے ای اللہ تیری مدد سے نکلا اور تجہ پر بہروسہ کیا اور تجہکو

مضبوط پکڑا اور تیرے طرف متوجہ ہوا الٰہی تو میرا اعتماد اور تو میری امید ہے پس بچا مجھکو
اوس چیز سے جسنے مجھکو تردد مین ڈالا اور جسکا اہتمام مین نہین کر سکتا اور جو چیز کہ تجھکو
معلوم مجھسے بڑا ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور کوئی معبود نہین
سوا تیرے الٰہی توشہ دے مجھکو تقوی کا اور بخشدے میرے گناہ اور مجھکو خیر کا متوجہ کر
جہان مین رہون اور اس دعا کو منزل سے کوچ کرتے وقت بھی پڑھ لیا کرے اور جب
سواری پر سوار ہو تو یون کہے سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین
وانا الی ربنا لمنقلبون یعنے پاک ہے وہ ذات جسنے اسکو ہمارا تابع کیا اور ہم نہ تھے
اوسکے مقابل ہونیوالے اور ہمکو اپنے رب کیطرف پھر جانا ہے چھٹا یہ ہے کہ جمعرات
کو صبح سے سفر شروع کرنیکی کوشش کرے اسواسطے کہ جناب سرور کائنات علیہ السلام
والصلوٰۃ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
ہے کہ جو کوئی سفر کرنا چاہے یا کسی سے کچھ طلب کرنا چاہے تو صبح سفر کرے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللھم بارک لامتی فی بکورھا یوم السبت
یعنے ای اللہ برکت دے تو میری امت کیلئے اونکی صبحون مین ہفتہ کے دن اور یہ دعا
بھی فرمائی ہے اللھم بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس یعنے ای اللہ برکت دے
تو میری امت کیلئے اونکے صبحون مین جمعرات کے دن تو ہفتہ اور پنجشنبہ کی صبح مبارک
ہے ساتواں یہ ہے کہ جب تک آفتاب خوب گرم نہو ئے منزل نکرے کہ یہ امر
سنت ہے اور اکثر راستہ راتکو قطع کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اندھیرے
مین راہ چلو کیونکہ مسافت راتکو اسقدر طی ہوتی ہے کہ دنکو اسقدر طی نہین ہوتی اور
جب منزل نظر آئے تو کہے اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب

الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریح
وما ذرین ورب البحار وما جرین السالک خیر ھذا المنزل وخیر
اھلہ واعوذ بک من شر ھذا المنزل وشر ما فیہ اصرف عنی شر اشرارھم
یعنے یا اللہ رب ساتون آسمانون کا اور اوس چیز کا جسپر اونھون نے سایہ ڈالا اور
پروردگار ساتون زمین کا اور جسکو اونھون نے اوٹھایا اور رب شیطانون کا جسکو انھون نے
بہکایا اور پروردگار ہواؤن کا جسکو اونھون نے پراگندہ کیا اور مالک دریاؤن کا جسکو
اونھون نے بہایا تجھسے سوال کرتا ہون اس منزل کے خیر اور اوسکے باشندونکی بہلائی
اور تیری پناہ مانگتا ہون اس منزلکی برائی سے اور برائی سے اوس چیز کی جو اوسمین
ہو بدونکی برائی کو تو دفع کر اور جب منزل پر اوتر تو دوگانہ پڑھکر یون کہے اللھم
انی اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر
ما خلق یعنے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے پورے کلمات سے کہ کوئی نیک اور کوئی
بد اون سے تجاوز نہین کرسکتا برائی سے مخلوق کے آٹھوان یہ ہے کہ ڈنکو ساتھی
احتیاط رکھے کہ قافلہ سے علیحدہ نہ چلے اسلئے کہ عجب نہین کہ مارا جاے یا ہدارہ جاے
اور راتکو سونیکے وقت جاگتا رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ بحالت
سفر جب ابتداے شب مین سوتے تو دست مبارک تکیہ کیطرح سرہانے لیتے اور اگر
آخر شب مین سوتے تو ہاتھ کسیقدر کھڑا کرلیتے اور سر مبارک ہتیلی پر رکھتے اور اس سے
غرض یہ تہی کہ شدت سے نیند نہ آے اور ایسا نہو کہ سوتے رہین اور آفتاب نکل آوے
اور جو بات کہ سفر سے مطلوب ہے اوس سے بہتر چیز یعنے نماز قضا ہو جاے اور راتکو
یہ مستحب ہے کہ سب رفیق ملکر پہرہ دینیکے لئے باری مقرر کرلین اور ایک سو جاے دوسرا

جاگتا رہے کہ یہ طریقہ مسنون ہے اور جسوقت سفر مین وحشت ہو تو یہ کہے
سبحان الملك القدوس رب الملائكة والروح جللت السموات
بالعزة والجبروت یعنے پاک ہے مالک نہایت پاک ہے پروردگار ہے
فرشتون اور جبرئیل کا تو نے آسمانون کو عزت بخشی بزرگی اور قوت سے اور رات یا دن
مین کسی دشمن یا درندے کا خوف ہو تو آیۃ الکرسی اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو
آخر تک اور سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھے نوان یہ ہے کہ جانور پر بوجھ کم لادے
اوسکی پیٹھ پر کھڑا نہو اور سو ہین اور اوسکے منھ پر لکڑی نہ مارے اور صبح و شام ایک
ساعت نیچے اتر آوے تاکہ اپنے پاؤن ہلکے ہون اور جانور سبکبار ہو اور جانور کے
مالک کا دل خوش ہو سبب بعضے اگلے بزرگ اس شرط سے کرایہ کرتے کہ جانور سے کبھی
اوترینگے مگر باوصف اسکے بھی اوترتے تھے تاکہ وہ اوترنا جانور پر صدقہ ہو جاوے
اور جس جانور کو بے سبب مارینگے یا بہت بوجھ اوسپر لادینگے وہ قیامت مین جھگڑا
کریگا حضرت ابو داؤد رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک اونٹ مر گیا اونہون نے کہا کہ ای اونٹ
حقتعالی سے میری شکایت نکرنا اسواسطے کہ تو جانتا ہے کہ مین تیری طاقت سے
سوا تجھپر بوجھ لادتا تھا اور جسقدر بوجھ جانور پر لادنا منظور ہو کرایہ والے کو
بتاوے اور شرط کرلے تاکہ اوسکی رضامندی حاصل ہو اور اقرار سے زیادہ بوجھ
نہ لادے حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ اونٹ پر سوار تھے کسی نے اونہین ایک خط
دیا کہ فلان شخص کو دیجیے اس خط کو آپنے نلیا اور فرمایا کہ کرایہ والے سے مین نے اسکی
شرط نہین کی ہے اور اوسکی بات پر کچھ عمل نکیا اگرچہ ادھر کا سدباب کرنا تقوی سبب جاننا
دسوان یہ ہے کہ سفر مین پانچ چیزین اپنے ساتھ رکھے ام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
جب سفر کو تشریف لیجاتے تھے تو کنگھی آئینہ مسواک سرمہ دانی مدری اپنے
ساتھ لیجاتے مدری اوسے کہتے ہین جس سے سر کے بال سیدھے اور برابر کرتے ہین
اور ایک روایت مین مقراض بھی ہے اور صوفیون نے ڈول اور رسی اور سوئی
اور دھاگے کو بھی بڑہایا ہے گیارہوان یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
جب سفر سے واپس آتے اور آپکی نگاہ مدینہ منورہ پر پڑتی تو فرماتے اللھم اجعل
لنا بھا قرارا و رزقا حسنا یعنے الٰہی کر ہمارے لئے اسمین قرار اور پاک روزی پھر
کسیکو پہلے اطلاع کیواسطے بھیجتے اور منع کرتے تھے کہ ہمراہیون کوئی شخص یکایک
اپنے گھر مین نہ چلاجاے ایک مرتبہ دو آدمیون نے عدول حکمی کی ہر ایک نے اپنے
گھرون مین برائی دیکھی اور آزردہ ہوے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر
سے واپس آتے تو پہلے مسجد مین جاکر دو رکعت نماز پڑہتے جب گھر مین تشریف لیجاتے
تو یون فرماتے توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا یعنے توبہ کرتا ہون
توبہ اپنے رب کیطرف رجوع کرتا ہون اسطرح کہ نچھوڑے ہمپر کوئی گناہ اور گھر والون
کیواسطے تحفہ تحایف لیجانا سنت موکدہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی کے
پاس اگرچہ نہو تو ایک پتھر ہی توبرہ مین ڈالدے اور غالبًا تحفہ کے لیجانے مین
ترغیب کیلئے ایسی تاکید کیگئی ہے کیونکہ سفر سے آنیوالے کیطرف سبکی نگاہ رہتی ہے
اور تحفہ سے دلون کو سرور ہوتا ہے

فصل سی و یکم آداب حسن اخلاق کی بیانمین

واضح ہو کہ حقتعالی کے راہ کی منزلون سے دنیا بھی ایک منزل ہے اور سب اس

منزل مین مسافر ہین اور چونکہ سب مسافرون کا مقصد سفر ایک ہے تو سب مسافر
گویا ایک ہین پس چاہیئے کہ ان مین باہم محبت اور الفت ہو الفت خوش خلقی کا
نتیجہ ہے اور خوش خلقی کی فضیلت عیان ہے اور یہ وہی چیز ہے کہ خداوند نے
نے اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعریف کی اور فرمایا انك لعلی خلق عظیم
یعنے اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق یعنے جو چیز لوگون کو جنت مین
بہت داخل کریگی وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور خوش خلقی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ ای ابوہریرہ حسن خلق کو اپنے
پر لازم کرلے انہون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حسن خلق کیا ہے آپنے فرمایا کہ جو
شخص تجہ سے جدا ہو تو اس سے ملا کر اور معاف کر اوسکو جو تجہ پر ظلم کرے اور دے
اوسکو جو تجہکو محروم رکھے اور نیز فرمایا کہ جب دین کے دو بہائی ملتے ہین او سکی
مثال ایسی ہے جیسے دو ہاتھ کہ ایک دوسرے کو دہوتا ہے اور دو ایماندار جب کبھی
ملتے ہین تو اللہ تعالیٰ ایک کو دوسرے سے اچھا فائدہ پہونچاتا ہے حضرت ابو ادریس
خولانی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ مین تمکو خدا کے واسطے دوست
رکہتا ہون اونہون نے کہا کہ تمکو بشارت ہو کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
سے مین نے سنا ہے کہ قیامت کے دن عرش کے اطراف کرسیان بچہائینگے کچھ لوگ
اونپر بیٹھینگے اونکے چہرے چودہوین رات کے چاند کے مانند تابان ہونگے سب
لوگ تو ہراس مین ہونگے اور یہ کرسی نشین بخوف رہینگے یہ کرسی نشین لوگ خدا کے
دوست ہین نہ اونکو ڈر ہوگا نہ غم لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کون لوگ ہین فرمایا

المتحابون فی اللہ یعنے وہ لوگ ہین جو ایک دوسرے کو خدا کیواسطے دوست رکھتے
ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری محبت اون لوگون
کیلئے ثابت ہے جو میری خاطر سے ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہین اور میری محبت
اون لوگون کے واسطے واجب ہے جو میرے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرتے
ہین اور میری محبت اون لوگون کیلئے ثابت ہے جو میرے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہین
اور میری محبت اون لوگون کیلئے واجب ہے جو ایک دوسرے کی مدد میری خاطر سے
کرتے ہین اور فرمایا کہ ایمان کی رسیون مین زیادہ مضبوط حب للہ اور بغض للہ
ہے اسی حدیث کے باعث واجب ہے کہ آدمی کے کچھہ دشمن ہون جنسے بغض للہ
رکھتا ہو اور کچھہ دوست ہون جنسے حب للہ رکھتا ہو واضح ہو کہ حب للہ اور بغض للہ دونو
باتین ہین اور اونکی تفصیل کتاب کیمیاء سعادت مین بشرح وبسط مرقوم ہے اس رسالہ
مین صرف وہ آداب اور حقوق مسلمانون کے ذکر کئے جاتے ہین جنکا بیان کرنا ضروری
ہے جاننا چاہئے کہ مسلمانون کے کئی حق ہین پہلا حق یہ ہے کہ آدمی جو چیز اپنے
واسطے پسند نہین کرتا وہ کسی مسلمان کیواسطے بھی پسند نکرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانونکی مثال ایک آدمی کی سی ہے کہ جب اوسکا ایک عضو
دکھتا ہے تو تمام اعضا کو خبر ہوتی ہے اور سب اعضا دردناک ہوتے ہین اور فرمایا ہے
کہ جو شخص دوزخ سے نجات چاہتا ہے اوسکو چاہئیے کہ کلمہ شہادت پر مرجاوے اور جو
امر پسند نہین کرتا کہ لوگ اوسکے ساتھہ کرین وہ امر خود بھی اورون کے ساتھہ نکرے
حضرت موسی علیہ السلام نے حقتعالی سے پوچھا کہ یا الہ العالمین تیرے بندون مین بڑا
عادل کون ہے ارشاد ہوا کہ وہ جو آپ ہی انصاف کرے دوسرا حق یہ ہے کہ

کوئی مسلمان اوسکے ہاتھ اور اوسکے زبان سے رنج نہ پائے جناب سرور کائنات علیہ السلام و الصلوۃ نے پوچھا کہ ای لوگو تم جانتے ہو کہ کون شخص مسلمان ہے لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان لوگ سلامت ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مومن کون ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ مومن وہ ہے کہ جس سے مومنوں کو جان و مال میں بفکری ہو پھر پوچھا کہ مہاجر کون ہے ارشاد ہوا کہ مہاجر وہ ہے جو برے کام کو چھوڑ دے اور فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ آنکھ سے ایسا اشارہ کرے کہ کوئی مسلمان اوس اشارہ کے سبب سے رنجیدہ ہو اور یہ بھی حلال نہیں کہ کوئی ایسا کام کرے جس کے سبب سے کوئی مسلمان گھبرائے اور ڈرے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حقتعالی دوزخیوں کو خارش میں مبتلا کریگا اسقدر کہ کھجائینگے کہ استخوان نکل آئینگے پھر پکاریگا ہوالا پکاریگا کہ محنت اور اذیت کیسی ہے وہ کہینگے کہ نہایت سخت اذیت بڑی ہے جو ابد یا جائیگا کہ یہ اذیت اس سبب سے ہے کہ تم دنیا میں مسلمانوں کو ستاتے تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے ایک شخص کو بہشت میں دیکھا جدہر چاہتا تھا سیر کرتا پھرتا تھا یہ گلگشت اوسکو اس سبب سے نصیب ہوئی کہ اوس نے راہ پر سے ایک درخت کاٹ ڈالا تھا تا کہ کسیکو تکلیف نہو تیسرا حق یہ ہے کہ کسی کے ساتھ تکبر نکرے اسواسطے کہ حقتعالی متکبروں سے دشمنی رکھتا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی کہ فروتنی اختیار کرو تا کہ کوئی کسی پر فخر نکرے اسواسطے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین بیوہ عورتوں اور مسکینوں کے ساتھ جاتے اور اونکی حاجت روائی کرتے تھے یہ نہ چاہتے

کہ حقارت کی نظر سے دیکھے کہ شاید وہ خدا کا ولی ہو اور اوسکو خبر نہو کہ حقتعالی نے اولیا کو پوشیدہ رکھا ہے تا کوئی اونکی طرف راہ نپاے چوتھا حق یہ ہے کہ غماز کی بات کسی مسلمان کے حق مین نسنے کیونکہ غماز فاسق ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ کوئی غماز بہشت مین نجائیگا اور جو شخص کہ تیرے سامنے اورونکی بدی کریگا اور ون سامنے تجھے بھی برا کہیگا اوس سے دور رہنا چاہئے پانچوان حق یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نکرے اسواسطے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی سے باتکا موقوف کرنا درست نہین ہے بہتر وہ ہے کہ پہلے سلام کرے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حقتعالی نے حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام سے فرمایا کہ تیرا مرتبہ اور نام جو برا کیا کہ تو نے اپنے بھائیونکی خطا معاف کی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر تو کسی مسلمان بھائی کا گناہ معاف کریگا تو حقتعالی تیری عزت اور بزرگی زیادہ کریگا چھٹا حق یہ ہے کہ حتی المقدور ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرے وہ نیک ہو یا بد حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس کے ساتھ ہوسکے نیکی کر اگرچہ وہ اوس قابل نہین مگر تو تو اس لائق ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ خلایق سے دوستی اور پارسا او غیر پارسا کے ساتھ احسان کرنا اصل عقل ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو شخص بات کرنیکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑتا تھا تو جبتک وہ خود نچھوڑتا تھا آپ نچھوڑتے تھے اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص بات کرتا تو آپ اوسکی طرف بالکل متوجہ ہوجاتے اور جبتک تمام نہوتی تحمل فرماتے ساتوان حق یہ ہے کہ بوڑھونکی تعظیم کرے اور بچون پر رحم کرے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

بوڑہونکی عزت نکریگا اور بچون پر رحم اور شفقت نکریگا وہ میری امت مین نہین ہے اور
فرمایا ہے کہ سفید بالونکی تعظیم خدا کی تعظیم ہے اور فرمایا ہے کہ جو جوان بوڑہونکی تکریم
کرتا ہے حقتعالی جلشانہ جوانون کو توفیق دیگا کہ بوڑہاپے مین اوسکی تعظیم کرین یہ
درازی عمر کی خوشخبری ہے کہ جسکو بوڑہونکی تکریم کی توفیق ہوگی تو اوسپر دلیل ہے
کہ وہ بہی بوڑہا ہوگا تاکہ اوسکا بدلہ دیکہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب
سفر سے واپس آتے تو لوگ لڑکونکو آپکی خدمت بابرکت مین حاضر کرتے آپ ہی کسو اپنے
پر اپنے آگے بٹہاتے تہے کسی کو پیچہے وہ آپس مین فخر کرتے اور کہتے تہے مجہے آگے
بٹہالیا اور تجہے پیچہے ایک چہوٹے سے بچے کو آپکے پاس لیگئے کہ آپ اوسکا نام
رکہدین اور اوسکے حقمین دعاء خیر کرین آپنے اوسکو گود مین لیا اگر کوئی لڑکا پیشاب کرتا
تو لوگ غل مچا کر چاہتے تہے کہ اوسکو حضرت سے لے لین آپ فرماتے تہے کہ اوسے
رہنے دو تاکہ یہ پورا پیشاب کرلے اور اسکا پیشاب نروکو اور اوسکے سامنے آپ ہشاش
بشاش رہتے کہ وہ رنجیدہ نہو جب وہ باہر جاتا تو آپ اوسکو دہو ڈالتے اور اگر
لڑکا خردسال ہوتا تو پانی اوسکے پیشاب پر چہڑک لیتے سبحان اللہ ایسکو اخلاق نبوی
کہتے ہین اہل ایمان کا حق یہ ہے کہ سب مسلمانون کے ساتھ مشفق اور کشادہ پیشانی اور
خندان رہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی کشادہ پیشانی
اور سہل گیر کو دوست رکہتا ہے اور فرمایا ہے کہ جو نیک کام مغفرت کا سبب ہے وہ خندہ پیشانی
اور کشادہ پیشانی اور شیرین زبانی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ ایک
غریب عورت حضرت رسول خدا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے سامنے راہ روک کر
کہڑی ہوگئی اور عرض کرنے لگی کہ مجہے آپسے کچہ کام ہے آپنے فرمایا کہ اس گلی مین جہان

تیرا جی چاہے بیٹھ جا تیرے ساتھ مین بھی بیٹھونگا وہ بیٹھ گئی آپ بھی بیٹھ گئے جبتک اوسنے اپنا تمام حال عرض کیا آپ بیٹھے رہے نوان حق یہ ہے کہ کسی مسلمان سے وعدہ خلافی نکرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسمین یہ تین چیزین پائی جائین وہ منافق ہے اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکھے ایک یہ کہ جھوٹ بولتا ہو دوسرے وعدہ خلافی کرتا ہو تیسری امانت مین خیانت کرتا ہو دسوان حق یہ ہے کہ ہر ایک کی تعظیم اوسکے مرتبہ کے مطابق کرے جو شخص لوگون مین عزیز ہو اوسکی بڑی تعظیم کرے اگر کوئی شخص لباس فاخرہ اور سواری اسپ اور شوکت اور تجمل رکھتا ہو تو سمجھے کہ وہ بڑے مرتبہ کا آدمی ہے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ایک سفر مین تھین جب دسترخوان بچھا ایک فقیر آیا فرمایا کہ ایک روٹی اوسکو دیدو اور ایک سوار بھی پہنچا فرمایا اسکو بلاؤ حاضرین نے کہا کہ آپنے فقیر کو چھوڑکر امیر کو بلایا حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے ہر ایک کو ایک مرتبہ عنایت کیا ہے ہمکو اوسی حق کا نگاہ رکھنا چاہیئے فقیر ایک روٹی کے ساتھ خوش ہو جاتا ہے امیر کے ساتھ ایسا کرنا مناسب نہین اوسکے ساتھ وہ امر کیجئے جسمین وہ خوش ہو حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آئے تو اوسکی تعظیم کرو جناب سلطان الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کسیکو اپنی چادر مرحمت کرتے تھے کہ بچھا کر بیٹھے ایک بوڑھیا جس نے آپکو دودہ پلایا تھا آپکے پاس آئی آپنے اوسکو اپنی چادر پر بٹھایا اور فرمایا کہ ای مادر مرحبا جو تیرا جی چاہے مانگ مین تجھے دونگا غنیمت کے مال سے آپکو جو حصہ ملا تھا آپنے اوسکو عنایت کیا اوسنے اوس مال کو لاکھ درم کے معاوضہ مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ بیچا گیارہوان حق یہ ہے کہ جب دو مسلمان آپسمین خفا ہون تو انمین صلح

کرانیکی کوشش کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین تمھین بتادون
کہ کیا چیز روزہ نماز اور صدقہ سے افضل ہے لوگون نے عرض کیا ارشاد کیجئے فرمایا مسلمانون
مین صلح کرا دینا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم ایکدن بیٹھے بیٹھے ہنسنے لگے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ میرے
ماں باپ آپ پر فدا ہون ہنسنے کا کیا سبب فرمایا میری امت کے دو مرد رب العزت کے
سامنے زانو کے بل گرتے ہین ایک تو کہتا ہے کہ خدایا میرا انصاف کر دے کہ اوسنے
مجھہ پر ظلم کیا ہے اوس سے حقتعالی فرماتا ہے اسکا حق دیدے وہ عرض کرتا ہے
خدایا میرے سب نیکیان تو مدعیون نے لے لین اب میرے پاس کچھہ باقی نہین ہے
حقتعالی دادخواہ سے فرماتا ہے کہ اب تو کیا کریگا اسکے پاس کوئی نیکی نہین ہے وہ عرض
کرتا ہے کہ میرے گناہ اسکے حوالہ فرما تو اسکے گناہ اوس کے سر پر رکھتے ہین اور بہنوز
مظلمہ باقی رہتا ہے بعدہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا شروع کیا اور فرمایا کہ یہ
بہت بڑا دن ہے کہ ہر ایک اس امر کا حاجت مند ہوتا ہے کہ اوس کے اوسکا بار عصیان
اوتار لیں اوسوقت ارحم الراحمین دادخواہ سے فرماتا ہے کہ سر اوٹھا کر دیکھہ تجھکو کیا دکھا
دیتا ہے وہ عرض کرتا ہے ای پروردگار چاندی کے شہر دیکھتا ہون سونے کے مکانات
دیکھتا ہون جو جواہر اور موتیون کے جڑے ہوے ہین آیا کسی پیغمبر کی ملک ہین یا کسی شہید
یا صدیق کی حقتعالی ارشاد فرماتا ہے یہ اوسکی ملک ہین جو اوسکی قیمت دے
عرض کرتا ہے کہ خدایا مین کیونکر دے سکتا ہون ارشاد ہوتا ہے کہ تو اسطرح دے سکتا ہے
کہ اپنے اس بھائی کا گناہ معاف کر دے وہ بے اختیار عرض کرتا ہے کہ یا ارحم
الراحمین مین نے اوسکا گناہ معاف کیا حکم ہوتا ہے اوٹھہ اور اسکا ہاتھہ پکڑ اور تم دونو

جنت مین جاؤ گے کہا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالیٰ سے ڈرو
اور خلق مین صلح کی کوشش کیا کرو کہ حقتعالیٰ قیامت کے دن مسلمانون مین صلح کرتا ہے
بارہوان حق یہ ہے کہ مسلمانون کے تمام عیوب اور پوشیدہ برائیون کو چھپائے اسواسطے کہ
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اس جہان مین مسلمانونکی پردہ پوشی کریگا قیامت کے
دن حقتعالیٰ اوسکے گناہونکو پوشیدہ رکھیگا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ جسکو مین پکڑتا ہون وہ چور ہو یا شرابی یہی چاہتا ہون کہ
حقتعالیٰ اوسکے گناہ فاحش کو چھپائے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اے لوگو تمنے فقط زبان سے کلمہ پڑہا ہے ابھی تمہارے دلون مین ایمان
نہین آیا لوگونکی غیبت نکیا کرو اونکی پوشیدہ برائیونکو نہ ڈہونڈہو جو شخص کسی مسلمان کا راز
فاش کرتا ہے حقتعالیٰ اوسکے عیب فاش کرتا ہے تاکہ وہ رسوا ہو اگرچہ وہ گہر کے اندر ہو
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مجھے یاد ہے کہ جب پہلے ایک شخص کو
لوگون نے چوری کے الزام مین پکڑا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
لائے تاکہ آپ اوسکا ہاتھہ کاٹین آپکے چہرۂ نورانی کا رنگ متغیر ہوگیا لوگون نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ آپکو اس کام سے کیا کراہت آئی ہے فرمایا کیون نہ آئے اپنے
بھائیونکی دشمنی مین شیطان کا مددگار کیون ہو اگر تم چاہتے ہو کہ حقتعالیٰ تمہین بخشدے اور
تمہارے گناہ چھپائے اور معاف کرے تو تم بہی لوگون کے گناہ چھپاؤ کیونکہ جب سلطان
کے پاس لیجاؤ گے تو بغیر حد قایم کرنیکے کچہ چارہ نہوگا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ایک رات گشت کیواسطے نکلے ایک گہر سے سرود کی آواز آئی آپ چہت پر چڑہ
گئے جب گہر مین گئے تو ایک مرد کو دیکہا کہ ایک زانیہ کے ساتھہ شراب پی رہا ہے

آپنے فرمایا ای دشمن خدا تو یہ سمجھتا تھا کہ تیرے ایسے گناہ کو چھپا رکھیگا اوس نے
عرض کیا کہ یا امیر المومنین جلدی نہ کیجئے میں نے اگر ایک گناہ کیا ہے تو آپنے
بھی تین گناہ کیے ہیں حق تعالی فرماتا ہے لا تجسسوا اور آپنے جستجو کی اور فرماتا ہے
وأتوا البيوت من أبوابها اور آپ چھت پر سے آئے اور فرماتا ہے
لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستأنسوا وتسلموا على أهلها اور آپ
بے اجازت چلے آئے اور سلام بھی نہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ
اگر میں معاف کروں تو توبہ کریگا اوس نے عرض کیا ہاں توبہ کرونگا اور پھر ہرگز ایسے کام
کے پاس بھی نہ جاونگا آپنے معاف کیا اور اوس نے توبہ کی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے لوگوں کی وہ باتیں سننے کو کان لگایا
جو بطور خود بغیر کسیکو سنانیکی نیت سے کرتے ہیں قیامت کے دن اوسکے کان میں
سیسا پگھلا کر ڈالا جائیگا تیسرا ان میں حق یہ ہے کہ تہمت کی راہ سے دور رہے
تاکہ مسلمانوں کے دل کو بدگمانی سے اور زبان کو غیبت سے بچائے اسواسطے کہ جب
کوئی شخص کسی گناہ کا سبب ہوتا ہے تو اوس گناہ میں خود بھی شریک ہو جاتا ہے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تہمت کی جگہ بیٹھے اوسکو
حق نہیں ہے کہ اوس شخص کو ملامت کرے جو اوس سے بدگمان ہو حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے آخر میں ام المومنین حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا
سے مسجد میں باتیں کر رہے تھے ایک شخص اون کے پاس سے نکلا آپ نے اوسکو بلایا اور فرمایا یہ میری
بی بی ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ آپ شاید اوس سے کسی سے
بدگمانی کریں گر آپسے نہیں کر سکتے فرمایا کہ شیطان آدمی کے جسم میں اسطرح سیر کرتا ہے

جسطرح خون رگون مین امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک مرد کو
دیکھا کہ رستے مین ایک عورت سے باتین کرتا تھا اوسکو اپنے دُرّے مارے اوس نے
عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہ میری زوجہ ہے فرمایا کہ تو ایسی جگہہ کیون نہین باتین
کرتا جہان کوئی نہ دیکھے چودہوان حق یہ ہے کہ اگر صاحب جاہ و منزلت ہو تو
کسیکی سعی کرنے مین دریغ نکرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے
فرمایا کہ مجھسے مطلب چاہو میرے دل مین آتا ہے کہ دون لیکن دیر کرتا ہون تاکہ تم سے
کوئی سعی کرے کہ اوسکو بھی اجر ملے سعی کرو ثواب پاؤ اور فرمایا ہے کہ کوئی صدقہ
زبانی صدقہ سے بہتر نہین ہے لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ زبانی صدقہ کیا ہے
فرمایا وہ سعی جو کسیکی جان بچائے یا کسیکو نفع پہونچائے یا اذیت سے بچائے پندرہوان حق یہ ہے کہ
جب سنے کہ کوئی مسلمان کے حق مین زبان درازی کرتا ہے اور اوسکی آبرو یا اوسکے
مال کا قصد کرتا ہے اور وہ مسلمان غائب ہے تو خود جوابدہی مین اوسکا
نائب بنے اور اوسکو ظلم سے بچاوے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو
مسلمان اوس جگہہ کسی مسلمان کی مدد کریگا جہان لوگ اوسکو بری بات کہتے ہین اور
اوسکی بیحرمتی کے درپے ہین تو حقتعالی اوس مدد کرنیوالے کی وہان پر مدد کریگا
جہان مدد کا وہ نہایت محتاج ہوگا اور جو مسلمان ایسی جگہہ مدد سے فروگذاشت
کریگا جہان لوگ کسی مسلمان کی بیحرمتی کرتے ہون تو حقتعالی اوس فروگذاشت
کرنیوالے کو بھی اوسوقت ذلیل و ضایع کریگا جہان وہ اپنی مدد کو نہایت دوست
رکھتا ہو سولہوان حق یہ ہے کہ جب کسی برے آدمی کی صحبت مین پھنس جاوے
تو جبتک رہائی پاوے اوسکے ساتھ مدارا کرے اور بالمشافہ سختی اور درشتی نکرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اس آیہ کریمہ ویدرون بالسنتہ السیئۃ
کے معنی یون کہے ہین کہ سلام اور مدارات سے برائی کا عوض کرو حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اجازت چاہی کہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو آپنے فرمایا اجازت دو اور
شخص اپنے قوم کا برا آدمی ہے جب وہ شخص آیا تو آپنے اوسقدر اوسکی مراعات فرمائی
کہ مین یہ سمجھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اوسکا بڑا مرتبہ ہے جب وہ باہر گیا تو
مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسکو برا آدمی بھی فرمایا اور باوصف اوسکے
مراعات بھی کی فرمایا کہ ای عائشہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک وہ آدمی برا
ہوگا جسکے شر کے خوف سے لوگ اوسکے ساتھ مراعات کرتے ہون اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ برا کہنے والونکی زبان سے تو اپنی آبرو کو جس چیز کی بدولت
بچاسے وہ چیز صدقہ ہے حضرت ابو الدردا نے کہا ہے کہ بہت لوگ ایسے
ہین کہ ہم اون کے سامنے تو ہنستے ہین لیکن ہمارا دل اونپر لعنت کرتا ہے ستروان
حق یہ ہے کہ فقیرون کے ساتھہ ملاقات اور دوستی رکھے اور امیرون کے پاس
بیٹھنے سے حذر کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نعم الامیر
علی باب الفقیر وبئس الفقیر علی باب الامیر یعنے اچھا وہ امیر ہے جو
فقیر کے دروازہ پر آوے اور برا وہ فقیر ہے جو امیر کے دروازہ پر جاوے اور فرمایا ہے
کہ مردون کے پاس نہ بیٹھو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین
فرمایا کہ وہ امیر لوگ ہین حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی سلطنت مین جہان کوئی مسکین
دیکھتے اوسکے پاس بیٹھہ جاتے اور فرماتے تھے مسکین مسکین کے پاس بیٹھتا ہے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کو مسکین کہنے سے زیادہ کوئی نام پسند نتہا حضرت سلطان الانبیا
علیہ الصلوٰۃ والثنا نے یون دعا کی ہے کہ خدایا جبتک تو مجہے زندہ رکہے مسکین رکہ
اور جب مارنا چاہے مسکین مار اور جب حشر کرے تو مسکینون کے ساتہہ حشر کر
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خدایا مین تجہکو کہان ڈہونڈہون فرمایا شکستہ
دلون کے پاس تہارہوان حق یہ ہے کہ مسلمان کا دل خوش کرنے اور اوسکی حاجت
روا کرنیکے لئے کوشش کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص
نے کسی مسلمان کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے کہ گویا تمام عمر حقتعالیٰ کی خدمت
کی اور فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی آنکہہ روشن کریگا قیامت کے دن حقتعالیٰ
اوسکی آنکہہ روشن کریگا اور فرمایا ہے کہ جو کوئی دنکو یا رات کو گہڑی بہر کیلیئے کسی مسلمان
کے کام کیو ہسطے جاتا ہے تو اوسکا کام نکلے یا نہ نکلے مگر اوس جانیوالے کے واسطے وہ
گہڑی بہر مسجد مین دو مہینے کے اعتکاف سے زیادہ افضل ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص
کسی غمگین کو راحت پہونچاوے یا کسی مظلوم کو ظلم سے چہوڑاوے حقتعالیٰ اوسکو تہتر مغفرتین
عنایت فرمائیگا اور فرمایا ہے کہ تم اپنے برادر کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ظالم ہو تو کیونکر مدد کرین آپنے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے باز رکہنا
یہی مدد ہے اور فرمایا ہے کہ حقتعالیٰ کے نزدیک کوئی عبادت اس سے زیادہ مقبول
نہین ہے کہ تو کسی مسلمان کے دلکو خوش کرے اور فرمایا ہے کہ دو خصلتین ہین کہ اون سے
زیادہ کوئی عبادت بہتر نہین ہے ایمان لانا اور خلق کو آرام دینا اور فرمایا ہے کہ دو
خصلتان ایسی ہین کہ اون سے بدتر کوئی گناہ نہین شرک کرنا اور لوگون کو ستانا اور
فرمایا کہ جسکو مسلمان کا غم نہو وہ میری امت مین نہین ہے حضرت فضیل کو لوگون نے دیکہا کہ

رو رہے تھے پوچھا تم کیون روتے ہو فرمایا کہ اون غریب مسلمانون کے رنج مین جنہون نے مجھہ پر ظلم کیا ہے اسواسطے کہ فردای قیامت کو اون سے سوال ہوگا کہ تم نے کیون ظلم کیا وہ رسوا ہونگے اور اونکا کوئی عذر پیش رفتہ نہوگا حضرت معروف کرخی نے کہا ہے کہ جو شخص روز تین بار کہیگا اللّٰهم اصلح امة محمد اللّٰهم ارحم امة محمد اللّٰهم فرج عن امة محمد صلی اللّٰه علیه وسلم اونکا نام ابدالون مین لکھینگے انشاء اللّٰه تعالیٰ ۹ اخوان حق یہ ہے کہ جسکے پاس جا بات کرینگے قبل پہلے خود سلام کرکے مصافحہ کرے رسول مقبول صلی اللّٰه علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اوسکو جواب نہ دو جبتک پہلے سلام نکرلے ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللّٰه علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور سلام نکیا آپنے فرمایا باہر جا کر پھر آ اور سلام کر حضرت انس رضی اللّٰه تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ جب آٹھہ برس مینے حضرت صلی اللّٰه علیہ وسلم کیخدمت کی تو آپنے فرمایا کہ ای انس طہارت پوری کیا کر تاکہ تیری عمر دراز ہوا اور جس کے پاس جا یا کر پہلے اوسکو سلام کیا کر تاکہ تیری نیکیان زیادہ ہون اور جب اپنے گھر مین جایا کر تو اپنے لوگون سے سلام علیک کیا کر تاکہ تیرے گھر مین خیر بہت ہو ایک شخص حضرت صلی اللّٰه علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور کہا سلام علیکم آپنے فرمایا کہ اسکے واسطے دس نیکیان لکھی جائینگی دوسرا شخص حاضر ہوا اور سلام علیکم ورحمة اللّٰه کہا آپنے فرمایا کہ اسکے واسطے بیس نیکیان لکھی جائینگی تیسرا شخص آیا اوسنے کہا سلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاتہ آپنے فرمایا اسکے لئے تیس نیکیان لکھی جائینگی اور رسول مقبول صلی اللّٰه علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب گھر مین جاؤ سلام کرو اور جب باہر آؤ اوسوقت بھی سلام کرو اور فرمایا ہے جب دو مسلمان باہم مصافحہ کرتے ہین تو

ستر رحمتین اونمین تقسیم کئے جاتے ہین او نہتر رحمتین اوسکا حصہ ہوتی ہین جو اون دونومین زیادہ خندان اور کشادہ رو ہوتا ہے اور جب دو مسلمان باہم سلام کرتے ہین تو سو رحمتین اونمین تقسیم ہوتی ہین نوئے رحمتین اوسکا حق ہے جو ابتدا کرتا ہے اور دس اوسکا حق جو جواب دیتا ہے بلکہ جواب سلام کا دینا فرض کفایہ ہے کہ اگر جماعت سے ایک ہی جواب دیگا تو سب گناہ سے بچ رہینگے اور بزرگان دین کے ہاتھہ پر بوسہ دینا سنت ہے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ کو بوسہ دیا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جب ہم کسی دوست کے پاس جائین تو پشت کو خم کرین یا نہین فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ اوسکا ہاتھہ چومین فرمایا کہ نہین پھر پوچھا مصافحہ کرین فرمایا کہ ہان لیکن جب سفر سے کوئی پھر آئے تو منھہ پر بوسہ دینا اور بغل گیر ہونا سنت ہے مگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سرو قد کھڑے ہونیسے خوش نہ ہوتے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص ہمین محبوب نہتا آپکے واسطے ہم سرو قد نہ اوٹھتے تھے ہمین معلوم تہا کہ آپ اس امر سے ناراض ہوتے ہین لیکن جہان یہ عادت ہو گئی ہے وہان اگر کوئی تعظیم کیواسطے سرو قد اوٹھیگا تو مضایقہ نہین مگر کسی کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا منع ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسبات کو دوست رکھے کہ لوگ اوسکے سامنے دست بستہ کھڑے ہون لو وہ خود تیار رہے اور اپنے کیواسطے دوزخ مین اپنی جگہہ ٹہرالے بعضے اون حق یہ ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہمیں تعلیم فرمایا ہے کہ جسکو چھینک آئے وہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور جو شخص
اسکو سنے وہ یرحمک اللہ کہے پھر وہ کہے یرحمک اللہ لی ولکم اور جب کوئی شخص
الحمد للہ نہ کہیگا یرحمک اللہ کا مستحق نہوگا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب
چھینک آتی تھی آواز پست کرتے اور منھ پر ہاتھ رکھتے تھے اگر پائخانہ یا پیشاب
کی حالت میں کسیکو چھینک آئے تو صرف دل میں الحمد للہ کہے حضرت ابراہیم نخعی نے کہا ہے
کہ اگر زبان سے کہیگا تو بھی مضایقہ نہیں ہے حضرت کعب الاحبار نے کہا ہے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ کیا تو نزدیک ہے جو آہستہ بات کروں
یا دور ہے کہ پکار کر کہوں ارشاد ہوا کہ جو مجھے یاد کریگا میں اوسکا ہمنشین ہوں پھر
عرض کیا کہ یا الٰہی میرے بہت سے حال میں مثلاً جنابت قضاء حاجت ایسے حال میں تجھے
یاد کرنا بے ادبی ہے ارشاد ہوا کہ ہر حال میں مجھے یاد کر اور کچھ اندیشہ نکر اکیسواں
حق یہ ہے اولاد پر واجب ہے کہ اپنے والدین کی اطاعت اور اونکے ساتھ احسان
کریں جیسا قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے وقضیٰ ربك الا تعبدوا الا ایاہ وبا
لوالدین احسانا حقتعالیٰ اپنی عبادت کو ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیکے ساتھ
ملایا ہے کیونکہ ماں باپ اولاد کے وجود کو پیدا کرنے اور پرورش کرنیکے سبب ہیں
اور دوسری جگہ ارشاد ہے اما یبلغن عندك الکبر احدهما او کلاهما فلا
تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا کریما واخفض لهما جناح الذل من
الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا یعنے اگر پہنچیں تیرے نزدیک
کبرسنی کو ایک ان دونوں سے یا ہر دو پس مت کہو اونکو اف اور اونکو جواب سخت
مت دو اور حرمت سے بات کرو تواضع اور ذلت کا بازو اونکے روبرو بچھیے کرو

اور کہو کہ ای رب انپر بخشش کر اور رحم کر جیسا کہ وہ ہمکو پرورش کئے ہین صغرسنی مین
فائدہ اُف کلمہ عربی ہے جیسا اردو مین ہون یا ہو حالت غصہ مین کہا جاتا ہے
اور ایسا لفظ بہی والدین کی شان مین کہنے کی ممانعت ہے حدیث قدسی مین وارد ہے
من رضی عنہ والداہ فانا عنہ راض جو کہ راضی رہے اس سے اوس کے
ماںباپ تو مین بہی اوس سے راضی ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماںباپ
کے ساتھ نیکی کرو تا تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیکی کرینگے اور ارشاد فرمایا ہے
ماںباپ کی نافرمانی کرنیوالا پروردگار سے دور ہے ملایک سے دور ہے جنت سے
دور ہے دوزخ سے نزدیک ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ
شخص کمینا ہے جو اپنے ماںباپکو گالی دیتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ایسا کون ہوگا کہ اپنے ماںباپکو خود گالی دیگا فرمایا کہ جو شخص دوسرون کے ماںباپ کو
گالی دیگا وہ اوسکے ماںباپکو گالی دینگے تو گویا وہ گالی خود اوسنے دی اور جو کوئی
اپنے ماںباپکو گالی دیگا قبر مین اوسکو سخت عذاب ہوگا فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کہ مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون نماز مین سستی نکرو باندی غلام کو ایذا مت
دو ماںباپکے ساتھ نیکی کرو کیونکہ ماںباپ کے ساتھ نیکی کرنا تحقیق عمر زیادہ کرتا ہے
اور خویش و اقارب کے ساتھ بہی احسان اور نیکی کرنا عمر زیادہ کرتا ہے اور اونکو رنج و ایذا
دینا عمر اور رزق مین نقصان کرتا ہے اور حقتعالی غضب مین آویگا قاطع الرحم پر اور
دوستونکو ناخوش رکھے ورنہ قاطع الرحم ہے خداتعالی ہمکو توفیق خیر عنایت فرماوے

فصل سترہوین آداب مجلس وغیرہ کے بیان مین

واضح ہو حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہین مجالس مومن

مجلسًا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم حسرۃ یوم
القیمۃ وان دخلوا الجنۃ للثواب ترجمہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا
اللہ کو اور نہ درود بھیجا نبی اپنے پر مگر کہ ہوگی یہ مجلس اوپر سبب حسرت کی دن قیامت
کے اگرچہ داخل ہووین بہشت مین واسطے ثواب کے یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور درود کا دیکھینگے
پشیمان ہونگے کہ کاشکے تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتے اور دوسری حدیث شریف
مین ارشاد ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البخیل من ذکرت عندہ فلم
یصل علی بڑا بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنے نام لیا جاوے میرا پس
نہ درود بھیجے مجھپر ظاہر ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس مین
ضرور ذکر خدا اور رسول کرے اگر نہ کریگا تو باعث حسرت کا ہوگا مناسب ہے کہ جب
نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوے درود بھیجے علما رحمۃ اللہ علیہم نے
لکھا ہے کہ ایکبار واجب ہے اور ہر بار مستحب اور افضل ہے کتاب شفا فی تعریف حقوق
المصطفے مین لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور آپکے مشاہد اور امکنہ جیسے
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور وہ چیز جسکو آپ مس کیے تھے یا آپکے طرف منسوب ہے اسکی تعظیم
و تکریم کرے غرض آداب مجلس یہ ہے کہ جب آپ کسی مجلس مین جاوے تو لازم ہے کہ اول
سلام کرے اور جو لوگ پہلے آکر بیٹھ گئے ہون تو خواہ نخواہ وہان بیٹھنے کی کوشش نہ کرے
اور جہان جگہ دیکھے وہان بیٹھ جاوے بشرطیکہ تواضع اور انکسار بھی مناسب ہو اور بیٹھنے کے
جو شخص پاس ہو اوسکو سلام کرے بزرگون سے تعلّی نکرے دوست اور دشمن سے
بکشادہ پیشانی ملے کسیکو ذلیل نکرے وقار اختیار کرے نہ اتنا کہ تکبر ہو جاوے اور نہ
اتنی تواضع کہ ذلت ہو جاوے اپنے سب کامون مین اوسط درجہ اختیار کرے افراط و تفریط

سب باتون مین مذموم ہے اپنے دو جانب کو خواہ نخواہ نہ دیکھے کثرت سے مڑ کر نگاہ نکرے جماعتون کے آگے پاس نہ کہڑے رہے اور جب بیٹھے تو اطمینان سے بیٹھے جس سے یہ معلوم نہو کہ اوٹھنا چاہتے ہین اور انگلیان نہ چٹکائے دانتون مین ہر وقت خلال نکرے ناک مین اونگلی نڈالے کثرت سے نہ تہوکے بہت مرتبہ ناک صاف نکرے منھہ سے مکھیان بہت نہ اوڑائے انگڑائی اور جمائی لوگون کے سامنے کثرت سے نلے مجلس مین شور و غل نکرے اور جس مجلس مین ہنسی یا شور و غوغا یا کچھہ اور فحش ہو تو وہان سے جلد اٹھے اور استغفار کرے جہوٹھ اور گپ کی عادت ترک کرے بار بار قسم نکہائے بات مسلسل ترک وار کہے جو کوئی اچھی بات کہے اوسکو خوبی سے سنے کسی سے مضحکہ نکرے اور فضول کہانیان نہ کہے عورتون کی طرح بہت زینت اختیار نکرے اور نہ غلامون کی طرح بری حالت مین رہے سر اور تیل کثرت سے نہ لگائے حاجتون مین اصرار نکرے بچون کو اتنا نہ ڈراوے کہ تمہارے پاس نہ آئین اور نہ اتنا شوخ کرے کہ سر پر چڑھ بیٹھین کسی سے جھگڑا نہ کرے مکڑی کے جالے سے گھر کو پاک رکھے چوکہٹ پر نہ بیٹھے اپنی لونڈی غلامون سے ہنسی نکرے کہ وقار جاتا رہیگا ہمیشہ عزت کیساتھہ رہے اور نادانون سے احتراز کرے اور جلدی نکرے اور ہاتھون سے بہت اشارت نکرے اور غصہ کی حالت مین خاموش رہے اور اگر بادشاہ آپکو اپنا مقرب کرے تو اوس سے ہمیشہ ہیبت ہی خائف رہے اور اگر آپسے وہ خوش بہی رہے تو آپ مطمئن نرہے اور اوس سے وہ گفتگو کرے جسکو وہ اچھی سمجہتا ہو اور اگر وہ آپکے ساتھہ محبت سے پیش آئے تو اوسکے زن و فرزند اور نوکرون کے معاملہ مین دخیل نہو جاوے اور جو دوست کہ آپکی علالت مین خبر گیران نہو اوس سے

احتراز کرے کہ وہ درحقیقت دوست نہین ہے اپنی عزت کو اپنے مال پر ہمیشہ
عزیز رکہے اور سر راہ نہ بیٹھے اور اگر ضرورت کے لحاظ سے بیٹھے تو اوسکے آداب
یہ ہین کہ نگاہ نیچے رکھے اور مظلوم کی مدد کرے اور دادخواہ کا ساتہہ دے اور
کم زور کو سہارا دے ہو لے ہوے کو راہ بتاے اور سلام کا جواب دے سائل کو کچہہ عطا کرے
اچھی بات کا امر کرے بُری بات سے منع کرے قبلہ کی جانب یا داہنی جانب ہو
بلکہ بائین طرف ہو کے بیٹھے تو امیرون کی ہم نشینی اچھی نہین ہے اور اگر اتفاق
ہو جائے تو اوسکا ادب یہ ہے کہ غیبت اور جھوٹ سے اور اونکا عیب ظاہر کرنے سے
احتراز کرے اور راز کو مخفی رکھے اور حاجتین کم بیان کرے اور گفتگو مین الفاظ
شایستہ اور شستہ بیان کرے اور بادشاہون کے اخلاق کا ذکر کرے اور کم
ہنسے اور اون سے بہت خائف رہے اور اونکے سامنے ڈکار نہ لے اور خلال
نکرے اور امیرونکو چاہیے کہ ہم نشینونکی ہر ایک بات کا تحمل کرے اور عوام کے
پاس بیٹھے اور اونکے ہنسی نکرے کہ وقار کم ہوتا ہے اور لطف و احسان ہمیشہ کے
ساتہہ کیا کرے کہ امیر کو یہی شایان ہے

فصل سی و سوم آداب ضیافت کے بیان مین

واضح ہو کہ کسی دوست کی ضیافت صدقہ سے افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ تین چیزون کا بندہ سے حساب نہوگا ایک تو جو کچہہ سحر کے وقت کہائیگا دوسرے
جس سے روزہ افطار کریگا تیسرے جو کچہہ دوستون کیساتہہ کہائیگا امیر المومنین حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ ایک صاع کہانا بہائیون کے ساتہہ کہانا مجھے
اوس سے زیادہ عزیز ہے ایک غلام آزاد کرون حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ

نے فرمایا ہے کہ جب دوستون اور بہائیون کے ساتھہ دسترخوان پر بیٹھو تو جلدی نکرو
اسواسطے کہ اوسقدر زندگی کا حساب نہوگا حدیث شریف مین وارد ہے کہ حقتعالی
قیامت کے دن فرمائیگا کہ ای ابن آدم مین بہوکا تہا اور تو نے مجھے کھانا ندیا
بندہ عرض کریگا کہ خدایا تو کیونکر بہوکا تہا تو تو تمام عالم کا مالک ہے تجھکو کہانیکی
کچہ حاجت نہین ارشاد ہوگا کہ تیرا بہائی بہوکا تہا تو اگر اوسکو کہانا دیتا تو گویا
مجھکو دیتا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جس گھر مین مہمان نہین آتا
اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص مسلمان بہائی کو پیٹ بھر کھانا پانی دیتا ہے حقتعالی اوسکو آتش دوزخ
سے سات خندق دور رکھتا ہے ہر ایک خندق مین پانسو برس کی راہ کی مسافت
ہوتی ہے اور فرمایا خیرکم من اطعم الطعام یعنے تم مین وہ شخص بہتر ہے
جو کھانا دے بزرگون نے فرمایا ہے اگر کوئی مہمان خود آجاے تو تکلف نکیا
جاے اور تو جاوے تو جسقدر تکلف تجھہ سے ہوسکے کر ضیافت کی بڑی فضیلت
ہے اسواسطے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مہماندار نہین
اوسمین خیر نہین اور فرمایا ہے کہ مہمان کیواسطے کہ جب تکلف کروگے تو اونکے
ساتھہ دشمنی رکھوگے اور جو شخص مہمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ خدا کے ساتھہ
دشمنی رکھتا ہے اور جو خدا کے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے خدا اوسکے ساتھہ دشمنی رکھتا
ہے جاننا چاہئے کہ جو شخص دعوت کرتا ہے اوسکے واسطے یہ سنت ہے کہ
صالحون کے سوا اور کو نہ بلاے اسواسطے کہ کہانا کہلانا قوت بڑہانا ہے اور
فاسق کو کہانا دینا اوسکی امداد ہے اور فقیرون کو بلاے امیرون کو نہ بلاے رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ طعام ولیمہ سب کھانون سے بدتر ہے
جسکے واسطے امیرون کو بلائین فقیرونکو محروم رکھین اور فرمایا کہ تم لوگ دعوت
کرنے مین بہی گناہ کرتے ہوا یسے شخص کو بلاتے ہو جو نہ آئے اور جو آنیوالا ہے
اوسے چہوڑ دیتے ہو اور چاہئے کہ یگانون اور نزدیک کے دوستون کو نہ بہولے
کہ وحشت کا سبب ہوگا دعوت سے فخر اور نام آوری کا ارادہ نکرے اداے
سنت اور فقرا کی راحت رسانی کا خیال کرے جب کسی کے نسبت یہ معلوم ہو کہ
دعوت کا قبول کرنا اوسکو دشوار ہے پس اوسکو نہ بلائے کہ رنج کا باعث ہوگا اور
جو شخص اوسکی دعوت قبول کرنے مین رغبت نکرے اوسکی بہی دعوت نکرے
کہ اگر وہ مان بہی لیگا تو کھانا کراہت سے کھائیگا اور یہ امر سبب خطا کا ہوگا دعوت
قبول کرنیکا پہلا ادب یہ ہے کہ فقیر اور امیر مین کچھہ فرق نکرے فقیر کی دعوت سے
بے پروائی نکرے اسواسطےکہ جناب سلطان الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا فقیرون
کی دعوت قبول فرماتے تھے حضرت امام حسن علیہ السلام کا گذر ایک محتاج قوم کے
طرف ہوا وہ لوگ روٹی کے ٹکڑے کہا رہے تھے عرض کئے کہ ای فرزند رسول
آپ بہی ہمارے شریک ہون آپ سواری سے اوترکر اون کے ساتھہ شریک ہوگئے
اور فرمایا حقتعالی تکبر کرنیوالون کو دوست نہین رکھتا ہے جب نوش فرما چکے تو
اون لوگون سے ارشاد فرمایا کہ کل تم میری دعوت قبول کرو دوسرے دن اونکے
واسطے عمدہ عمدہ کھانا پکوایا اور اونکے سامنے بیٹھہ کے نوش فرمایا دوسرا ادب
یہ ہے کہ اگر جانتا ہے کہ میزبان مجھہ پر احسان جتائیگا اور رسمی میزبانی جتائیگا تو
اوس سے لطائف الحیل کر دے اور دعوت نہ قبول کرے بلکہ میزبان کو چاہئے کہ

میہمان کے قبول کرنیکو اپنے واسطے موجب فضیلت جانے اور اوسکا احسان
مانے علی ہذا القیاس اگر جانتا ہے کہ اوسکے کھانے مین شبہ ہے یا وہان کا انداز
برا ہے مثلاً اوس جگہہ فرش اطلسی ہے یا دیوار اور چھت مین جانورونکی تصویر ہے
یا راگ مع مزامیر ہے یا کوئی مسخراپن کرتا ہے یا مخنث بکتا ہے یا جوان عورتین
مردونکو دیکھنے آتی ہین یہ سب بری باتین ہین ایسی جگہہ جانا نچاہیئے اسیطرح اگر میزبان
بدعتی یا ظالم یا فاسق ہو یا ضیافت سے لاف و تکبر اوسکا مقصود ہو تو اوسکی
دعوت نہ قبول کرے اگر دعوت قبول کی اور وہان کوئی بری بات دیکھی اور منع
نہین کرسکتا ہے تو وہان سے علیحدہ ہونا واجب ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ راہ
دور ہونیکے سبب دعوت رد نکرے بلکہ عادت کے موافق جتنی راہ چلنے کی برداشت
ہے اوسکا تحمل ہوجاے توریت مین ہے کہ بیمار پرسی کیواسطے ایک میل جاؤ جنازہ
کے ساتھ دو میل جاؤ مہمان کیلیئے تین میل جاؤ دینی بھائی کی ملاقات کو چار میل جاؤ
چوتھا ادب یہ ہے کہ روزہ کے سبب دعوت رد نکرے اگر میزبانکی خوشی ہو تو
خوشبو اور اچھی باتون پر قناعت کرے کہ روزہ دار کی میزبانی یہی ہے اگر وہ رنجیدہ
ہو تو روزہ افطار کرے بشرطیکہ وہ نفل روزہ ہو کہ مسلمان کا دل خوش کرنے کا
ثواب نفل روزہ سے افضل ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر جو
میزبانکی رضامندی کیواسطے روزہ نہ افطار کرے اعتراض کیا ہے اور فرمایا کہ تیرا
بھائی تو تکلف کرے اور تو کہے کہ مین روزہ دار ہون پانچوان ادب یہ ہے
کہ پیٹ کی خواہش مٹانیکے واسطے دعوت نہ قبول کرے کہ یہ جانورون کا کام
ہے بلکہ اتباع سنت نبوی کی نیت کرے اور اسباب سے بچنے کی نیت کرے جو

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دعوت قبول نکریگا وہ خدا اور رسول
کا گنہگار ہوگا اِسی سبب سے علما کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ دعوت قبول کرنا واجب
ہے چھٹا ادب یہ ہے کہ دعوت قبول کرنے مین مسلمان بھائی کے اعزاز و اکرام
کی نیت کرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے مسلمان کو خوش کیا اوسنے خدا
کو خوش کیا اور ملاقات میزبانکی نیت کرے اسواسطے کہ برادران دینی کی ملاقات منجملہ
تقربات ہے اور اپنے آپکو تہمت سے بچانیکی نیت کرے تاکہ یہ نہ کہیں کہ فلان
شخص بدخوی اور تکبر کی وجہ سے نہ آیا دعوت مین جانیکی یہ چھ نیتین ہین ہر ایک
نیت کے عوض مین ثواب حاصل ہوگا اور ایسی ہی نیتون کے بدولت مباح چیزین
باعث قرب خدا ہوجاتی ہین بزرگان دین نے کوشش کی ہے کہ حرکات و سکنات
مین ایسی نیت ہو جسکو دین سے مناسبت ہو تاکہ کوئی دم ضایع نجاے حاضر ہونیکے
آداب یہ ہین کہ میزبان کو منتظر نرکھے جانے مین جلدی کرے اچھی جگہہ نہ بیٹھے
جہان میزبان کہے وہان بیٹھے اگر اور مہمان مقام صدر مین اوسے بٹھالین تو
فروتنی کرے عورتون کے حجرہ کے برابر نہ بیٹھے جہان سے کھانا لاتے ہین
اودھر بہت نہ دیکھے جب بیٹھے تو جو شخص قریب تر ہے اوسکی مزاج پرسی کرے
اگر کوئی امر خلاف شرع دیکھے تو نرمی سے منع کرے اگر اوس امر کو منع نکرسکے تو وہان
سے اوٹھ جاے حضرت امام احمد حنبل نے فرمایا ہے کہ اگر چاندی کی سرمہ دانی بھی
دیکھے تو چاہیئے کہ اوٹھ کھڑا ہو اگر مہمان شب باش ہونا چاہے تو میزبان کا ادب
یہ ہے کہ قبلہ کا رخ اور طہارت کی جگہہ اوسکو بتادے کھانا رکھنے کے آداب یہ ہین کہ
جلدی کرے یہ امر مہمان کے اکرام سے ہے تاکہ مہمان کو کھانیکا انتظار نہو اگر بہت

لوگ آچلے اور ایک باقی ہو تو حاضرین کی رعایت اولیٰ تر ہے مگر جبکہ کسی فقیر کا
انتظار ہو اور یہ بھی خیال ہو کہ اوسکا انتظار نکرینگے وہ شکستہ دل ہو جائیگا تو اسکی
خوشی خاطر کی نیت سے تاخیر بہتر ہے حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جلدی
شیطان کا کام ہے مگر پانچ چیزون مین جلدی چاہیئے مہمان کو کھانا کھلانے مین
مُردے کی تجہیز مین لڑکیون کے نکاح مین قرض کے ادا کرنے مین گناہون سے
توبہ کرنے مین اور دعوت ولیمہ مین جلدی کرنا سنت ہے دوسرا ادب یہ ہے
کہ میوہ کہانے سے پہلے لاؤ اور دسترخوان کو ترکاری سے خالی نرکھے اسواسطے کہ حدیث
شریف مین ہے کہ دسترخوان پر جب ہری چیز ہوتی ہے تو ملایک حاضر ہوتے ہین
اور اچھا کھانا آگے رکھنا چاہیئے تاکہ اوس سے آسودہ ہو جائین بہت کھانے
والونکی یہ عادت ہے کہ ثقیل غذا آگے رکھتے ہین یہ مکروہ ہے اور بعضون کی یہ عادت
ہے کہ ایکبارگی سب طرح کے کھانے رکھدیتے ہین تاکہ جسکا جی چاہے کھائے
جب طرح طرح کی چیزین رکھین تو جلدی نہ اوٹھائے اسواسطے کہ شاید کوئی ایسا ہو کہ
ہنوز آسودہ ہوا ہو تیسرا ادب یہ ہے کہ تہوڑا کھانا نرکھے کہ اسمین بیمروتی ہے
اور حد سے زیادہ بھی نرکھے کہ اوسمین تکبر ہے مگر اس نیت سے زیادہ کھانا رکھنا
مضایقہ نہین کہ جو کچھ بڑھ جائیگا اوسکا حساب ہوگا حضرت ابراہیم ادہم نے بہت سا
کھانا رکھا حضرت سفیان ثوری نے اون سے کہا کہ کیا تمھین اسراف کا خوف نہین
ہے اونہون نے جواب دیا کہ ضیافت کے کھانے مین اسراف ہوتا ہی نہین اور چاہیئے کہ
اپنے اہل وعیال کا حصہ پہلے نکال لے تاکہ اونکی نظر دسترخوان پر پڑے اسواسطے کہ جب
کچھہ نہ بچیگا تو وہ مہمان کا شکوہ کرینگے اس امر مین مہمان کے ساتھ خیانت ہوتی ہے

اور یہ امر درست نہین ہے کہ مہمان کا کھانا باندھکر لیجاوے جب یہ بات معلوم ہو کہ میزبان اس فعل سے راضی ہے یا اوسنے اجازت دی ہے تو کھانا باندہ لیجانا درست ہے بشرطیکہ اپنے ہم پیالہ پر ظلم نکرے اسلئے کہ اگر زیادہ لیجائیگا تو حرام ہوجائیگا یا اگر میزبانکی مرضی نہو تو بہی حرام ہے اسمین اور چوری سے لیجانیمین کچہہ فرق نہین اور جو کچہہ شخص ہم پیالہ شرم سے چہوڑدے خوشی خاطر سے نہین وہ بہی حرام ہے ضیافت خانہ سے باہر آنیکے آداب یہ ہین کہ اجازت سے نکلے اور میزبان کو چاہیئے کہ اپنے گھر کے دروازہ تک مہمان کے ساتھ آئے اسلئے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ ایسا ہی کرتے تھے اور چاہیئے کہ میزبان اچہی بات کہے اور کشادہ پیشانی سے رہے اگر مہمان اوس سے قصور دیکھے تو معاف کرے حسن خلق سے چھپائے کہ حسن خلق بہتر ہے حکایت ہے کہ ایک شخص نے لوگونکی دعوت کی اوسکا بیٹا باپ کے بے اطلاع حضرت جنید قدس سرہ کو بہی بلا لایا آپ جب اوسکے گھر کے دروازہ پر پہونچے اوس کے باپنے اندر نہ جانے دیا آپ پھر آئے لڑکا پھر دوبارہ بلا لے آیا آپ تشریف لیگئے پھر اوس کے باپنے اندر جانے دیا آپ پھر آئے اسطرح چار بار حضرت قدس سرہ تشریف لائے تاکہ اوس لڑکے کا دل خوش ہو اور ہر بار پلٹ گئے تاکہ اوس کے باپ کا دل خوش ہو حالانکہ آپ اسکے فارغ تہے اور ہر رد و قبول مین انکو عزت ہوتی تہی

فصل سی و چہارم آداب نکاح کے بیان مین

واضح ہو کہ کھانا کھانیکی طرح نکاح کرنا بھی امر دین ہے اسواسطے کہ زندگی بے کھانے پینیکے محال ہے اسطرح جنس اور نسل آدمی کے بقا کی بہی حاجت ہے اور یہ بے نکاح کے ممکن نہین تو نکاح اصل وجود کا سبب اور طعام بقاء وجود کا سبب ہے

حقتعالی عزشانہ اسواسطے نکاح کو مباح کیا ہے شہوت کیواسطے نہین بلکہ شہوت
کو بھی اسیواسطے پیدا کیا ہے تاکہ تقاضی ہو اور خلق سے نکاح کرائے اور راہ دین
پر چلنے والے پیدا ہون اور راہ دین پر چلین اسواسطیکہ خالق نے تمام خلق کو دین ہی
کیلئے پیدا کیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنے نہین پیدا کیا مین نے جن اور انسان کو مگر واسطے عبادت کے اور آدمی جتنے زیادہ
ہوتے ہین حضرت ربوبیت کے بندے بڑہتے ہین اور سید الانبیا حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زیادہ ہوتی ہے اسیواسطے قرآن شریف مین آیہ کریمہ وانکحوا
الایامیٰ منکم یعنے اور بیاہ دو رانڈون کو اپنے ارشاد ہوا ہے جو مفید وجوب ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی
فقد رغب عنی یعنے نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا اوسنے
مجھسے اعراض کیا اور فرمایا کہ نکاح کرو تاکہ مخلوق زیادہ ہو کہ مین قیامت کے دن تمہارے
سبب اور پیغمبرون کی امت پر فخر کرون حتی کہ اوس لڑکے کے سبب بھی فخر کرون جو اپنی
ماں کے پیٹ سے گر ے تو جو شخص کہ کوشش کرتا ہے کہ اولاد بڑہے اور خدا کی
بندگی کرے اوسکو بڑا ثواب ہے علما کا ایک گروہ قایل ہوا ہے کہ نکاح کرنا نوافل
عبادت مین مشغول ہونیسے بہتر ہے نکاح کے فوائد اور آفتون اور شرطون کا بیان
کیمیاء سعادت مین مشرح مذکور ہے اس رسالہ مین صرف وہ آداب ذکر کئے جاتے ہین
جو نکاح سے متعلق ہین نکاح مین بندہ وہ آداب کا لحاظ رکھنا ضرور ہے پہلا ادب یہ ہے
کہ عورت کے ولی سے پیشتر پیام کیا چاہئے لیکن اگر عورت عدت مین ہو تو پیام نہ چاہئے
بلکہ اس صورت مین بعد عدت گذرنیکے پیام کرے اسیطرح اگر دوسرے شخص نے اوس

عورت کے ساتھہ پیام کیا ہو تو خود پیام نکرے کہ اس سے حدیث شریف میں ممانعت
آئی ہے دوسرا ادب یہ ہے کہ نکاح سے پہلے خطبہ ہو اور ایجاب و قبول کے ساتھہ
حمد و نعت ہو مثلا ولی عقد یوں کہے الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ
مین نے اپنی فلان لڑکی کا نکاح تجھسے کیا اور شوہر کہے کہ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام
علی رسول اللہ مین نے اوسکا نکاح اِس مہر کے عوض قبول کیا اور مہر معین تہوڑا ہونا
چاہئے اور حمد و نعت خطبہ کے پیشتر ہی مستحب ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ شوہر کا حال
منکوحہ کے گوش گذار کردینا چاہئے گو کنواری ہو کیونکہ یہ امر موافقت اور آپسکی الفت
کیلئے زیادہ مناسب ہے اور اِسی وجہ سے نکاح سے پیشتر زوجہ کا دیکھ لینا بھی مستحب ہے
چوتہا ادب یہ ہے کہ دو گواہون کے سوا جو درستی عقد کیلئے شرط ہین اور کچھ نیک بخت
بھی مجلس نکاح مین شریک کئے جائین پانچوان ادب یہ ہے کہ نکاح سے یہ نیت کرے
کہ سنت کی بجا آوری اولاد کا حاصل کرنا منظور ہے صرف خواہش نفس ملحوظ نہو ورنہ یہ
نکاح دنیا کے کامون مین متصور ہوگا اور خواہش نفس کا ہونا کچھ اوسکا مانع بھی نہین اگر امر
حق خواہش نفس کے مطابق ہوجاتا ہے حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہین کہ جب کوئی
امر حق خواہش نفس کے مطابق پڑجائے تو ایسا ہے کہ جیسے شکر اور گھی اور ۔۔۔ مستحب یہ ہے
نکاح مسجد مین اور ماہ شوال مین کیا جائے حضرت ام المومنین بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عقد بھی شوال مین کیا اور ہم بستر بھی ماہ
شوال مین ہوئے اور مستحب ہے کہ جب عقد سے فراغت ہو تو شوہر کو مبارکباد دیجائے اور
جو شخص کہ اوسکے پاس آئے یون کہے بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما
فی خیر یعنے خدا تمکو مبارک کرے اور تجھپر برکت کرے اور تم دونون کا خیر کرے ساتھہ

اتفاق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس دعا کیلئے ارشاد فرمایا ہے اور نکاح کا ظاہر کرنا مستحب ہے، فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ
بالدفوف یعنے اس نکاح کو اعلان کرو اور اوسکو مسجدوں میں کیا کرو اور اوس پر دف بجاؤ
فائدہ دف بجانا اور اوس سے اعلان نکاح اور خوشی کرنا سنت ہے اسواسطے کہ روی
زمین پر آدمی سب مخلوق سے زیادہ عزت دار ہے اور نکاح اوسکی پیدائش کا سبب
ہوتا ہے تو یہ خوشی بجا ہے اور ایسے وقت سماع اور دف سنت ہے ربیع بنت معوذ
سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جس رات میں عروس ہوئی اسکے دوسرے دن رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کنیزکیں دف بجا بجا کر گا رہی تھیں جو بدر میں ہوئے
تو اشعار میں انکی تعریف کرنے لگیں آپنے فرمایا کہ تم جو پہلے کہتی تھیں وہی کہو [illegible]
غد کی اسواسطے کہ انکی تعریف عمدہ بات ہے بیہودہ باتوں کے ساتھ اوسکو ملانا درست
نہیں چھٹا ادب یہ ہے کہ ولیمہ کرے اور یہ سنت موکدہ ہے حضرت عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولم ولو بشاۃ
یعنے دعوت ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری ہو اور جسکو بکری ذبح کرنیکی قدرت نہیں وہ جو کچھ
چیز دوستوں کے سامنے رکھیگا وہی ولیمہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام المؤمنین
حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو خرمے اور جو کے ستو سے دعوت
ولیمہ کی تو جسقدر ممکن ہو بعظیم نکاح کیواسطے اوسقدر کرے اگر تاخیر ہو تو ایکہفتہ سے
زیادہ نہ گذرنے پاوے ساتواں ادب یہ ہے کہ شوہر زوجہ سے مقاربت کرنا چاہے تو قبلہ کی
طرف منہ پھیر لے اور یوں کہے بسم اللہ العلی العظیم اللہ اکبر اللہ اکبر قل ھو اللہ

پڑھ لے تو بہتر ہے اور کہے اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا
یعنے ای اللہ دور رکھہ مجھسے شیطان کو اور دور رکھہ شیطان کو اوس چیز سے جو تونے
مجھے نصیب کیا کی حدیث شریف مین ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑہیگا اوسکو جو فرزند پیدا ہوگا
وہ شیطان سے محفوظ رہیگا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت
معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم نے روایت کیا ہے کہ پہلی اور پندرہوین اور مہینے کی آخر شبکو
مقاربت مکروہ ہے کہ ان راتون مین بوقت مقاربت شیطان حاضر ہوتے ہین اگر
حالت نجاست مین سونا چاہے تو وضو کرلینا چاہئے اگرچہ نجس رہیگا لیکن سنت یہی ہے
اور غسل سے پہلے بال منڈواے ناخن کتواے تاکہ نجاست کی حالت مین
بال اور ناخن اوس سے جدا ہون آٹھوان ادب یہ ہے کہ عورتون کے ساتھ نیکخو
رہین اسکی معنی یہ نہین ہین کہ اونکو رنج نہ دین بلکہ یہ مراد ہے کہ اونکا رنج سہین اور انکی
ناشکری کے حال پر صبر کرین حدیث شریف مین آیا ہے کہ عورتون کو ضعف اور
ستر سے پیدا کیا ہے اونکے ضعف کا علاج خاموشی ہے اور انکے ستر کی تدبیر یہ ہے
کہ اونکو گھر مین رکھین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی زوجہ کی بدخلقی
پر صبر کریگا اوسکو اتنا ثواب ملیگا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو اونکی مصیبت پر
ملیگا لوگون نے سنا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وفات شریف کیوقت آہستہ آہستہ یہ
تین باتین فرماتے تھے نماز پڑھا کرو اور اللہ کے بندون کے ساتھہ بھلائی کیا کرو عورتون کے
مقدمہ مین اللہ ہی اللہ ہے یہ تمھارے قیدی ہین اونکے ساتھہ اچھی طرح نباہ کرو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے غصہ پر تحمل فرماتے تھے ایکدن حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ کی بی بی نے غصہ سے اونکو جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای

بدزبان تو جواب دیتی ہے وہ بولیں ہان جناب سلطان الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کی
افضل ہیں آپکی ازواج مطہرات انکو جواب دیتی ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا
کہ اگر ایسا ہے تو حفصہ پر افسوس ہے کہ خاکسار ہوا اپنی بیٹی بی بی حفصہ رضی اللہ تعالی
عنہا کو جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تہین دیکھکر کہنے لگے کہ خبردار رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو جواب دیا نکرو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کا خیال نکرنا کہ رسول
مقبول انکو بہت دوست رکھتے ہین اور اونکی نازبرداری کرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی یعنے تم مین
وہ بہتر ہے جو اپنی جورو سے بہتر ہے اور مین اپنی بی بیون کے ساتھ تم سب سے بہتر ہون
خوش خوئی اور ادب یہ ہے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ مزاح اور کھیل کرے اور اوس سے [illegible]
اپنی عورت کے ساتھ موافقت رکھے اسلئے کہ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ
اتنی خوش طبعی نکرتا تہا جتنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حتی کہ بی بی
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ دوڑے کہ دیکہین کون آگے نکلجاتا ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے نکل گئے دوبارہ دوڑنیکا اتفاق ہوا حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا آگے نکل گئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پہلے کا بدلہ
ہوگیا یعنے اب ہم تم برابر ہوگئے ایکدن حبشیونکی آواز سنی کہ کہیلتے ہین اور کودتے ہین
حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا کہ تم دیکہنا چاہتی ہو وہ بولین
ہان آپ نزدیک تشریف لائے اور ہاتھ پہیلایا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا آپکے
بازو پر ٹھوڑی رکھکر دیر تک دیکھا کین آپنے فرمایا کہ یا عائشہ ابھی بس نکروگے وہ چپ ہو رہین
تین بار آپنے فرمایا تب اونہون نے بس کیا واضح ہو کہ اوسوقت تک غیر محرم پر نظر

ڈالنے کی مخالفت نہ آئی تھی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوصف سختی اور
تیزی کے کہ ہر کام میں رکھتے تھے فرماتے ہیں کہ مرد اپنی اہلیہ کے ساتھ لڑکوں کی طرح رہے
اور خانہ داری کے باب میں مردانہ وار رہے بزرگوں نے کہا ہے کہ مرد کو چاہئے کہ جب گھر
میں آئے خندان آئے جب باہر جائے چپ جائے جو کچھ پائے کھالے جو نہ پاوے نہ
پوچھے دوسرا ادب یہ ہے کہ مزاح اور کھیل اس درجہ نہ بڑھائے کہ اوسکا ڈر جاتا رہے
اور برے کاموں میں عورتوں کے ساتھ موافقت نہ کرے بلکہ جب کوئی کام دین اور شریعت
کے خلاف دیکھے تو تنبیہ کرے کیونکہ اگر ڈھیل دیگا تو [illegible] بالکل بے ادب ہو جائیگی اور حق تعالیٰ نے فرمایا
الرجال قوامون علی النساء یعنے مرد کو عورتوں پر ہمیشہ غالب رہنا چاہئے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعس عبد الزوجۃ یعنے زوجہ کا غلام بدبخت ہے سو ایسے
تو ہر کو چاہئے کہ خداوندی کی لونڈی بنے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ عورتوں سے مشورہ
کرو لیکن ویسے ہی کہنے کے خلاف کرو حقیقت میں عورتوں کی ذات تمہیں سرکش کے
اگر ذرا بھی مرد انکو اسکے حال پر چھوڑیگا تو ہاتھ سے جاتی رہینگی اور حد سے گذر جائینگی
اور تدارک مشکل ہو جائیگا غرضکہ عورتوں میں ایک طرح کی شرارت ہے اور تحمل [illegible]
سے بہ [illegible] ہوا ہے مرد کو چاہئے کہ طبیعت ذرا [illegible]
کرے لیکن چاہئے کہ حد تحمل زیادہ رہے سو حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت
پسلی کی ہڈی کی طرح ہے اگر سیدھا کرنا چاہے گا تو ٹوٹ جائیگی [illegible]
کیا ناسک ہوے غیرت کے باب میں اعتدال چھوڑے جو چیز بلا اور آفت کی باعث ہو اس
عورتوں کو منع کرے اور حتی المقدور باہر نکلنے نہ دے چھت اور دروازہ پر جانے نہ دے تا
کہ وہ نامحرم مرد کو اور نامحرم مرد اوسکو نہ دیکھے اور کھڑکی یا جھروکے سے مردوں کا تماشا نہ دیکھے

اجازت نہ دے کہ تمام آفتین آنکھہ سے پیدا ہوتی ہین عورت کے تماشا دیکھنے کو تہوڑا امر نہ جانے اور بے سبب اوس سے بدگمان ہونا اور اوسکی ہجو کرنا اوسکی حد سے زیادہ اوس سے شرم و غیرت رکہنا نجاہئے ہر امر کا بھید دریافت کرنے مین اصرار نکرے ایکمرتبہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ شام کے قریب سفر سے پھر آئے اور فرمایا کہ آجکی رات کوئی شخص اپنے گہر مین یکایک جانے کل تک یہین ٹہرو دو شخصون نے عدول حکمی کی دونون نے اپنے اپنے گہر مین برا کام دیکہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ عورتون کے باب مین حد سے زیادہ غیرت نرکہو کہ یہ امر لوگونکو معلوم ہوگا تو طعنہ زنی کرینگے بڑی حمیت یہ ہے کہ نامحرم پر عورت کی نظر نہ پڑنے دے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچہا کہ عورتون کے حق مین کیا امر بہتر ہے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا یہ بہتر ہے کہ نامحرم مرد اونکو نہ دیکہے اور کسی غیر مرد کو وہ نہ دیکہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند آئی حضرت بی بی کو گلے لگا کر فرمایا بضعۃ منی یعنے تو میری جگر پارہ ہے حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی عورت کو دیکہا دریچہ سے جہانکتی ہے اوسے مارا اور دیکہا کہ سیب سے ایک ٹکڑا خود کہایا اور ایک ٹکڑا غلام کو دیا اوسپر بہی مارا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ عورتون کو اچھے کپڑے نہ پہناؤ تاکہ وہ گہر مین بیٹھین اسواسطیکہ جب اچھے کپڑے پہنینگے باہر جانیکی آرزو پیدا ہوگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عورتون کو اجازت تہی کہ مسجد مین جائین اور پچھلی صف مین ہین صحابہ کبار رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے اپنے وقت مین منع فرمایا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے کہ انکی عورتین کس صفت پر ہین تو مسجد مین نہ آنے دیتے اب مسجد مین اور مجلس مین جانے سے اور مردونکو

دیکھنے سے منع کرنا بہت ہی ضرور ہے مگر بوڑھیا پرانی چادر اوڑھکر جاوے تو مضایقہ
نہین اگر عورتون کے حق مین مجلس اور نظارہ سے آفت پیدا ہوتی ہے جہان کہین فتنہ کا
ڈر ہو وہان عورتونکو جانے دینا درست نہین ایک اندہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
دولتخانہ مین آیا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ایک عورت جو وہان
بیٹھی تھین نہ اوٹھین اور کہا کہ یہ اندہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اندہا ہے تو
تم بہی کیا اندہی ہو بارہوان ادب یہ ہے کہ عورت کا نفقہ مرد اچھی طرح دے تنگی نکرے
اور اسراف بہی نکرے اور سمجھے کہ زوجہ کو نفقہ دینیکا ثواب خیرات کے ثواب سے زیادہ ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے ایک دینار جہاد مین صرف کیا ایک دینار کا
غلام مول لیکر آزاد کیا ایک دینار کسی مسکین کو دیا اور ایک دینار اپنی زوجہ کو دیا تو یہ دینار کو ا
مین سب سے افضل ہے اور چاہئے کہ مرد کوئی اچھا کھانا اکیلا نہ کھائے اگر کھایا ہے
چھپائے اور جو کھانا نہین پکوا سکتا ہے اوسکی تعریف عورتون کے سامنے نکرے اور بعض نے
کہا ہے کہ ہفتہ بہر مین ایکبار حلوا پکائے یا مٹھائی بنائے دفعتا شیرینی چھوڑ دینا بہی درست
ہے اگر کوئی مہمان نہو تو اپنی زوجہ کے ساتھ کھاوے اسواسطے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اون گہر والون پر جو باہم ملکر کہانا کھاتے ہین حقتعالی رحمت بہیجتا ہے
اور ملائک دعا مغفرت کرتے ہین اصل یہ ہے کہ جو کچھہ نفقہ دے حلال کی کمائی سے
پیدا کرکے دے کیونکہ گہر والونکو حرام کے مال سے پرورش کرنا بڑی خیانت اور
ظلم کا سبب ہے تیرہوان ادب یہ ہے کہ علم دین جو نماز اور طہارت وغیرہ مین کام
آتا ہے عورتون کو سکھائے اگر نہ سکھائیگا تو باہر جا کر عالم سے پوچھنا عورت پر واجب
اور فرض ہے اور اگر شوہر نے اوسے سکھا دیا ہے تو اوسکے بے اجازت باہر جانا اور کسی

پوچھنا درست نہین اگر امور دین سکہانین قصور کریگا تو مرد خود گنہگار ہوگا اسواسطے کہ
حقتعالی نے فرمایا ہے قوا انفسکم واہلیکم نارا یعنے اپنے آپکو اور اپنے
گہر والون کو دوزخ سے بچاؤ چودہوان ادب یہ ہے کہ اگر عورتین رکہتا ہے تو اونکے
درمیان برابر رعایت رکھے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی ایک زوجہ کے
طرف مائل رہیگا قیامت کے دن اوسکا آدہا بدن ٹیڑہا ہوجائیگا عطیہ دینے اور شب
باشی مین دونونکی برابری کا لحاظ رکھے لیکن دلی محبت مین برابری واجب نہین کہ یہ امر اپنے
اختیار مین نہین ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب ایک ایک بی بی کے
پاس رہتے تھے اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو سب سے زیادہ
پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ جو امر میرے اختیار مین ہے مین اوسمین کوشش
کرتا ہون لیکن دل میرے اختیار مین نہین ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے سیر ہوجاوے تو چاہئے
کہ اوسکو طلاق دیدے قید مین نہ رکھے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت بی بی سودہ رضی اللہ تعالی عنہا کو طلاق دینا چاہا اونہون نے عرض کیا کہ مین نے
اپنی باری حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دی ہے آپ مجھے طلاق
نہ دیجے تاکہ قیامت کے دن آپکی ازواج طاہرات مین میرا حشر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکی عرض قبول فرمائی اور اونہین طلاق نہ دی دو شب حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس اور ایک ایک شب اور بی بیون کے پاس رہتے
تھے پندرہوان ادب یہ ہے کہ اگر زوجہ خاوند کی اطاعت نہ کرے تو خاوند اوسے نرمی
و مہربانی سے اطاعت کراوے اگر تابعداری نہ کرے تو خاوند غصہ کرے اور سوتے وقت
اوسکی طرف پشت کرکے سوئے اگر اسپر بھی مطیع نہو تو تین راتین اوس سے علیحدہ سوے

اگر یہ امر بھی مفید نہو تو اوسے مارے مگر منھ پر نمارے اور ایسے زور سے نمارے
کہ وہ زخمی ہو جاے اگر نماز یا دین کے اور کسی کام مین قصور کرے تو مہینا بہر تک اوس
خفا رہے اسواسطے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیم ایک مہینا کامل
بی بیون سے خفا رہے تھے واضح ہو کہ زوجہ پر شوہر کا بڑا حق ہے اسواسطے کہ زوجہ در
حقیقت خاوند کی لونڈی ہے حدیث شریف مین ہے کہ اگر خدا کے سوا اور کو سجدہ
کرنا درست ہوتا تو عورتون کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین زوجہ پر
جو خاوند کے حقوق ہین اون مین سے ایک یہ بہی ہے کہ زوجہ گہر مین بیٹھے خاوند کے بے حکم
باہر نجاے دریچہ مین اور چہت پر نہ آئے پڑوسیون سے دوستی اور باتین بہت نکرے اور
بلا ضرورت اونکے گہر نجاے اور اپنے خاوند کی بہلائی کے سوا اور کچہہ نہ چاہے
اوسین اور خاوند مین جو بے تکلفی ہوتی ہے کسی سے نکہے ہر کام مین خاوند کی مقصود
اور خوشی کی طلب رکہے خاوند کے مال مین خیانت نکرے خاوند پر مہربانی رکہے جب اوسکا
خاوند کوئی دوست دروازہ کہٹکہٹاے تو اسطرح جواب دے کہ وہ اوسکو نہ پہچانے کیونکہ
صاحبخانہ کی عورت نہیں ہے خاوند کے دوستون سے پردہ کرے تاکہ وہ اوسکو
نہ پہچانین اور کچہہ میسر ہو اوسپر خاوند کے ساتہہ زیادہ طلبی نکرے خاوند کا حق تیرے حق سے
زیادہ سمجہے اپنے آپکو ہمیشہ صاف ستہرا رکہے جو کام اپنے ہاتہہ سے کر سکتی ہے کرے خاوند
کے سامنے اپنے حسن جمال پر فخر نکرے خاوند کے احسان کی ناشکری نکرے یہ نہ کہے
تو نے میرے ساتہہ کیا سلوک کیا ہر وقت خرید و فروخت اور طلاق کا سوال بے سبب
نکرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ مین نے دوزخ مین نگاہ کی تو بہت سے
عورتون کو دیکہا اسکا سبب جب معلوم ہوا کہ اپنے خاوند پر لعن طعن اور اوسکی ناشکری کرتی

اونکا یہ حال ہے خدائتعالی عورتون کو نیک توفیق دیوے

فصل سی و پنجم آداب طلاق کے بیان مین

واضح ہو کہ طلاق ابغض مباحات ہے یعنی مباح چیزون سے خدائتعالی کے نزدیک اس سے زیادہ بری اور کوئی چیز نہین کیونکہ طلاق کا لفظ زبان پر لانا عورت کو رنج عظیم پہونچاتا ہے اور کسیکو رنج دینا کیونکر درست ہوگا بجز اسکے کہ کوئی خطا عورتکی ہو یا ضرورت مرد کیجانب سے چنانچہ خدائتعالی فرماتا ہے قال اطعنکم فلا تبغوا علیہن سبیلا یعنے اطاعت کی صورتمین کوئی تدبیر جدا ہونیکی تلاش نکرو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا کہ فرمایا مجھسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای معاذ نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے کسی چیز کو روی زمین مین تجبات سے بہت پیاری ہو اوسکو آزاد کرنیسے یعنے بردیکا آزاد کرنا اللہ تعالی کو نہایت پسند ہے اور نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے کسی چیز کو روئی زمین پر حلال چیزون سے کہ بہت بری ہو اوسکے نزدیک طلاق دینے سے اگر کوئی عورت بدخوی کرے تو مرد پہلے بار سمجہاوے دوسرے بار جدا سووے پھر آخر درجہ مین مارے لیکن نہ ایسا کہ ضرر پہونچے عورتکو پھر اگر عورت مطیع ہوجاوے تو معاف کرے اسلئے کہ بےضرورت شدید کے مرد کا طلاق دینا یا عورتکا طلاق چاہنا حرام ہے لیکن جب عورت اپنے خاوند کو ایذا دیوے یا اوسکے گھر والون کو برا کہے تو وہ خطاوار ہے اور اسطرح جبکہ بدخلق اور بددین کے کام مین نافرمان ہو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر مین ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ یعنے اور وہ بہی نہ نکلین مگر جو کرے صریح بیحیائی ارشاد فرماتے ہین کہ جب عورت اپنے شوہر کے گھر والونکو برا کہے اور شوہر کو ایذا دیوے تو اوسکی یہ حرکت فاحشہ ہے اور اگر ایذا دینا شوہر کی جانب

سے ہو تو مناسب ہے کہ کچھہ مال اوسکو دیکر اپنی گردن چھوڑا دے اور مرد کو مکروہ
ہے کہ جسقدر عورتکو دیا ہے اوس سے زیادہ لے کیونکہ زیادہ لینیکی صورتمین عورتکو تنگ کرنا
اور زیربار کرنا ہوگا اور عورت کیجانب سے مال دیاجانا اس آیت مین مذکور ہے فلا جناح
علیہما فیما افتدت بہ پس اگر عورت بلاوجہ طلاق کی درخواست کرے تو وہ گنہگار ہے
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین انما امراۃ سالت زوجہا طلاقہا من
غیرہا باس لم ترح رائحۃ الجنۃ اور ایک حدیث مین ارشاد ہے المختلعات
ہن المنافقات یعنی خلع کرنیوالی عورتین ہی منافق عورتین ہین اور فرمایا کہ جو عورت
اپنے شوہر سے طلاق کی خواہان ہو بدون کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بو
نہ سونگھیگی اور مردونکو بھی لازم ہے کہ حتی الامکان طلاق دینے سے پرہیز کرتے رہین اسلئے
کہ مباحات مین اللہ کے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی ناپسند چیز نہین پس طلاق کے مقدمہ
مین نہایت احتیاط کیجائے اسلئے کہ یہ ہنسی سے بھی واقع ہوجاتا ہے اور غیبت کے ساتھ
اشاریسے بھی پڑجاتا ہے اسطرح اگر کسیکو اپنے طرفسے طلاق کا مختار کردے اور وہ
بدون اسکے اطلاع کے اسکی عورتکو طلاق دیدے یا اپنی بی بی کو طلاق کا اختیار دیدے
اور وہ خود طلاق کو اختیار کرلے تو ان صورتونمین طلاق واقع ہوجائیگا اور اگر شوہر کا باپ
اوس عورتکو برا سمجھے تو شوہر کو چاہئے کہ اوس عورتکو طلاق دے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ فرماتے ہین کہ میرے نکاح مین ایک عورت تہی جس سے مجھکو محبت تہی اور حضرت
عمر اوسکو ناپسند کرتے تھے اور مجھکو فرماتے تھے کہ اوسکو طلاق دیدو مینے اسباب مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین رجوع کیا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ ای ابن عمر اپنی بی بی
کو طلاق دیدے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپکا حق مقدم ہے اور جبتک شوہر کو

طلاق دینیکی ضرورت پیش آئے تو چاہئے کہ سنت کے موافق طلاق دے اور اسمین چار ادب نگاہ رکھے پہلا ادب یہ ہے کہ طلاق عورتکو ایسے طہر مین دے کہ اوسمین اوس سے صحبت نکی ہو اسلئے کہ حیض مین یا ایسے طہر مین جسمین صحبت کر لی ہو طلاق کا دینا بد اور حرام ہے اگرچہ طلاق واقع ہو جاتا ہے لیکن اسصورتمین عورتکی عدت بڑی ہو جاتی ہے پس اگر ایسی طرح طلاق دیدے تو چاہئے کہ اوس سے رجوع کرے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی بی بی کو حیض مین طلاق دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق کو ارشاد فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ رجعت کرے یہان تک کہ وہ عورت حیض سے پاک ہو پھر حیض سے ہو پاک ہو پھر اگر چاہے طلاق دے چاہے رہنے دے پس یہ وہ عدت ہے کہ خدا تعالی نے اوسپر عورتون کو طلاق دیجانیکا حکم فرمایا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو جو رجعت کے بعد دو طہر ٹھہرنیکا امر فرمایا اوس سے یہ غرض ہے کہ رجعت کا مقصود صرف طلاق نہو جاوے دوسرا ادب یہ ہے کہ ایک طلاق پر اکتفا کرے دو یا تین طلاق ایک ساتھ نہ دے کیونکہ ایک طلاق ہی عدت کے بعد وہی فائدہ دیتا ہے جو دو یا تین سے ہوتا ہے مگر ایک طلاق دینے مین دو فائدے اور بھی ہین ایک تو یہ کہ اگر طلاق کے بعد نادم ہو تو عدت کے دنون مین رجوع کر سکتا ہے دوسرا یہ کہ عدت کے بعد پھر از سر نو اوس عورت سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر تین طلاق کے بعد نادم ہوگا تو اسبات کی حاجت ہوگی کہ اوسکا حلالہ کیا جاوے اور مدت تک اوس کیلئے ٹھہرنا پڑیگا اور عقد حلالہ کی ممانعت ہے اور اوسکا باعث یہی شخص ہوگا پھر ایک یہ خرابی ہے کہ دوسرے کی بی بی مین نیت لگی رہیگی اور اوسکے طلاق کا منتظر رہیگا یعنے حلالہ کرنیوالا نکاح کے بعد اوسکو طلاق دے تو اوسپر وہ عورت حلال ہوگی لوگ

خرابی ہے کہ اِس حرکت سے بی بی سے نفرت ہوجائیگی غرض کہ یہ سارے خرابیان
ایک ہی وقت طلاق دینے مین ہین ایک طلاق دینے مین مطلب بھی نکل آتا ہے
اورکوئی خرابی بھی لازم نہین آتی اور گوکہ طلاقون کا ایک ہی وقت دینا حرام نہین مگر
اِن خرابیونکی جہت سے مکروہ ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ اوسکے طلاق دینے مین کوئی لطیف
بہانہ کرے درشتی اور حقارت کے ساتھ نچھوڑے بلکہ جو رنج ناگہانی جدائی کا اوسکو ہوگا
اوسکے دورکرنیکے لئے کوئی چیز ہدیہ اور تحفہ دیکر اوسکا دل خوش کرے حضرت امام حسن
علیہ السلام طلاق بہت دیتے تھے اور نکاح بہت کرتے تھے ایک روز آپنے اپنے ایک
ساتھی کو بھیجا کہ ہماری دو بی بیون کو طلاق دیدو اور ہر ایک کو دس ہزار درم حوالہ کردو وہ
شخص حکم بجالایا اور جب لوٹ کر آیا تو آپنے پوچھا کہ اونکا حال کیا ہوا اوسنے عرض کیا کہ
ایک نے درم لیکر گردن جھکالی اور کچھ نہ بولی اور دوسری روئی اور چیخی اور مین سنا کہ کہتی
تھی یہ درم قلیل ہین داغ فراق یار سے حضرت امام حسن علیہ السلام نے سر جھکایا اور اوسپر
افسوس کیا اور فرمایا کہ اگر چھوڑنیکے بعد مین کسی عورت سے رجعت کرتا تو اوسی سے کرتا چوتھا
ادب یہ ہے کہ عورت کا راز ظاہر نکرے نہ طلاق مین نہ نکاح مین کیونکہ عورتون کے راز کے
فاش کرنیکے بابمین صحیح حدیث مین بہت وعید واقع ہے جیسا کہ مسلم مین بروایت
ابی سعید منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت مین سب سے بری حالت مین وہ ہے جو
اپنی بی بی کا راز فاش کرے اور بعض صلحا سے مروی ہے کہ اونھون نے اپنی بی بی کو
طلاق دینا چاہا لوگون نے اون سے پوچھا کہ اوسکے بابمین آپکو کیا شک ہوا ہے فرمایا
کہ عاقل آدمی اپنی بی بی کے راز کا پردہ فاش نہین کرتا جب اونھون نے طلاق دیدی تو
پوچھا گیا کہ آپنے اوسکو طلاق کیون دی فرمایا کہ مین اجنبی عورت کا حال کیون کہون

فصل سی و ششم آداب عدت کے بیان مین

واضح ہو کہ عدت کی تین قسمین ہین ایک طلاق کی دوسری خلع کی تیسری وفات کی پس حاملہ طلاق والی کی عدت اوسوقت تک ہے کہ وضع حمل ہو جاے اور جس مطلقہ عورت کو حیض آتا ہو اوسکی عدت تین حیض ہے اور جو نہ حاملہ ہو نہ اوسکو حیض آتا ہو جیسے نابالغ لڑکی یا وہ بوڑھیا جسکو حیض نہین آتا یا ایسی عورت جسکا حیض کسی بیماری کے سبب سے منقطع ہو گیا ہو تو ان سبکی عدت تین مہینے ہے اور خلع والی کی عدت ایک حیض ہے اور جس عورت کا خاوند مر جاے اور حاملہ نہو تو اوسکو چاہئے کہ چار مہینے دس دن عدت مین بیٹھے اور جو حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدت مین رہے عورت پر واجب ہے کہ جب اوسکا شوہر مر جاے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے یعنی بناو سنگار سے توقف کرے مہندی یا سرخ اور زعفرانی جوڑا یا خوشبو استعمال نکرے روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوگ نکرے کوئی عورت کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے عدت مین رنگین کپڑا مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاے اور نہ خوشبو ملے مگر جبکہ پاک ہو حیض سے تو کچھہ استعمال کرنا قسط یا اظفار کا درست ہے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے یہ عبارت کہ نہ رنگے بالون کو اور ہاتھون کو مہندی سے **فائدہ** عصب یمن کی ایسی چادرونکو کہتے ہین کہ پہلے اونکا سوت ایک جگہہ کر کے علیحدہ علیحدہ تاگون سے باندہکر رنگ لیتے ہین پھر اوسکی چادرین بنتی ہین تو جس جگہہ سوت باندہا گیا تہا وہ سفید رہ جاتی ہے اور باقی رنگین جیسے آج کل رنگ برنگ کی چنری بنی جاتی ہے اور قسط اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے عرب کی عورتین حیض سے پاک ہونیکے بعد اوسکا استعمال کرتے ہین غرضکہ جس عورت کا شوہر مر جاے اوسکو سب آرایش کی چیزونکا

استعمال عدت کی حالت مین منع ہے اور سوگ سواے عدت وفات کے طلاق وغیرہ کی عدت مین نہین ہے اور جو عورت وفات کی عدت مین ہو اوسکو یہی چاہیے کہ جس گھر مین خاوند کے مرنے یا اوسکی موت کی خبر آنیکے وقت تہی اوسی مین عدت پوری ہونے تک رہے کہین باہر نہ جاے اور نہ کسیکی شادی یا غمی مین شریک ہو لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ایک جماعت سے یہ بہی مروی ہے کہ بسبب کسی عذر کے عورت کو اوسگہر سے نکلنا جائز ہے جب عدت تمام ہو سوگ دور کرے کہ اس مدت مذکورہ سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے پھر بعد سوگ کے اگر چاہے تو کسی نیک مرد خوش وضع کے ساتھ نکاح کرے اور جو سواے خاوند کے کوئی اور عزیزون سے مرے تو سوگ کرنا جایز ہے واجب نہین چاہے کرے چاہے نکرے لیکن تین دن سے زیادہ کسی اور کیواسطے سوگ کرنا حرام ہے زینب بنت ابی سلمہ کہتے ہین کہ مین ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین اوسوقت گئی کہ اونکے باپ ابوسفیان بن حرب مرگئے تھے پس حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک خوشبو منگائی جسمین زردی زعفران یا کسی اور چیز کی ملی تہی ایک لونڈی وہ خوشبو لائی آپنے اوسکو اپنے گالون ملا اور فرمایا کہ بخدا مجھکو خوشبو کی حاجت نہ تہی مگر مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے لا یحل لامراۃ تومن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت اکثر من ثلثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا یعنے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو اللہ تعالی اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس روز

فصل سی و ہفتم آداب عیادت کے بیان مین

واضح ہو کہ بیمار کی عیادت کرنا اسلام کے ایسے حقوق سے ہے جنہیں آپسمین ایک کو دوسرے کے ساتھہ استعمال کرنا چاہئے کیونکہ بیمار پرسی نہایت عمدہ چیز اور بڑے اجر کی بات ہے اور اخلاقاً ایک ضروری امر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کریگا بہشت مین جائیگا اور جب عیادت کرکے پھرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے مقرر ہوتے ہین تاکہ اوسپر شام تک درود پڑہین اور فرمایا کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو پکارتا ہے آسمان سے ایک پکارنیوالا یعنے فرشتہ کہ خوشی ہو تجھکو دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہو تیرا چلنا دنیا اور آخرت مین اور بنالیے تو جنت مین ایک مکان اور بہشت مین تجھے بڑا مرتبہ نصیب ہو عیادت کے آداب سے ایک یہ ہے کہ جب بیمار کے دروازہ پر جاے تو آہستہ کھٹکاوے اور اجازت چاہئے اور جب داخل ہو اوسکی بیماری کے سبب سے اپنے آپکو افسوس ناک بناوے اور گہر کے اندر مکانات اور دیوار وغیرہ کو نہ دیکھے اور دیر تک نہ بیٹھے اور بہت احوال پرسی نکرے مگر جس شخص کے بیٹھنے سے بیمار کو تشفی اور تسکین ہوتی ہو یا اوس شخص سے خدمت لینے مین کسیطرح کا اندیشہ نکرتا ہو تو اوسکو بیمار کے پاس ٹہرجانا چاہئے تاکہ اوسکا دل بہلے اور راحت و آرام پہونچے دوسرا ادب یہ ہے کہ اپنا ہاتھ بیمار کے ہاتھ یا پیشانی پر رکھے اور احوال پرسی کرے اور کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد من شر ما تجد امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ مین بیمار تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار تشریف لاکر یہی دعا پڑہی اور بیمار کیواسطے سنت یہ ہے کہ یہ دعا پڑہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد اور جب کوئی پوچھے کہ کیسا ہے تو گلا نکرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے حقتعالی دو فرشتے اوسپر متعین فرماتا ہے

کہ دیکھتے رہیں کہ جب کوئی عیادت کیواسطے آتا ہے تو وہ بیمار شکر کرتا ہے یا شکایت
اگر شکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خیریت ہے الحمد للہ تو حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ مجھپر
واجب ہے کہ اگر اپنے بندہ کو لیجاؤنگا تو رحمت کے ساتھ لیجاؤنگا اور بہشت میں پہونچاؤنگا
اور اگر صحت دونگا تو اس بیماری کے سبب سے اوسکے گناہونکو بخشونگا جو گوشت اور خون وہ
پہلے رکھتا تھا اب اوس سے بہتر دونگا غرض کہ بیمار کا ادب یہ ہے کہ گلا اور بے صبری
نکرے اور یہ امید رکھے کہ بیماری اوسکے گناہونکا کفارہ ہوگی اور جب دوا پئے تو دوا
پیدا کرنیوالے پر بھروسا رکھے نہ کہ دوا پر تیسرا ادب یہ ہے کہ بیمار کے سامنے تسلی کی
باتیں کرے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم عیادت کیلئے بیمار کے پاس آؤ
تو طمع دوا اوسکو زندگی کی دیکر یوں کہو کہ کچھ خوف نہیں اچھا ہو جائیگا اللہ تیری عمر میں
برکت دے اسلئے کہ یہ کہنا تقدیر کی باتکو نہیں پھیرتا اور بیمار کے دلکو خوش کر دیتا ہے
چوتھا ادب یہ ہے کہ بیمار کے پاس ایسی باتیں نکرے کہ جس سے اوسکو غصہ آئے
یا کسی طرح کا رنج پہونچے اور اوسکے روبرو رونے پیٹنے بھی نہیں کہ اوس سے وہ پریشان ہو
بلکہ ہمیشہ اوسکو تشفی دیتا رہے اور ہمت دلاتا رہے تاکہ اوسکو فرحت ہو پانچواں
ادب یہ ہے کہ جب عیادت کو جائے تو اوسکے لئے صحت اور شفا کی دعا مانگے حضرت
بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرمایا آپنے کہ جب کوئی آدمی
ہم سے بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ اوسپر پھیرتے تھے اور فرماتے
تھے دور کر بیماریکو اے پروردگار آدمیونکے اور شفا دے تو ہی شافی ہے نہیں کوئی شفا
مگر تیری شفا وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماریکو اور اس دعا کے سوا چار دن قل پڑھکے
مریض پر دم کرے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو دم کرتے تھے اپنے اوپر معوذات اور پھیرتے تھے
اپنے اوپر ہاتھ اپنا جہانتک پہونچ سکتا تھا اور جو سناسب سمجھے تو بیمار سے اپنے
واسطے بہی دعا کرائے کیونکہ اوسکی دعا اکثر قبول ہوتی ہے حضرت عمر فاروق رضی
اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی بیمار کے
پاس جا تو اوس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اسواسطے کہ اوسکی دعا فرشتوں کی دعا کے
مثل ہے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ جسکے پیٹ مین درد
ہوا اپنی زوجہ کے مہر سے کچھہ لیکر شہد خریدا اور برسات کے پانی مین گہول کر پئے شفا
پائیگا اسواسطے کہ حق سبحانہ تعالی نے مینھہ کے پانی کو مبارک فرمایا اور شہد کو شفا اور عورت
کے مہر کو جو بخشدین سازگار و خوشگوار فرمایا ہے جب یہ تینون چیزین باہم ملینگے
تو بے شک شفا پائیگا

فصل سی و ہشتم آداب تجہیز و تکفین میت کے بیان مین

واضح ہو کہ موت ایسی چیز ہے کہ کسی ذیروح کو اوس سے نجات نہین انسان کو
اگرچہ کتنی ہی مدت تک عیش و آرام سے زندگی بسر کرے مگر موت اوسکو نچہوڑیگی
اسلئے ہر مسلمان مرد و عورت کو لازم ہے کہ جب بیماری بڑہ جاوے اور امید زندگی کی
منقطع ہو جاوے تو اپنے گناہون سے توبہ کرے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے
اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے اور دروازہ
توبہ کا کہلا ہے جب بندہ صدق دل اور خلوص نیت سے اپنے مالک کیطرف
رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے فضل و کرم سے اوسکی توبہ قبول فرماتا ہے اور اوس کے گناہون
سے درگذر کرتا ہے اور یہ بہی ضرور چاہئے کہ جو بندون کے حق اوسکے ذمہ ہون جیسے

قرضہ یا امانت یا غصب وغیرہ اونکو فوراً ادا کرے یا اونکے مالکون سے معافی چاہے
اسواسطے کہ حقوق عباد سے بدون ادا یا معافی کے خلاصی نہین ہو سکتی اور جو اوسوقت
کسی وجہ سے نہو سکے تو اپنے وارثون کو وصیت کر جاسے تاکہ وہ اوسکی طرف سے ادا
کرین اور یہہ بہی مریض پر واجب ہے کہ اللہ تعالی کے ساتہہ جو رب العلمین اور ارحم الراحمین ہے
نیک گمان رکہے اسلئے کہ اللہ پاک کے ساتہہ حسن ظن رکہنا دخول جنت کا باعث
ہے پس جب کسی مسلمان پر آثار موت کے ظاہر ہون تو مستحب ہے حاضرون کو کہ منہہ اوس کا
قبلہ کیطرف پہیرین اور سنت ہے کہ سیدہی کروٹ پر لٹاوین جسطور سے کہ زندگی مین
سونا سنت ہے اگر چیت لٹاوین تو پانؤن اوسکے قبلہ کیطرف کردین اور اوسکے سر نیچے ایک
پاک تکیہ رکھکر ذرا اوپر اوٹہاوین تاکہ منہہ اوسکا قبلہ کیطرف ہوجاے تو یہ بہی جایز ہے اور واجب
ہے اوسکے اقربا پر اگر اقربا نہون تو اون مسلمانون پر جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا
قبل وقت تغرغر کے یعنے پہلے اوس سے کہ دم اوسکے گلے مین آجاے کہ یہ حالت سخت
کی نہین رہتی ہے بعضے علما نے کہا ہے تلقین کرنا مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک شہادتین
کی تلقین سے یہ مراد ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان سیدنا محمداً عبدہ
ورسولہ اور بعضون کے نزدیک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیکن اسطور سے تلقین کرین
کہ آپ پڑہ پڑہ کے اوسکو سنائین کہ وہ سنے اور سمجہے اوسکو نہ کہین کہ تو بہی کہہ اسواسطے کہ یہ
وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہے مبادا کہ انکا کہنا اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب کمال تکلیف کے
انکار کر بیٹہے تو یہ اوسکے حق مین بہتر نہین پس حاضرین کو چاہیئے کہ اوسوقت تک تلقین کرتے
رہین کہ مرنیوالا ایکبار شہادتین صراحۃً یا اشارۃً کہلے پہر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین
اگر بعد اسکے کوئی بات دنیا کی اوسکے منہہ سے نکلے تو پہر اسطور سے تلقین کرین علے ہذا القیاس

یہانتک کہ اوسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوجاے مرنے والیکے پاس سورہ یسین
اور سورہ رعد پڑہنا مستحب ہے اور جبکہ مر چکے تو آنکہین بند کرنا مستحب ہے اور ایک پٹی
کپڑے کی اوسکی ٹہوڑی کے نیچے سے ڈالکر اوپر سر کے باندہ دین تاکہ منہ اوسکا
پہیلا نرہ جاے اور مکہی وغیرہ منہہ مین نہ جاسکے آنکہین بند کرنیوالا بند کرتے ہوے پڑہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اللہم یسر علیہ وامرہ وسہل علیہ ما بعدہ واسعدہ بلقائک
واجعل ما خرج الیہ خیرا مما خرج عنہ بعد اسکے میت کے پانون پہیلا دین
لڈ سکڑ نہ جائین اور ایک تلوار یا کچہہ قدرے لوہا اوسکے پیٹ پر رکہدین کہ پہول
نجاے اور اوسکے نزدیک خوشبو مثل عطر و گلاب وغیرہ کے رکہی جاے جبتک کہ
میت کو غسل ندیا ہو قرآن پڑہنا اوسکے پاس مکروہ ہے بعض علما کے نزدیک جائز
نہین سمجہا میت کے پاس حیض اور نفاس والی عورتون کا اور اوسکا کہ جنابت
مین ہو اور بعض علما کے نزدیک اسمین کچہہ مضایقہ نہین میت کے اقربا اور ہمسایہ
اور اہل محلہ کو خبر کرنا اسکی موت سے مستحب ہے میت کو چارپائی یا تخت پر رکہین
زمین پر نہ ڈالدین جیسا کہ رسم ہنود کی ہے اسلیئے کہ اثر زمین کا اوسکے بدن کو
کچہہ تغیر نہ کردے اور زمین پر ڈالنے مین ہتک اور اہانت بہی مردہ کی ہے حالانکہ
تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف مین آئی ہے جلدی میت کی تجہیز و تکفین مین
مستحب ہے اور میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ
بعض لوگ ادا کرین تو سب کے ذمہ سے ادا ہوجاے اور جو کوئی ادا نکرے تو سب
گنہگار ہون جب میت کو غسل دینے کیلئے تختہ پر لٹائین تو قبل اوسکے مستحب ہے کہ

تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلے اوس تخت کو صندل یا اگر یا عود سے دہونی
دین بعدہ میت کو اوسپر لٹائین اور گردا اوسکے وہی دہونی رکھین اور پانون اوسکے
قبلہ کیطرف کرکے لٹائین اسطور سے کہ منھ بہی قبلہ کیطرف ہو جاوے میت کے
بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالین مگر بے ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکے ستر پر
ڈالدین اور غسل کا پانی خطمی یا عراقی یا بیر کے پتے ڈالکر گرم کرینا اگر کوئی چیز انمین سے
میسر نہو سکے تو فقط گرم پانی ہی کافی ہے غسل دینے والا پہلے اوسکے استنجے کی جگہ
سے کلوخ یا پتھر سے نجاست دور کرے پھر کپڑے کی تھیلی ہاتھ مین پہنکے میت
کی طہارت کرے اور اوس تھیلی کو دور کرے پھر ہاتھ دہو کر اپنی اونگلی پر کپڑا لپیٹ کر
دانت ہونٹھ میت کے مل دے اور دونون نتھنون مین پھر اوسکے منھ اور ناک مین میت کے
پانی نڈالے کیونکہ مردہ زندے کیطرح منھ اور ناک سے پانی نہین نکال سکتا پھر سب وضو پورا
کروے وضو سے پہلے پونچون تک ہاتھ میت کے نہ دہوتے کہ یہ سنت زندے کیواسطے
ہے میت کیلئے ہاتھ دہونا غسل دینے والے کا کافی ہے پھر ڈاڑہی اور سر کے بال اگر
ہون تو خطمی یا عراقی سے دہوا اگر یہ میسر نہو تو صابون وغیرہ سے دہوے بعد اسکے میت کو
بائین کروٹ پر لٹا دے داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سے پانون تک ڈالے کہ بائین طرف جو
حصہ جسم کا تخت سے متصل ہو وہان تک پانی پہونچ جاوے یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنے
مین سینے سے شروع کرے سب بدن میت کا ہاتھ سے ملے مگر ستر کی جگہہ تہیلی ہاتھ مین
پہنکر کپڑا لپیٹ کر ملے خالی ہاتھ سے ستر کی جگہہ نملے کہ ہاتھ لگانا اور دیکھنا ستر کی
جگہہ کا روا نہین ہے پھر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کے بائین طرف سر سے پانون
تک تین مرتبہ پانی بہاوے اور اوسیطور سے بدن اوسکا ملے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے

یہ دوسرا غسل ہوا ان دونون مرتبہ وہ پانی چاہیے جو کہ بیری کے پتے وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو پھر اوسوقت میت کی پشت کو غسل دینے والا اپنے گھٹنون اور ہاتھون یا سینے سے غرض جسطرح ہو سکے تکیہ لگا کر اوسکو بٹھائے اور پیٹ اوسکا آہستہ آہستہ نیچے کو ملے اگر اوسکے پیٹ سے کچھہ نکلے تو اوسے دہو ڈالے اعادہ غسل اور وضو کا نکرے پھر میت کو بائین کروٹ پر لٹا کے داہنے طرف سر سے پاؤن تک تین مرتبہ پانی بہاوے اِس مرتبہ کے پانی مین چاہیے کہ تہوڑا سا فقط کافور ملا ہوا ور بیری کے پتے وغیرہ اوسمین نہوا ور جوش بہی نکیا ہو یہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سے یہ معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہے اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو تو بہی غسل ہو جائیگا اسلیے کہ وجب ایک ہی مرتبہ ہے پھر اوسکے تمام بدن کو کپڑے سے پونچھہ ڈالے اگر بعد اوسکے بہی کچھہ اوسکے بدن سے خارج ہو تو اوسکو بہی دہو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے اگر مرد کے بال اور داڑہی ہو تو اوسپر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہین کہ چند خوشبوئین مثل عطر و گلاب و صندل وغیرہ کے ایک جگہہ جمع کرتے ہین میت کے دونون ہتیلیون اور تلوؤن اور ماتھے اور ناک اور دونون گھٹنون پر کہ یہ اعضا سجدہ کے ہین کافور لگائین اور حنوط اوسکے کفن پر بہی لگائین میت کے بال اور ناخن کاٹنے جائز نہین لیکن جو ناخن کہ ٹوٹ گیا ہو تو اوسکا کاٹنا درست ہے بہتر یہ ہے کہ میت کو غسل وہ دیوے جسکے ساتھہ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا مین کوئی غسل کے احکام نہ جانتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متقی اور پرہیزگار اور امین ہو اور احکام غسل کے جانتا ہو لڑکیان لڑکے اگر مراہق ہون یعنے حد بلوغ کو نہ پہونچے ہون تو جائز ہے کہ اونکو غسل مرد یا عورتین دین اگر عورت مرجاوے اور وہان کوئی عورت نہلانے والی اوسکی نملے یا مرد مرجاوے اور وہان

توی مرد نہلانیوالا اوسکا نہ ملے تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنے ہاتھ سے اوسکا تیمم کردے
اگر محرم کوئی نہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کروے کفن دینا میت کو فرض
کفایہ ہے کفن سنت مردون کیلئے تین کپڑے ہیں آزار لفافہ قمیص کفن کفایت دو
کپڑے ہین آزار لفافہ کفن ضرورت کم اس سے ہے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا
اوسمین چھپ جائے ازار اور لفافہ نام ہے اون چادرون کا کہ اون دونون کو کفنانیکے
وقت نیچے اوپر ڈالکر بچھاتے ہین جس چادر کو اول بچھاتے ہین اوسکو لفافہ کہتے ہین اوس
چادر پر جو دوسری بچھاتے ہین اوسکو ازار کہتے ہین ہر ایک چادر اتنی ہو کہ مردہ تمام سر
پاؤن تک اوسمین چھپ جائے اور ہر ایک چوڑی اسقدر ہو کہ مردکو جو اوسپر لٹائین تو دونو
کنارے اوسکے داہنے بائین جانب سے اوسمین نیچے اوپر آجائین قمیص اوس کفنی کو
کہتے ہین کہ جسمین کلیان اور آستین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کیلئے پانچ کپڑے ہین
درع خمار ازار لفافہ خرقہ اور کفن کفایت تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سے مکروہ
ہے اور کفن ضرورت اس سے کم ہے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چھپ جائے
درع اور قمیص مین اسقدر فرق ہے کہ قمیص اوسکو کہتے ہین کہ جسکو مرد پہنتے ہین اور
درع اوسکو کہتے ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینے کے اوپر چاک کرتے ہین قمیص
مونڈہون سے اوپر کفنانیکے وقت بھی درع اور قمیص مین ایسا ہی چاک کرنا چاہئے درع
اور قمیص جو زندگی کیوقت نام تھا ان لباسون کا بعینہ یہی نام رہا بعد موت کے بھی اگرچہ
قطع وضع انکی مخالف ہے زندگی کے وقت سے خمار اوڑہنی کو کہتے ہین خرقہ سینہ
بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندہون سے ٹخنون تک چاہئے اور عرض اسقدر
ہو کہ مردہ اوسمین چھپ جاوے درازی خرقہ کی تین ہاتھ ہے عرض اوسکا بغلون سے گھٹنون تک

نیچے تک اسقدر کہ کھنے اوسمین چھپ جائین طول خمار کا دو ہاتھ عرض اوسکا ایک ہاتھ
بعضون نے کہا کہ اگر دو بالشت اوسکا عرض ہو تو بہتر ہے مرد کے کفنانیکا یہ طور ہے
کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھائین مثلاً بوریا یا چارپائی یا تختہ صندل اور اگر کی دہونی
اوسکو دیکے خوشبو اوسپر چھڑکین پھر لفافہ پر ازار بچھائین پھر اوسپر بھی دہونی دیکے خوشبو
چھڑکین بعد اوسکے آدہی کفنی ازار پر بچھائین اور آدہی میت کے سر کے طرف رہنے
دین پھر اوسکو بھی دہونی دیکے خوشبو چھڑکین یہ معلوم ہو چکا کہ دہونی صندل اور اگر کی چاہیے
پھر مردیکو پاک کپڑے سے پونچھ ڈالین پھر حنوط سر اور داڑہی پر اور کافور سجدے کے ساتون
اعضا پر لگا کر غسل کی جگہ سے مواضع ستر کے چھپائے ہوئے کفن پر لا کے رکھین پھر کفنی کے
چاک مین سر اوسکا ڈالکر کفنی پہنائین اور وہ آدہی کفنی کہ سر کیجانب مین رکھی ہوتی ہے
اوسکو سر سے پیر تک پھیلا دین پھر پہلے ازار کو بائین طرف سے اوسپر لپیٹین پھر کفن کی دونو طرفین
سر اور پاؤن کیجانب کی باندہ دین تاکہ اوڑنے کھلنے کا خوف نرہے عورت کے
کفنانیکا یہ طور ہے کہ اول خرقہ یعنے سینہ بند ایک پاک چیز پر بچھا دین پھر اوسپر لفافہ
لفافے پر ازار ازار پر درع یعنے کفنی پھر ہر ایک کو دہونی دے لین اور خوشبو اوسپر
چھڑک لین جسطور سے کہ مرد کے کفنانے مین بیان کیا گیا ہے بعد اوسکے عورت کا
بدن پونچھکے حنوط اوسکے سر پر اور کافور سجدے کے ساتون اعضا پر لگا کر بدن اوسکا چھپائے
ہوئے غسل کی جگہ سے لا کے کفنی پر لٹائین بعد اوسکے کفنی پہنا دین پھر سر کے بال
اوسکے دو حصہ کر کے سینے پر کفنی کے اوپر رکھین اور خمار یعنے اوڑہنی اوسکے سر
پر کھلی ہوئی اوڑہا کر دونون حصے اوسکے بالونکی اوڑہنی کے دونون جانب مین چھپا
پھر خمار کے اوپر ازار ازار کے اوپر لفافہ لپیٹین جسطور سے کہ مرد کے کفن مین بیان ہوا

بعد اوسکے خرقہ سینے کے اوپر بغلون سے نکالکر گھٹنون کے نیچے تک لپیٹین اس
وضع سے جو بیان ہوا ہے پہلے بائین طرف سے داہنی طرف لائین پھر داہنی طرف سے
بائین طرف پھر کنارہ سے اور کمر کی جگہہ کفن کو باندہ دین تاکہ ستر محفوظ رہے اگر میت کے
ماتھے یا سینے یا کفن پر کلمہ طیب اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھدین تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ
اوسکو بخشدیگا اگر سوا لود پیٹ سے مرا ہوا پیدا ہوا لڑکی ہو یا لڑکا تو اوسکو ایک پاک
کپڑے مین لپیٹ کر گاڑ دین اوسکو زندونکا سا کفن نہ دین جیسے کہ ہاتھ پاؤن نہ بنے ہون
جائین تو نہ کفنائے جائین بلکہ ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کر گاڑ دے جائین نیا
پرانا کپڑا کفن مین برابر ہے مگر پرانا ہو تو دھو لین چنانچہ حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے مرض الموت مین اوس کپڑے کیطرف دیکھکر جو اونکے بدن مبارک مین تہا فرمایا کہ
اس کپڑے کو دہو کر دو کپڑے اوپر زیادہ کرکے مجھے کفن دو حضرت عایشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یہ کپڑا پرانا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نئے کپڑے
کے لئے زندے زیادہ مستحق ہین میت پرانے ہی کیلئے مستحق ہے سفید کپڑے کا کفن بنانا
مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کا کہ یہ تمہارے بہتر لباسون مین ہے اور اوسمین
کفناؤ اپنے مردونکو مردون کیلئے ریشمین اور زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہے جنکے
اوسکو زندگی مین اونکا پہننا مکروہ ہے عورت کیلئے یہ سب درست ہے جیسے کہ اوسکو زندگی
مین انکا پہننا درست ہے اگر سوا اون کپڑے کے کہ مرد کیلئے مکروہ ہین نملے تو اوسکے
واسطے ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہو اور چاہئے کہ مرد کا کفن ایسے کپڑے کا بنا دین کہ

پہنتا ہو جمعہ اور عیدین میں اور عورت کا ایسے کپڑا کہ بہتی ہو ماں باپ کے گہر جاتے وقت
نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے اگر ایک مسلمان بہی نماز پڑہ لے تو سب چہوٹ جائینگے
ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہے جیسے کہ غسل کے بیان میں معلوم ہوا جنازہ کی نماز میں پہلے نیت
شرط ہے اور دو ارکان ہیں رکن اول چار تکبیریں کہنا یعنے ابتدائے نماز میں کہے اللہ اکبر
پہر بعد ثنا کے اللہ اکبر کہے پہر بعد درود شریف کے اللہ اکبر کہے پہر بعد دعا کے
اللہ اکبر کہے دوسرا نماز میں کہڑا ہونا بعضے علما نے کہا ہے کہ تکبیر اولی شرط ہے رکن
تین ہے تکبیریں ہیں سنتیں اس نماز میں تین ہیں تکبیر اولی کے بعد ثنا پڑہے یعنے سبحانك

اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك وجل ثنائك ولا الہ غیرك

دوسری تکبیر کے بعد نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پڑہے اور جو درود یاد ہو مثلاً اللھم

صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی

اٰل سیدنا ابراھیم انك حمید مجید تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑہے مثلاً اللھم

اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان

اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں جو دعا یاد ہو پڑہے لیکن جو دعا کہ حدیث شریف میں
ہو اوسکا پڑہنا اولی ہے اگر میت غیر مکلف ہو یعنی کہ اوسپر تکلیف عبادی کی خدا کے
طرف سے نہیں یعنے مجنون اصلی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون مرد ہو تو یہ دعا پڑہے اللھم

اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ شافعا ومشفعا برحمتك

یا ارحم الراحمین اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو یہ دعا پڑہے اللھم اجعلھا

لنا فرطا واجعلھا لنا اجرا وذخرا واجعلھا شافعۃ ومشفعۃ برحمتك

یا ارحم الراحمین پہر دعا پڑہنے کے بعد چوتہی تکبیر کہکے داہنی طرف منہہ پہیر کر سلام
کرے اور سلام مین یہ پڑہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر ایسی ہی بائین طرف
کو پہلی تکبیر مین ہاتہہ اوٹہانا کانون تک ہے باقی تکبیرون مین ہاتہہ اوٹہانا درست
نہین امام چارون تکبیرین بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ لیکن جیسے نماز پنجگانہ
مین اور سلام داہنے طرف کا بلند آواز سے کہے جنازے کے سینے کے برابر کہڑا ہونا امام
کا مستحب ہے میت عورت ہو یا مرد اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو بہی سینے کے برابر کہڑا ہو
تین صفین کرنا اس نماز مین مستحب ہے یہانتک کہ اگر سات آدمی ہون تو ایک امام ہو اور
تین شخص اوسکے پیچہے کہڑے ہون اور دو شخص اونکے پیچہے اور ایک سبکے پیچہے تاکہ
تین صفین ہوجاوین اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص پر تین صف آدمیونکی
نماز پڑہے تو اللہ تعالی اوسکو بخشدیگا اس نماز کی سب صفون سے پچہلی صف مین ثواب زیادہ
ہے برخلاف نماز پنجگانہ کے اوسمین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہے ایک شخص حاضر ہوا اور
بعض تکبیرین ہو چکی ہین تو نماز مین داخل نہو جب تک امام تکبیر نکہے پس جب کہے تو یہ امام کے
ساتہہ تکبیر کہکر داخل ہوجاے برخلاف اوس شخص کے جو حاضر تہا پہلی تکبیر کیوقت اور اوسکو
کچہہ دیر ہوگئی امام کے ساتہہ تکبیر نہ کہہ سکا تو وہ دیر نکرے تکبیر کہکر امام کے ساتہہ شریک
ہوجائے کہ اسقدر ضرورت ہے اور ضرورتین معاف ہین ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا
چار تکبیرون کے بعد تو وہ بہی دیر نکرے جلد تکبیر کہکر کہڑا ہوجاے پہر جب امام سلام پہیر
چکے تو وہ شخص تنہا تین تکبیرین متصل بغیر دعا اور درود کے کہہ کے سلام پہیر دے پس اگر
اوسکے آگے سے میت کو اوٹہالیا قبل پورے ہوجانے چار تکبیرونکے تو نماز اوسکی
باطل ہوگئی جنازہ لیجلنا اس وضع سے سنت ہے کہ مردنکو چارپائی پر مثل چارپائی

جو کچھ ہو اوسپر لٹاکے اوسکے چارون کونے چار مرد کندہون پر رکھکے لیچلین مگر ضرورت کیوقت کہ اوٹھانیوالے کم ہون تو جسقدر کہ میسر ہون جایز ہے چاہیئے کہ جنازہ باری باری ایک دوسرا اپنے کندہے پر لیتا ہوا جہانتک مقصود ہو لیجائین جنازے کے لیچلنے مین جلد چلنا سنت ہے لیکن نہ اسقدر کہ دوڑاتے لیچلین کہ جنازیکو حرکت اور اضطراب ہو چھوٹے بچونکا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتھون پر لیجا سکتا ہے پیچھے چلنا جنازے کے بہتر ہے اور آگے چلنا بھی جایز ہے مگر بہت آگے پیچھے چلنا مکروہ ہے داہنے بائین طرف جنازیکے نہ چلین بلکہ آگے چلین یا پیچھے سوار چلنا جنازیکے آگے دور دور اسقدر کہ اوسکی گرد او غبار کسی پر نپڑے جایز ہے سوار ہوکر چلنا جنازیکے ساتھہ مکروہ ہے جنازے کو سونڈہون اور گردون پر ڈالکر لیچلنا مکروہ ہے جنازہ دیکھکر جنازیکے لئے کھڑا ہونا ممنوع ہے مگر جو ارادہ کرے اوسکے ساتھہ چلنے کا تو درست ہے ایسی ہی جو کوئی نماز پڑہنے کی جگہہ مین ہو تو جنازہ دیکھکر نہ اوٹھے جبتک کہ اوسکو زمین پر نرکھدین ایسی ہی جبکہ جنازہ قبر کے پاس پہونچ چکے تو جبتک کہ جنازیکو کندہون سے زمین پر نرکھدین اوسکے ساتھہ والے نہ بیٹھین بغیر پڑہنے جنازیکی نماز کے جنازہ چھوڑکر چلا جانا منع ہے جنازیکی نماز پڑہکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست ہے مگر جسکے جانیمین اوسکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب ہے جنازیکے ساتھہ چلنے والے اپنے دلون مین خدا کا خوف کرتے ہوے اور اپنے گناہون اور موت کو یاد کرتے ہوے غمناک صورتین دلون مین گناہون سے توبہ کرتے ہوے چلین اور دنیا کی باتین کرتے ہنستے ہوئے نہ چلین بلکہ خاموش رہین بضرورت بات کرین جنازیکے ساتھہ چلتے ہوے کلمہ یا درود یا قران مجید یا کچھہ اور ذکر الہی پکار کر پڑہنا مکروہ تحریمی ہے جیسے عادت اس زمانے کے عوام الناس میں ہے بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر

لیکن اگر چاہین تو دلمین پڑہین عورتون کا نکلنا جنازے کے ساتہہ درست نہین ہے اسلئے
کہ جب عورتین ارادہ کرتی ہین گہر سے نکلنے کا قبرون کیطرف تو خدا کی اور فرشتونکی لعنت
ہوتی ہے ماتم مین سیاہ لباس پہننا اور مرد نے پر آواز کرکے رونا گریبان چاک کرنا سر منہہ
سینے زانو پر طمانچے مارنا یہ سب حرام ہے دفن کرنا میت کا فرض کفایہ ہے بغلی قبر بنانا
سنت ہے اگر زمین کہین کی نرم ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکے تو صندوقی قبر بہی بنانا درست ہے
بغلی بنانیکا طور یہ ہے کہ میت کے برابر طول اور گہری ایک آدمی میانہ قد کے سینے کے
برابر کہودی جاے پہر اوسمین قبلہ کیطرف بغل مین زمین سے لگا کر اوتنی ہی لانبی اور کہودی جاے
اسقدر چوڑی کہ اوسمین مردہ بخوبی سما جاے اس جگہہ کو لحد کہتے ہین اوسمین مردیکو اوسکی پہلو
پر لٹاوین اور منہہ اوسکا قبلہ کیطرف کر دین اور اوسکے پیچھے ایک مٹی کا تکیہ لگا دین تاکہ منہہ اوسکا
قبلہ کیطرف سے پلٹ نہ جاے پہر کچی اینٹین یا لکڑیان وغیرہ لحد کے منہہ پر رکہکر بند کر دین پہر
اوسمین مٹی ڈالکر قبر بناوین صندوقی قبر بنانیکا یہ طور ہے کہ لانبی اور گہری اوتنی ہی
کہودیجاے لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اوسمین دونون بغلون سے لگا کر کچی اینٹین چن دین لکڑیان
یا تختے کہڑے کر دین اور مردے کیلئے اوسمین کشادہ جگہہ ہے اس صندوقی قبر مین لحد
نہین کرتے پہر مردیکو اوسمین رکہین بعد اوسکے اون کچی اینٹون پر کہ چنی گئی ہین یا تختون
یا لکڑیون پر کہ کہڑی کیگئی ہین رکہہ کے چہت بناوین مگر اس وضع سے کہ مردے سے جدا
رہے پہر اوسپر مٹی ڈال کے پوری قبر بناوین اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک
سنت ہے اگر قدر سے زیادہ ہو تو مضایقہ نہین قبر کو چوکون مدور نہ بناوین بلکہ اوسے
ڈہلوان مثل کوہان شتر کے ہو مردیکو جسقدر لوگ بخوبی قبر مین اوتار سکین اوتارین اوسمین
کچہہ عدد معین کی شرط نہین ہے لیکن چاہئے کہ اوتارنیوالے قوی ہون کہ مردیکو آرام

اور آہستگی سے لاکر قبر مین رکھین عورت کو قبر مین اوسکے محارم اوتارین جیسے بیٹا یا باپ
یا بہائی اگر یہ نہون تو جو اقربا اوسکے کہ نزدیک ہون قرابت مین وہ اوتارین یہان تک کہ
قریب کے موجودیت مین بعید نہ اوتارے مگر جو ضرورت ہو تو بعید کے اوتارنے مین بہی
کچہہ مضایقہ نہین میت کے اوتارنیکے واسطے عورتون کو قبر مین آنے دین اسلیئے کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون اور کافرون کا قبر مین داخل ہونا منع فرمایا ہے جب میت کو
قبر مین رکہین تو پڑہین بسم اللہ علی ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب میت کو قبر مین رکہہ چکین تو گرہین کفن کی کہول دین منھہ دکہانا میت کا قبر مین جایز ہے
جب تختے رکہہ چکین تو تختون پر تین لپ بہر بہر کے سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہے
اول بار کی مٹی ڈالنے مین یہ پڑہنا چاہیئے منہا خلقنکم دوسرے بار کی مٹی ڈالنے
مین یہ پڑہے وفیہا نعیدکم تیسرے بار مین یہ پڑہے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری
قبلہ کیطرف قبر مین داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مردے کے نیچے چادر یا کچہہ کپڑا بچہانا
قبر مین مکروہ ہے اگر کہین کی زمین بہت نرم ہو یا ریتلی ہو کہ قبر نہ بن سکے تو میت کو
تابوت مین رکہکر گاڑنا درست ہے خواہ تابوت لوہیکا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا پس اگر
تابوت مین گاڑین تو سنت ہے کہ اوسمین مٹی کا فرش کرین اور اندر کیطرف بہی
مٹی سے لیس دین دفن کرنیکے بعد پانی چہڑکنا قبر پر مستحب ہے طور اوسکا یہ ہے کہ
پہلے سرہانے سے پائینتی تک قبلہ کیجانب تین بار چہڑکا جائے پہر اوسطور دوسری
جانب کو جتنی مٹی قبر کی ہو اوتنی ہی اوسپر ڈالے زیادہ اور کم کرنا اوس سے مکروہ ہے
دفن کیوقت عورت کی قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے تختے رکہنا عورت کی قبر پر سر کیطرف سے
مستحب ہے اور مرد کی قبر پر پاؤن کیطرف سے اگر تختے رکھتے ہین سوراخ باقی بچجائے

تو بند کرنا اونکا مستحب ہے تا کہ مٹی مردے پر نگرے پکی اینٹین لحد کے منہ پر رکھنا
مستحب ہے اور بوریا رکھنے مین اختلاف ہے بعضون نے کہا مکروہ اور بعضون نے
کہا درست ہے پکی اینٹین یا مضبوط لکڑیان لحد کے منہ پر رکہنا مکروہ ہے مگر جس جا
درندون کے خوف و خطر ہو تو محافظت کیلئے میت سے ذرا فرق سے رکہنا درست
ہے دفن کرنا میت کا رات مین مکروہ نہین ہے لیکن دن مین بہتر ہے میت کا
دفن کرنا اوس گورستان مین بہتر ہے کہ جسمین علما اور صلحا اور بزرگ مدفون ہون
جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہے کہ تہوڑی دیر تک وہان قرآن مجید اور دعا
اور درود پڑہتے رہین اور پڑہنے کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکے حق مین
مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب سوال مین خدا سے درخواست کرتے رہین اور وہ
جو اس زمانہ مین رسم ہے کہ میت کو دفن کر کے چالیس قدم سب چلے جاتے ہین پہر وہان سے
لوٹ کر قبر پر آکر فاتحہ پڑہتے ہین بدعت اور مخالف سنت کے ہے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ مردہ کی دفن کے بعد اسقدر قبر کے قریب ٹہرین جسقدر کہ ایک اونٹ کے
ذبح کرنے اور اوسکی تقسیم مین وقفہ ہوتا ہے اصل مطلب یہ ہے کہ مردہ کو بوجہ اسکے
کہ یہ منزل اول ہے وحشت ہوتی ہے اور یہ وحشت اوسکے حق مین مضر ہے پس حسب
مندرجہ بالا وہان ٹہرنا اور اوسکے حق مین دعاء خیر کرنا ضرور ہے جو قبر ٹوٹ جاتی ہو اسکا
درست کرنا جائز ہے مگر ویسی ہی چہوڑ دینا بہتر ہے کہ مومن کی ٹوٹی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت
ہوتی ہے قبر کی گچکاری کرنا اور مٹی سے لیسنا اور اوسپر لکہنا اور عمارت بنانا نزدیک
محققین فقہا کے یہ سب مکروہ ہے لیکن بعضی معتبر کتابون مین لکہا ہے کہ سوائے گچکاری کے
پچہلی تین باتین درست ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل سی و نہم آداب تعزیت کے بیان مین

واضح ہو کہ تعزیت کرنا مصیبت والونکی سنت ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص تسلی دے کسی مصیبت زدہ کو تو اوسکو مصیبت زدہ کے مانند ثواب ملیگا مصیبت
زدہ اس سے عام ہے کہ اوسکا کوئی مرگیا ہو یا اور کسی آفت مین گرفتار ہوا ہو جو کوئی اوسکو
صبر کرنے پر رغبت دلاتا ہے اور اسکی پاس جا کے یا خط و کتابت سے اوسکی تسلی کرتا
ہے تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا آفت رسیدہ کو صبر کرنے پر اجر ملتا ہے
اسلئے کہ یہ شخص اوسکے صبر کرنیکا باعث ہوا ہے مستحب زمانہ تعزیت کا مرنیسے تین دن تک ہے
اسکے بعد پھر مکروہ ہے لیکن اگر تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ اوسوقت حاضر نہو تو
جب ملے اوسوقت تعزیت کرنا جایز ہے لیکن دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہے اور قبل
دفن کرنیکے تعزیت بہتر نہین مگر جو اہل میت پر بہت غم و الم ہو تو قبل ہی مضایقہ نہین
تعزیت میت کے سب اقربا کے پاس جا کر کیجانا مستحب ہے لیکن جوان عورت کے
پاس جانا منع ہے مگر جس سے کہ از روئے شرع پردہ نہو تو اوسکو درست ہے اور طریقہ تعزیت
کا یہ ہے کہ پہلے مصیبت زدہ کو سلام کرین پھر اوس سے مصافحہ کرین اور نہایت تواضع
و انکسار سے پیش آئین اور فضول باتین نکرین اور نہ مسکرائین بلکہ اوس سے یہ کہین اللہ تعالے
میت کی بخشش کرے اور تجھکو اوسکی مصیبت پر صبر نصیب کرے اور ثواب عطا
فرماوے تعزیت کے سب لفظون سے بہتر وہ لفظین ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا وہ یہ ہین ان اللہ ما اخذ ولہ ما
اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی یعنے اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز اوسنے لی اور جو چیز اوسنے دی (جو چیز اوسنے لی وہ اوسیکی ملک ہے)
اور ہر چیز کا اوسکے نزدیک ایکوقت مقرر ہے یا یون کہے اعظم اللہ اجرک و احسن

عزاك وغفر لميتك مستحب ہے کہ ایسے کلمات تعزیت مین کہے کہ جن سے
اہل مصیبت کے دل پر صبر اور تسکین حاصل ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کیلئے اونکے بیٹے کی مرنیکی مصیبت مین جو کلمات کہ ارشاد فرمایا تہا اوسکا
حاصل یہ ہے کہ مال اور اولاد اور قبایل ہمارے خدا کی بہتر بخششین ہین اور اوسکی عاریتین
ہین ہمارے پاس کہ ہمین ہوئی فائدہ لیتے ہین ہم اون سے چند روز پہر ان سبکو لے لیگا ہم سے
پس جسوقت کہ دی اوسنے یہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہے اور جبکہ لے لے تو
حق اوسکا صبر ہے اور تیرا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سے اور اوسکی عاریتون سے
فائدہ لیا تو نے اوس سے خوشی اور نیک حالی مین پہر لے لیا خدا نے اوسکو تاکہ
اجر دے تجھکو جزع فزع مت کر کہ یہ ضایع کر دیگا تیرے اجر کو اگر ظاہر کیا جاے کچھ تیری
مصیبت کا ثواب تو خواہ مخواہ تہوڑا جانیگا تو اوسکے مقابلہ مین اپنی مصیبت کو پس
امیدوار رہو تو اللہ تعالیٰ کے وعدیکا یہانتک کہ تمام ہوچکے پس چاہئے مسلمانون کو کہ
ایسے ہی کلمات تعزیت مین کہین مردے کی تعلّی کا ذکر کرنا منع ہے اسلئے کہ جب اوسکی
تعلّی کوئی کرتا ہے تو فرشتہ قبر مین اسکو جھڑکتا ہے کہ تو ایسا تہا جیسا یہ کہتے
ہین کافر کیواسطے بہی تعزیت کرنا درست ہے مگر اوسے یون نہ کہے کہ بخشے اللہ
تعالیٰ تیرے مردیکو بلکہ یون کہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکا عوض دے تجھکو مستحب ہے کہ اہل مصیبت
اکثر اوقات پڑہتا رہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اگر تعزیت کرنیوالا
اہل مصیبت کو یہ کہے کہ بڑی مصیبت پہونچی تجھے بعضون نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے بعضون نے
کہا کفر تو نہین لیکن بڑی خطا ہے مستحب ہے محلے والونکو اور اون دوستون کو جو
قرابت رکہتے ہون کہ طعام پکا کر مصیبت والونکے پاس بہیجین اگر اہل مصیبت طعام کہانیکو

اونکو سمجہا کے کہلائین اسواسطے کہ اگر وہ زیادتی غم یا حیا کے سبب سے نہ کہا نینگے تو اونکو زیادہ ضعف ہو جائیگا پہر ضروری کاروبار مین ہرج واقع ہوگا اور بعض علما یہ فرماتے ہین کہ تین دن تک کہانا بہیجنا درست ہے اسلئے کہ یہ تعزیت کے دن ہین ضیافت لینا اہل مصیبت سے مکروہ اور بدعت شنیع ہے جیسے عوام الناس اس زمانے مین لیتے ہین خصوصًا دیہات مین کہ اگر اہل مصیبت ضیافت نہ دے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہین خدا اونکو نیک توفیق دے

فصل چہلم آداب زیارت قبور کے بیان مین

واضح ہو کہ زیارت قبرون کی مستحب ہے اسلئے کہ زیارت بیرغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور طریقہ زیارت کا یہ ہے کہ جب قبرون کے پاس جاوے تو زیارت کرنیوالا قبلہ کیطرف اپنا منہ کرکے یہ دعا پڑہے السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم لاحقون نسال الله لنا ولکم العافیة اور بعضون نے کہا ہے کہ اپنا منہ میت کے منہ کے سامنے کرکے اوسپر سلام پڑہے اور دعا کرے اور مستحب یہ ہے کہ سورہ یسین اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار پڑہکے اوسکا ثواب میت کو بخشے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص نے قبرونکے پاس سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑہا اور اوسکا ثواب مردونکو بخشا تو دیا جائیگا ثواب اوسکو اوسقدر کہ جتنے مردے وہان ہونگے زیارت قبور کی جمعہ کیدن بعد نماز کے بہتر ہے اور ہفتہ کو شب مین آفتاب نکلنے تک اور پنجشنبہ کو اول روز اور آخر روز مین مومنین کی روحین جمعہ کی شبکو چہوٹتی ہین پہلے آتی ہین اپنے قبرونکو پہر اپنے گہرونکو اور دو عیدین کی اور محرم کی شب مین اور شب برات مین بہی روحین مومنین کی اپنے گہرونکو آتی ہین پہر آواز نرم سے اپنے اقربا کو کہتی ہین کہ ہمارے واسطے کچہ خیرات و صدقات کرو پس اگر اونہون نے کچہ کیا ہے تو دعا دیجاتی ہین ورنہ ناخوش ہوکر چلی جاتی ہین قبرستان

مین ننگے پاؤن جانا مستحب ہے اور قبر پر بیٹھنا یا اوسپر تکیہ کرنا اور ہاتھ لگانا اور آگ جلانا اور سر
کیطرف نماز پڑھنا اور اوسکو روندنا اور اوسپر پیشاب اور پاخانہ منع ہے پہولون کے درخت یا سبز
گہانس یا کچہہ اور سبزی کے قسم سے قبر پر جمانا بہتر ہے کہ جبتک وہ تر و تازہ رہتا ہے خدا کی ثنا کرتا ہے
اور میت کو اوسکی تسبیح سے انست ہوتی ہے اور زائر کو چاہئے کہ میت کا ویسا ہی ادب لحاظ کرے
جیسا کہ اوسکی زندگی مین کرتا تہا یعنے اگر دنیا مین بسبب اوسکی بزرگی کے ادب کی راہ اوس سے
دور بیٹھتا تہا تو زیارت کیوقت بہی اوسکی قبر سے دور کہڑا رہے یا بیٹھ جاوے اور جو زندگی مین
اوسکے قریب بیٹھتا تہا تو اب بہی قریب بیٹھے اور مراد بزرگی سے یہ ہے کہ متوفی ناتے کی راہ سے
بڑا ہو جیسے والدین وغیرہ یا دین کے جہت سے بزرگ ہو جیسے اوستاد پیر عالم درویش وغیرہ اور سلام
پڑہتے وقت اسلئے ادب کرنا چاہئے کہ میت سلام کرنیوالیکو پہچانتی ہے اور اوسکا جواب دیتی ہے
عورتونکو قبرونکی زیارت کیواسطے جانا منع ہے اسلئے کہ وہ بہت نرم دل اور بیصبر ہوتی ہین ذرا سے
صدمے مین جزع اور فزع کرنے اور رونے پیٹنے لگتی ہین اور اکثر نادان عورتین بدعقیدگی کی وجہ سے
ایسی چیزون مین کفر و شرک مین مبتلا ہو جاتی ہین خصوصاً آجکل کے جاہل لوگ دین سے بیخبر جو
قبرون پر جاکے روتے اور پیٹتے ہین اور اونکا طواف کرتے ہین اور میت سے مراد مانگتے ہین اور
حاجت روا سمجہتے ہین یہ سب افعال منع اور شرک و بدعت ہے لیکن اگر اہل میت صاحب مقدور ہو اور کچہہ خیرات
کرے تا کہ میت کو ثواب پہونچے تو بہتر ہے اور مستحب ہے کہ ولی میت کا اول شب کو کچہہ تصدق اپنے
مقدور کے مطابق کرے اور اگر محتاج اور تنگدست ہو تو چاہئے کہ دو رکعت نفل پڑہکر ثواب اوسکا مردے
کی روح کو بخشے امید ہے کہ اللہ تعالی میت کو بخشدیگا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد الحمد کے دس دس بار آیة
الکرسی اور سورۃ الہکم التکاثر پڑہنا چاہئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اول شب میت پر سخت
ہوتی ہے پس رحم کرو تم اپنے مردون پر خیرات کرنے مین ۵

خاتمہ

یہ بندہ ناچیز خدا تعالی کا شکر ادا کرتا ہے کہ برکت اپنے حبیب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رسالہ کو تالیف و درسنہ ۱۳۱۱ ہجری مقدسہ مین عہد مبارک اعلی حضرت قدر قدرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و زمان وزارت عالیجناب معلی القاب نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی و بحسن تائید قدر دان اہل کمال سرچشمۂ جود و افضال مہاراجہ راجہ رام بہوپال بہادر والی سمستان گدوال ختم کرایا الحمد للہ اولا و اخرا و ظاہرا و باطنا مین امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اس عاصی کو دعاء خیر سے مستفید فرمائین

قطعہ تاریخ از مؤلف

بپاس خاطر احباب ذی شان | نوشتم این کتاب نیک انجام
مؤلف از سر سیحت رقم زد | مرتب شد دلا برہان احکام ۱۳۱۱ھ

ولہ

گرد تالیف چون من مسکین | این کتاب معلم الاداب
گفت تاریخ طبع از سر ہوش | نسخہ لاجواب و عمدہ کتاب ۱۳۱۱ھ

تقریظ نتیجہ فکر معلی سر آمد علما و فضلا اکمل الکملا ابلغ البلغا عالیجناب فیضمآب مولانا مولوی ملا عبد القیوم صاحب ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ گلبرگہ

بر سراپای برہان الاحکام فی آداب الاسلام گذشتم راستی برہانی است قاطع و حجتی است ساطع بر استعداد و خوش سلیقگی مؤلف کتاب بلا دعراق و نظر بن شایستہ ہر گونہ مدح و ثنا و صد آفرین شود

کتاب فی سرایرہ سرور | مناجیہ من الاحزان ناجی

سرت فی جسم معتدل المزاج		کراح فی زجاج او کروح

ہمانا بکار آمد پیر و جوان و ہر طفل دبستان است خدا مولف را جزای خیر دہاد و ہمہ اہل اسلام را توفیق تخلق باخلاق مسطورہ مذکور کتاب مہیا کناد

تقریظ و تاریخ رشحۂ قلم اعجاز رقم منبع البرکات مجمع الحسنات شناسای مراتب صعود و نزول دانای مطالب نفوس و عقول جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول روکش ظہوری و طغرا ملک الشعرا عالیجناب مولانا مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلیٰ مددگار ناظم صاحب صیغۂ خانجات ملک سرکار عالی

فراوان حمد و شکر اوس علیم و دانا کے لئے سزاوار ہے جسکی ذات اپنے تصدیق وجود پر آپ ہی برہان و دلیل ہے بے نہایت درود اوس ادب آموز آداب شریعت کو زیبا ہے جسکا امی ہونا کشف علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل ہے نامحدود احسان ہے اون حضرات اصحاب کبار و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا جنہوں نے آداب اسلام بدلایل و احادیث خیر الانام ہمکو سکہایا اور بے انتہا منت ہے اون ائمہ کبار رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی جنکی قوت اجتہادیہ نے طریقہ پای اتباع سنت سنیہ و مسایل فقہیہ ہم تک پہونچائے ہمکو اون پیروان دین متین کا بہی تہ دل سے شکریہ ادا کرنا ضرور ہے جو لوگ ان احکام شرعیہ کو بحسب مصالح اوقات اونان عوام کو تفہیم و قابلی علوم سے آسانی کیجانب رجوع کر رہے ہیں ہمیں منت اوٹہانا اون بزرگواروں کا بہی لوازمات سے ہے جو اپنی زبان خیر بیان میں مطالب و مضامین خلاصۂ کتب عربیہ کو سلیس زبان میں اردو میں تالیف کرکے دریا کو کوزہ میں بہر رہے ہیں منجملہ ان حضرات کے ہم اگر مولف کتاب ہذا مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب حیدرآبادی ابن مولوی محمد سراج الدین صاحب مرحوم کو بہی سمجہیں تو بجا ہے اور اس کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام کی تالیف و طبع و انتخاب مسایل

ہیں اونھوں نے جو جو دقتیں ہمارے لئے آسان فرمائے ہیں اونکی ذات پر ہم جس قدر فخر کرین زیبا ہے الحمد للہ ہمارے ملک دکن مین بھی ایسے فرد منتخب موجود ہین جنکے وجود سے عالم فیضیاب ہو المنۃ للہ ہمارے فرقہ اسلامیہ مین ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرض کفایہ ادا کرنیوالا پیدا ہوتا ہے جس سے زمانہ کامیاب ہو رہا ہے دانستہ مین اس زمانہ اخیر کے تعلیم کیلئے ایسی کتاب کی تالیف ہونا ضرور تہا جسکا ثواب مولف نے حاصل کیا ہے اور اس کتاب کو جو عہدہ دار یا دیندار تعلیم اطفال اہل اسلام مین داخل کرنیکی سعی کرے اوسکے لئے یہ کام عبادت ہو رہا ہے میں اوسکی تعریف مین زبانکو قاصر سمجھکر قطعہ تاریخ و فقرہ دعائیہ پر ختم کلام کرتا ہون تا وہ دعا مقبول انام ہو الٰہی تیرے فضل و کرم بے نہایت سے بحصول مرادات دینی و دنیوی مولف کا بخیر انجام ہو

قطعہ تاریخ

چو برہان محقق کرد تالیف	کتاب عمدہ در آداب اسلام
مغلی گفت سال الطباعش	کتاب مستند برہان احکام

رای عالیجناب مستطاب معلی القاب والاخطاب نواب نادر بہبود علی مرزا صاحب بہادر سیوم تعلقدار و مددگار نال اول تعلقدار صاحب ضلع رایچور

رسالہ برہان الاحکام فی آداب الاسلام مولفہ مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب معتمد راجہ صاحب بہادر گدوال مین نے دیکھا یہ رسالہ نہایت ہی عمدہ ترتیب سے تالیف کیا گیا ہے عبارت بھی سلیس اردو ہی اور نہایت کار آمد روزمرہ آداب جمع کئے ہین بالخصوص زمانہ حال کے طلبہ کے درسی کتب مین اگر شامل کیا جائے تو میرے خیال مین طلبہ کیلئے نہایت ہی مفید ہی اگر مجھے موقع ملیگا تو مین بالضرور نواب عماد الملک بہادر سے ذکر کرونگا

تقریظ دلپذیر و تواریخ بے نظیر تراوش طبع عالی مصدر نازک خیالی عالم مدقق فاضل محقق نکتہ سنج ناظم بے ہمتا جامع الکمال مجمع الافضال کلام معجز نظام سخن ہمپایۂ الہام ملک سخندانی بلاد معانی رائیس جناب الحاج ابو المعالی مولوی محمد رفیع الدین حسین صاحب تفنیس کورٹ انسپکٹر ضلع رائچور تلمیذ حضرت معلی صاحب مدظلہ العالی

سبحان اللہ یہ کتاب ہے یا ادب اور اخلاقی مضامین کا گنجینہ یہ رسالہ ہے یا اسلامی مطالب کا خزینہ یہ کوئی اندرونی امراض کا نسخہ ہے یا اصلاح دماغ کیلئے لخلخہ یہ ایک پاک تالیف او مخدومی جناب الحاج مولوی محمد برہان الدین صاحب کی عرق ریزی کا نتیجہ یا یون کہئے کہ انکے بے بہا کوششون کا ثمرہ سچ تو یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ہم مسلمانون کیلئے ایک بڑا مستحکم اور پہلی الا درجہ بویا ہے اور ان اخلاق کو جو تخلقوا باخلاق اللہ کے مصداق ہیں اردو عبارتین صاف صاف سمجھایا ہے واقعی یہ کتاب اس قابل ہے کہ ابتدا سے تعلیم مین شریک کیجائے اور ہر مسلمان کے سر اور آنکھون پر جگہ پائے خدا تعالی مولوی صاحب موصوف کو اسکا اجر عظیم عطا فرمائے اور سب مسلمانون کو اسکے عمل کی توفیق والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تواریخ

چو فصل بہار آمدہ بر زمین	ہمین مژدہ آمد پے مسلمین
درین روز مطبوع شد این کتاب	ز تالیف ذیجاہ برہان دین
ہمہ پر ز مضمون پر آب و تاب	معانی است شیرین تر از انگبین

مطالب گران قیمت و لاجواب | چهل گنج آداب هست اندرین
بیاض است یا روکش روی حور | سواد است یا طرهٔ حور عین
کشیده خط نسخ بس باختہ | خط خوب این هر خط پر حسین
یقیناً تصدق شود هر زمان | بهر سطر این گیسوی عنبرین
بهر نقطهٔ این بگردد نثار | سویدای دل نافهٔ مشک چین
درین کهنه سالی بچشم فلک | نیامد کتابی دگر همچنین
همی گویدت هر که بیند کتاب | براین کار خوب است صد آفرین
دهد بیکران اجر در دو جهان | ترا خالق آسمان و زمین
زهی سال فصلی نوشتم نفیس | خوشا چاپ برهان احکام بین

ایضا

چاپ گردید این کتاب بی مثل از فضل حق | نام پاکش در حقیقت خوب تر موضوع گشت
سال تاریخش چو پرسیدم ز هاتف ای تقیر | شد ندا برهان احکام این عجب مطبوع گشت

ایضا در صنعت صوری و معنوی بابسته عیسوی و فصلی

زهی کتاب برهان دین شده تالیف | چو نسخه که بر او جهان دل نثار بود
نفیس هجری و هم سال عیسوی پی طبع | هزار و هشت صد و نود و چهار بود

تقریظ چکیدهٔ کلک گوهر سلک علامهٔ زمان فهامهٔ دوران مرجع دیدهٔ صنایع عجیبه خال چهرهٔ بدایع غریبه فضیلت دستگاه جناب مولوی سید عبید الله صاحب وکیل درجه اول مجلس عالیه عدالت سرکار عالی خلف الصدق حضرت مولوی سید حامد عباس صاحب مرحوم

نتیجۂ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قندھاری قدس سرہ

پسندیدہ ہین سارے آداب اسلام
بہت ہی خوب ہین آداب اسلام

تمام عقلا کا اتفاق ہے کہ حقیقتاً اسلام ہی ایک ایسا سچا ہادی اور اچھا رہنما ہے جسنے تمام بنی نوع انسان کی اصلاح اور بہبودی کے وہ عمدہ عمدہ طریقے اور آئین وضع کئے جن سے نہ صرف مسائل عبادات اور وسایل ریاضات اور اصلاح آخرت اور افلاح عاقبت سے واقفیت ہوئی بلکہ قوانین معاہدات اور آئین معاملات اور آداب معاشرت اور اطوار موالفت بھی ایسی عمدگی سے بتلائے اور ایسی درستی سے جتلائے جس سے بڑھکے بتلانا کسی اعلیٰ سے اعلیٰ حکیم کے امکان مین نتھا اور اوسکے اعلیٰ ماہرین اور عمدہ واقفین نے بھی جنکے عام القاب علماء اعلام اور خاص خطاب فقہاء اسلام ہے اسکے مسایل مین وہ وہ موشگافیان اور نازک خیالیان کین ہین جنکی نزاکت و متانت حکماء انگلستان کی بھی مسلمہ ہے مگر کل مسایل کچھ ایسے دقیق عبارات و متین اشارات اور مشکل زبانون اور مجمل بیانون مین مدون اور مبین تھے جنکی تعلیم و تعلم اور تعمیم و تفہیم نہایت دشوار بھی خصوصاً تعلیم صبیان اور تربیت نسوان تو بہت ہی نا ممکن تھی الحمد للہ کہ اندنون ہمارے ایک معزز فاضل اور مکرم کامل جناب حاجی مولوی محمد برہان الدین صاحب نے جو مہاراجہ گدوال کے جلیل القدر عہدہ دارون مین ہین اوس دشواری اور دقت کو نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھہ مبدل فرمادیا یعنے مولوی صاحب موصوف نے اردو زبان مین اسلام کے ان تمام آداب کو نہایت عمدہ ترتیب اور بہت ہی اچھی ترکیب سے جمع فرمایا جس سے زیادہ سہل اور آسان اور مفید بخش اور

تک بیان ہونا مشکل ہے میری دانست مین مولوی صاحب ممدوح نے وہ کام کیا ہے جسکی ملک اور زمانہ کو نہایت ضرورت تھی اور ہے یہ رسالہ جس غرض کیلئے ترتیب دیا گیا ہے اوس غرض کی تکمیل کیلئے نہایت ہی کافی اور وافی ہے

تقریظ ریختہ خامۂ بلاغت شمامہ نثار عدیل شاعر نامی وجلیل فرمانروائے قلمرو سخندانی سر آمد انشای شیوا بیانی عالی نژاد والا نہاد جناب مولوی محمد سجاد حسین صاحب سجاد میر منشی محکمہ اول تعلقداری گلبرگہ

خدایا قسم ہے اپنی عبودیت کی کہ مین نے بغیر برہان و حجت کے تیری معبودیت مطلق کو بجان و دل قبول کیا فاشهد ان لا اله الا الله بندگان قرب حضور گواہ ہین کہ الست بربکم کے ساتھہ بلی کہنے والون مین ایک مین ہی تھا تو اشوقا الی تجلی طور اور شمع وادی ایمن ہے اگر کسی کیلئے اونکی لو لگانیوالی ہے تو ہمین بس وہ کوکب تابان رسالت جسکا لقب سراجا منیرا اور بشیرا و نذیرا ہے ظلمات جہل ابدی تجلی گاہ مین لیجانیکو کافی ہے فاشهد ان محمدا رسول الله صلی الله علیہ والہ واصحابہ اجمعین اما بعد خاکسار راقم سطور عرض پرداز ہے کہ جناب حاجی محمد برہان الدین صاحب ابن الحاج جناب محمد سراج الدین صاحب مرحوم نے جو رسالہ تحریر فرمایا ہے جسکا نام برہان الاحکام ہے سراسر مفید الاسلام ہے آداب معاشرت و معاد کا گنجینہ ہے جسکا ہر لفظ خاتم عقاید کا نگینہ ابتدا ولادت سے منزل اولین آخرت تک ہر منزل آراستہ بتایا ہے تمام مشکلات زندگی کو آسان کر دکھایا ہے مسلمانون پر جناب ممدوح نے کرم کیا سچ پوچھو تو بڑا کام کیا ہے اس جامعیت کیساتھ اردو مین ایسی کتاب نایاب ہے سبحان اللہ کیا کہنا ہر بات اوسکی لاجواب ہے تقسیم فصول مین نہایت دقت نظر کیگئی ہے مطلب کی

ایک راہ صاف مقرر کیگئی ہے چالیس فصلوں پر اسکی تقسیم اس حسن ادا سے کیا کا فیض
عمیم ہی احادیث معتبر اور اقوال مستند کا حوالہ نہایت سلاست سے دیا گیا ہی کتب
معتبرہ فن سے اقتباس مناسب کیا گیا ہی کوئی بات اپنی ایجاد نہیں سند موجود ہے
ہر جزئیہ کیلئے کلیہ خاص موجود ہی الحق مولف بزرگوار نے اسلامی حقوق کا نمونہ دکھایا
معاد و معاشرت کا طریق آسان بتایا ہے خدا کرے یہ رسالہ مقبول خاص و عام ہو
مولف و ناظرین و راقم سطور کا بخیر انجام ہو ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

تقریظ و تاریخ نتیجہ فکر بلند آسمان پیوند شمع افروز محفل شعر و سخن رونق
بخش مضامین جدید و کہن غازہ آبروی سخنوری گلگونہ رخسار نکتہ پروری
عالیمقدار و الاتبار جناب سید غلام محمد صاحب طرّاز جاگیردار دام

صانع مطلق نے اپنی صنعت کاملہ سے نوع انسان کو ایسا ذی جوہر و خردمند پیدا
کیا ہی اور اوسکے گنجینہ دل و خزینہ سینہ میں وہ وہ جواہر کمال و ہنر بیبہا رکھا ہی کہ جسکی
رنگارنگی دانش و انجلاے عقل و بینش کے دیکھنے کو آنکھہ مہر و ماہ کی جھپکی جاتی ہی
اور فرشتوں کے چشم میں بھی تاریکی آتی ہے انسان ضعیف البنیان بظاہر ایک مشت
خاک اور نحیف و مجہول ہے مگر اوسکے وجود میں چاروں عناصر کا شمول ہی اوسکی
ہستی ضعیف گویا ایک مجمع عقول ہے ہستی انسان جملہ اوصاف ظاہری و باطنی عقل و
فہم و دانش و علم سے موصوف ہی بہ خاص اوسکی ذات ہوش صفات پر موقوف ہے
اوسکے جوہر عقل و ہنر سے جو شئے کہ ظہور پاتی ہے ماشاء اللہ ایک مستند و مشہور ہو جاتی
ہی آپکمال کا ہر کام اس دار ناپائدار میں ہر وقت یادگار ہی بلکہ فیض بخش ہر کہ ومہ و ہر
دیار و امصار ہی چنانچہ میرے ایک مکرم و محترم رفیق و ذرہ نواز شفیق و مسافر مجمع مہر

وعنایات منبع لطف و نوازشات کریم الاخلاق عمیم الاشفاق جناب الحاج منشی
محمد برہان الدین صاحب ادام اللہ الطافہم جنکا وطن یار دکن ہے موضع بیسری تعلقہ
نرساپور ضلع اندور جناب کا مولد و مسکن ہے موضع مذکور آپکے بزرگون کی جاگیر ہے تمام موضع
شریف ملک مین انکی توقیر ہے آپ قریشی شیخ فاروقی ہین اور اولاد قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین حضرت مولانا و مرشدنا عبد الغفار عرف شیخ بڑے حقانی ہین آپکے
اوصاف حمیدہ اخلاق برگزیدہ مشہور جا بجا ہین اور آپ بوجہ ملازمت سمستان گدوال ضلع
رایچور مین سکونت فرمان ہین وہین ایام فرخندہ فرجام نسخہ برہان الاحکام فی آداب الاسلام
تالیف فرمایا ہے مسایل فقہ کو آسان کر دکھایا ہے اوس ایک باب فیض کے چالیس فصل
کئے ہین ماشاء اللہ کیا ریزہ ہا اور سپارہ ہا ہے مسائل ہین وصل کئے ہین یہ نسخہ گویا مجموعہ
مسایل ہے اسکا ایک ایک ورق مملو از آداب و دلایل ہے محاورہ صاف روزمرہ خوب
عبارت سلیس الفاظ مرغوب واقعی یہ نسخہ یادگار زمانہ ہے فیض بخش ہر طفل و جوان و پیر ہونیگا و سیگا آ
ہے جناب مولف کی تعریف اگر رقم کرون ممکن نہین کہ یکی از ہزار زیر قلم کرون لہذا چند اشعار پر
کسیف نے مضمون کو تمام کیا ہے باختصار فراوان اس آغاز کا انجام کیا ہے

نظم

لکھا وہ نسخہ آداب دین میرے مکرم نے
فقیہون کو بھی اک حیرت ہوئی جسکے مسائل سے

یہ باغ فیض کے گل طالبان دین کو چن لین
چہکنے مین ہزارون تجربہ ہے جائین عنادل سے

نہین چہ شاہد مضمون کی ہے غازہ پیرائی
بہار حسن پیدا ہے عبارت کے شمائل سے

نہین معقول کی جانب توجہ گر ہوئی یکدم
تو قائل کر دیا ہے خوب برجستہ دلائل سے

یہ نسخہ آپکا ایک مجمع فیض دو عالم ہے
عیان ہو حال کوئی دیکھ لے گر دیدۂ دل سے

نہیں ممکن زبان سے وصف اوس مقبول عالم کا
لہذا یہ دعا خیر ہے ہر دم ہر دل سے

رہی سرسبز تا فیض صبا سے ساحت گلشن
رہی عالم ہمیشہ فیضیاب اسکے مسائل سے

تجلی بخش ماہ جبتک ہے اور خورشید گردون پر
ہمیشہ بخشے طالب کو یہ اپنے دلایل سے

رہی نام مصنف حشر تک باخیر دنیا مین
یہی ہے بس دعا شام و سحر طرار کے دل سے

تاریخ

شدہ ترقیم چون این نسخہ خوب
کہ یکتا ہست در آداب اسلام

سنش طرار از فرط ادب گفت
شدہ تصنیف وہ برہان الاحکام

۱۳۱۱ھ

ایضاً

یہ نسخہ تالیف حق آگاہ چھپا
بے شبہ و شک خوب یہ واللہ چھپا

طرار دل صاف سے تاریخ ہوئی
یہ نسخہ تعلیم ادب واہ چھپا

تقریظ و تواریخ نتیجہ طبع وقاد ذی استعداد شمع شبستان اہلبیت بہار گلستان قابلیت معنی نگار شاعر شیرین گفتار ماہ منیر آسمان مہر و صفا جناب مولوی محمد مؤید الدین صاحب وفا

نیند سے ہوئی الگ رو طبیعت نکلی
دلمین آیا کہ کرون سیر چمن گھر سے نکل

موسم اچھا ہے ہوا اچھی ہے گلشن اچھا
ابر چھایا ہوا ہے چل رہی ہے سرد ہوا

آخرش از پئے گلگشت چمن چل نکلا
پہنچا جب وان تو عجب طرح کا جلوہ دیکھا

سارے مرغان چمن دل سے منا ہین خوشی
بلبلونکی ہے ہر یک شاخ پہ نغمہ سنجی

کہین کوکو سے فاختگان گلزار
کہین خوش لہجگے طوطی شیرین گفتار

کہین انگشت بسبزہ دانہائے شبنم سے سبحہ گردان بلبل ہے کہین نغمہ بنفشہ باران رحمت

سے وضو کر کے مستعد اداے سجدہ حضرت رب جلیل ہے کہیں بلبل گلزار ہم آغوشی
شاہد گل خار خشک منقار سے گلہا نغمہ ترکھلا رہی ہے کہیں فاختہ طوق آزادی
بگردن درویشانہ بکسوت خاکستری بالاے سرو صنوبر صداے یاہو یامن ہو لگا رہی
ہے کہیں نرگس شہلا شوق دیدار دلدار مین لبسان آئینہ محو حیران کہین سنبل یاد گیسوی
جانان مین سرتاسر آشفتہ و پریشان کسی جانب شہنشاہ گل اورنگ زبرجدین
اوراق اشجار پر ہزاران شان و شوکت و طمطراق جلوہ فرما کہین شمشاد آزاد مانند
چاکران حلقہ بگوش دست بر کش استادہ بیحیا ایک سمت گل شبو نوجوانان باغ کی
پاسبانی کیلئے سرمۂ بیداری انکھون مین لگائے ہوا اور دوسری طرف سوسن دہ
زبان بدعاے سلامتی و آبادی ملک دیہیم خسرو خورشید تاج کی دست تمنا اٹھاے ہوے
قطرہ ہاے شبنم برگ زمردین پر ایسے خوشنما کہ گویا آفرینندہ خزان و بہار نے دُر و زمرد کو
باہم پیوند دیا کسی جا لالۂ خونین سپر ہزاران داغ اندرو سینہ مین چھپاے ہوے موجود
کہین نسترین و نسترن زبان گوہرفشان سے معروف حمد حضرت رب ودود خوشہ ہاے
تاک اس وقت سے بیلون کے نیچے گرے پڑے ہین کہ گویا خوشہ پروین کو سرگردون کے
دست بیہوشوق نے توڑ کر صحن بوستان کی چنگیر مین ڈال لگائی ہے کسی گوشہ چمن کی
بلندی پر گیسوی پیچان سنبل باران شبنم سے نم ہو کر اہتزاز نسیم سحر وح بہک رہے تھے
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کوئی معشوقہ طناز نہا دہو کر زلف عنبرین جھٹک جھٹک کر سکہا
رہی ہے آب ہواے چمن مین وہ تاثیر نمایان کہ اگر کوئی نگار سادہ عذار چند لحظے قامت پذیر
ہو تو جوش نمو سے سبزۂ خط حسن کا دامنگیر ہو شفق باوجود اس رنگینی کے اوسکے لالہ زار کا
اوترا ہوا عکس نظر آتا ہی او چرخ اطلسی اوسکے سبزہ زار کے روبرو ایک پشتہ سبز دکہا دیتا ہے

فراش صبا روش روش کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کرتا ہے اور سقای ابر
جھوم جھوم کر چھڑکاؤ اور بیخ و بن اشجار اور کیاریوں میں پانی پہونچا رہا ہے ہر سو انہار مصفا
جاری اور ہر کنار نہر کا رچوبی گلکاری پانی سبزہ مینا رنگ میں ایسی آب و تاب دکھا رہا ہے
جیسے چشمہ مہر کشت زار سپہر میں الحاصل وقت ترقیم ثنای گلہاے بوقلموں و تعریف
میوہ ہاے گوناگون کام و زبان میں ایک عجیب رنگ کی تاثیر پیدا ہوئی کہ دل میں جو اندوہ
دائم و دائم دل میں تھی لیکن سبب اس آرائش گلشن اور ساز و برگ چمن کا معلوم نہیں ہوتا تھا
دل مشتاق نے کہا کہ دو چار قدم اور آگے بڑھئے اور کسی سے مستفسر حال ہوجئے جب آگے بڑھا
تو عند الدریافت مہتممان باغ سے معلوم ہوا کہ یہ تمام برگ و نوای عشرت اور سامان تہنیت اور
زینت اس سبب سے ہے کہ اندنوں جناب حاجی حرمین شریفین حاجی شیخ محمد ریاض الدین
صاحب عالم با عمل و فاضل اکمل نے ایک کتاب مسمی برہان الاحکام فی آداب الاسلام کمال جانفشانی
اور جانکاہی سے باستنباط اقوال پاکیزہ و روایات صحیحہ و احادیث معتبرہ جس میں آداب ابتدای
ولادت انسان سے انتہا عمر تک درج ہیں تحریر فرمائی ہے آجتک ایسی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی سبحان
اللہ واقعی یہ کتاب لاجواب ہے اور مطبوع طبائع ہر شیخ و شاب ہے خوبی اوسکی مضامین کی ہر کس پر
عیان ہے الحق سراسر مستغنی تعریف و بیان ہے ترجمہ عبارت سلیس نہایت فصیح ہر نقطہ اوسکا
خال عارض گلرخان اور ہر حرف اوسکا چہرہ پرداز گلزار زبان ہر لفظ معدن فصاحت و ہر فقرہ
مخزن بلاغت اردو بھی اسکا ایسا ہے کہ قابل فہم ہر خاص و عام ہے بیاض بین السطور چشمہ
نور ہے یا تجلی کدہ شجرہ کوہ طور ہے الغرض بلا شبہ یہ اعجاز نامہ علیلان علل عقائد فاسدہ کے لئے
خوشگوار دوا اور ہمدردی بخش ہے کہ ہر شخص خواہ کیسا ہی کم استعداد کیوں نہو صرف اسکے مطالعہ
سے باسانی فائدہ دینی حاصل کرسکتا ہے بالخصوص جن لوگون نے اپنے آبا و اجداد کی روش

خلاف طریقہ اختیار کیا ہے اُنکے راہ راست پر لانیکے لئے یہ نسخہ ایک عمدہ ہادی و رہنما ہے میرے نزدیک جناب مولف صاحب نے مردہ دلونکو مسیحای فرمائی اس پردہ مین اپنی کرامت دکہائی اللہ تعالیٰ جل شانہ دنیا و عقبیٰ مین اُنکا اجر نیک اونکو عطا فرماوے اور ناظرین عاملین کو بہی اُسکے مطالعہ سے نتیجہ لاتعد و لاتحصیٰ دکہاوے

تواریخ

باغ عالم مین چہپے احکام دین
شور جسکا شہرۂ آفاق ہے
نغمۂ بلبل یہ بہر سال ہے
ایک یہ گلدستۂ اخلاق ہے

ایضاً

شده طبع آداب اسلام زیبا
که جان را عزیز است و دل را حبیب
ز تالیف برہان دین محمد
سلیم و حلیم و شریف و نجیب
چو در خواستم سال فضلی ز ہاتف
بگفتا که وفا گو عجیب غریب

تقریظ رنگین تاریخ دلنشین جلیلہ قلم عطارد رقم و سپہر منظر شاعر جادو تقریر ماہر زبان شیرین سخن نازک خیال و لطیف بیان بہار گلشن خلق و تہذیب آب و تاب گوہر اعتبار و تادیب عالیمقدار ابوالاتحاد جناب مولوی سید چاند حسین صاحب جہھر از ضلع رائچور المتخلص بہ عرش

بہار آرای گلستان گیتی را نمایش و زینت افزای بوستان اسلام را ستایش و پیرو نسخہ دیدم خوشتر و کتابی فہم بستر الحق و از آداب اسلام گنجینہ و در احکام خزینہ الیست تالیف مکرم المحترم جناب الحاج مولوی محمد برہان الدین صاحب دام اللہ فیوضہم فی الجمعیۃ و الاجتماع احکام جلی عرق ریزی نموده و شہی نعمت غیر مترقبہ برای طالبان بہم رسانیده

فعلیم آن ادب آموز اسلام است و تعلیم آن باعث اجر و حقیقی ثواب عظیم به مولف عطا فرماید

تاریخ

صد شکر اندرین دور از سعی و جانفشانی — تالیف کرد خوشتر برہان نیک انجام

ای عرش خوب گفتی تاریخ انطباعش — مطبوع شد چه خوش این آداب دین اسلام ۱۳۱۱

قطعه تاریخ نتیجه فکر سلیم همپایه کلیم سخن آفرین کاشف علوم شرع متین افصح الکلام عالیمقام برگزیده اہل الله حضرت مولوی نذر الله صاحب ہاشمی عباسی امروہی ملازم سرکار آصف جاہی

کتابی طبع شد مطبوع دلہا — خوشا در علم آداب طریقت

سروش ہاشمی گفت از سر جوش — سنش برہان احکام شریعت ۱۳۱۱

تواریخ از نتایج افکار گہربار اوستاد کامل فن ناظم اقلیم سخن سر حلقه ارباب فضل و کمال سرخیل شعرای نازک خیال شاعر نامور وحید دہر حضرت مولوی میر احمد علی صاحب عصر اوستاد نواب آصف یار الملک بہادر

عصر برہان دین خوش اخلاق — چه رساله نوشت در ناسفت

سال تکمیل این ہمین ہاتف — واب اسلام بی نظیر بگفت ۱۳۱۱

ایضاً

برہان دین شفیق عصر — بنوشت رساله ہدایت

تاریخ دعائیه بگفتم — برہان الاحکام تا قیامت ۱۳۱۱

ایضاً

منشی برہان دین خوش مکرم — زد ور آداب یکی رساله رقم

از سر اسم ذات سالش شد	عالم آرا حدیقۂ خرم

ایضاً

منشی برہان دین خوش تقریر	در آداب سلک فکرش سفت
سال او فکر رو شنم ای عصر	لعل سر برق شمع تابان گفت

ایضاً

برہان دین منشی بنوشت یک رسالہ	راز نہان آداب از دید نش عیان شد
چون عصر فکر کردم از بہر یادگاری	فیض محیط دلکش سال کمال آن شد

قطعۂ تاریخ طبعزاد ستودہ خصال عنوان شرفنامۂ اقبال مضمون دیباچہ کمال شاعر شیرین مقال ناثر لایق و فایق عالیجناب میر الفت حسین صاحب عاشق خلف با شرف عالیجناب معلی القاب مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم کوتوالی ضلع رائچور

دیکھئے یہ کوشش برہان والا جاہ ہے	لیجئے آداب کے آنیکی سیدی راہ ہے
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا عاشق سے یون	نسخہ یکتا ادب آموز ہی واللہ ہے

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر صائب بلند مراتب بلبل گلزار سخندانی عندلیب گلستان معانی ناظم مناظم صفحۂ مضمون طرازی ناثر مناثر انشاپردازی معرکۂ شاعری پرزور جناب مولوی گل محمد صاحب شوریر منشی محکمۂ اول تعلقداری ضلع رائچور

چو از برہان دین تالیف گردید	عجائب نسخۂ با صد تب و تاب
بگفتم شور از روی ہدایت	کتاب خوب در اسباب آداب

تواریخ دلپذیر نتیجۂ فکر منیر مورخ با کمال سخنور بیمثال شاعر نامی ساحر فن تیرین

کلام سنجی آرای بر طرف شور جناب مولوی میر تراب علی صاحب زور محافظ دفتر خزانہ عامرۂ سرکار عالی

کتابی مولوی برہان دین تالیف نیکو کرد
دران تہذیب ایمان و رسم آداب اسلام است

رقم زد زور این تاریخ طبع روشن و واضح
سپہر دین مطبوع جہان برہان احکام است

ایضاً

یادگار اپنا جناب مولوی برہان دین
آپ نے آداب دین اسلام کے رسالہ لکھا

زور نے تاریخ اسکی طبع کی لکھی یہ خوب
نسخۂ برہان احکام اطہر اب چھپا

ایضاً

لکھی برہان دین نے خوب کتاب
با مضامین پاک روزہ نماز

زور نے لکھدیا سن مطبوع
چھپ گیا مخزن حدیث مجاز

تواریخ طبعزاد نیک نہاد روشن گہر فصاحت نظر بلاغت اثر سخنور جوہر جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اطہر منشی دفتر خزانہ عامرہ فرزند رشید جناب مولوی سید عبد اللہ حسینی صاحب افسر مرحوم جاگیردار موضع سرن پلی ضلع اندور

لکھی کتاب یہ برہان دین بہتر و خوب
بہت سے جسکی مضامین ہیں شرعی ہر آن

کہا یہ مصرعۂ تاریخ طبع اطہر نے
حدیث مصلح و ایمان کی چھپی بایقین

ایضاً

جزای نیک ہو برہان دین ہادی کو
مٹایا آپنے دنیا سے جرم و فسق و ستم

لکھا یہ اطہر مداح نے سن مطبوع
کتاب حامی اسلام و دین چھپی بہتر

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع گوہر فشان سخندان شیرین بیان بلاغت نشان فصاحت

عنوان جناب مولوی شیخ وارث علی صاحب حیران مؤلف نگار محافظ دفتر پولیٹیکل عنایت نسخہ کا

جو برہان دین سے پئی نفع عام | لکھی یہ کتاب ہدایت کے باب
مسمی ببرہان الاحکام ہے | کیا ہے احادیث کا انتخاب
ہوا دل سے سایل میں تاریخ کا | دیا فی البدیہہ یہ ادس نے جواب
تو حیران لکھو سال تالیف طبع | ہوئی ہے یہ بے مثل نادر کتاب

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر بلند استی پسند سخنور نامی شاعر گرامی علامۂ فن شیرین سخن جامع محاسن صوری و معنوی جناب مولوی میر خورشید علی صاحب المعروف خلف جناب شعلہ صاحب مرحوم

رخ حق تایید شد برہان دین را | بہشت احکام دین ادنیک اسلوب
زبہر سال طبعش ملہمہ الکنون | بگفت احکام شرع احمدی خوب

قطعہ تاریخ ریختہ قلم جواہر رقم روشن مزاج جودت امتزاج نورس بستان سخنوری نوباوہ گلستان سخنوری رشک خاقانی و انوری الشعر گوئی فرد جناب مولوی محمد عماد الدین صاحب محمد المجید حضرت مولوی رفیع الدین صاحب تخلص نفیس

اندرین ایام این خوش نسخہ تالیف شد | تحفۂ از کوشش برہان دین عبد الجلیل
کلک من بہر سال انطباعش زد رقم | مرحبا مطبوع گشتہ آداب اسلام جلیل

قطعہ تاریخ طبع زاد فضیلت بنیاد عالم یگانہ فاضل زمانہ ہنر و فرزانہ سخنگوی لطیف جناب مولوی حکیم داد علی صاحب تخلص شریف

نظر آوے اگر اللہ کا نام | ہے لازم اسکی عزت اور اکرام
مولف نے عدالت سے رہ حق | دکھائی ہے ہو اسکا نیک انجام
خطا یا سہو گر ہووے تو ہووے | بشر ہے کچھ نہیں ہے اسمین الزام

عمل نخود تا صفا دع ما کدر پر	کرو بس ہے یہی اک عقل کا کام
پئے تاریخ سال طبع اجزا	شریف ریست گو گر تا ہی ارقام
امام اربعہ کے تعیہ سے	دلیل فیض ہے برہان احکام

قطعہ تاریخ طبع زاد فضیلت بنیاد ابر کرم نوال سحاب مکرمت تمثال شاعر بےنظیر منشی رنگین تحریر جادو تقریر سراپا دانش و تمیز جناب مولوی حکیم عبد السبحان صاحب تخلص عزیز منشی محکمہ دوم تعلقداری ضلع محبوب نگر

معدن علم و عمل آن منشی برہان دین	گرد تالیف این کتاب بےبدل در سال حال
از سر اخلاص سال انطباعش ای عزیز	ہاتف غیبی بگفتہ شد کتاب بےمثال ۱۳۱۱

قطعہ تاریخ زادہ طبع سراپا دانش و بینش گرامی منش شاعر خوش گفتار فصیح الاشعار نظیری نظیر جناب مولوی محمد قادر حسین صاحب قدیر

فقیہ انجمن و ہادی اکرم	سہ برہان دین پاک اسلام
نمود این نسخۂ بےمثل تالیف	کہ موسوم است با برہان الاحکام
بحمد اللہ کہ زیب طبع ہم شد	بجہد سعی آن فرخندہ فرجام
قدیر از بہر سالش کرد چون فکر	بیک ناگاہ در دل گشت الہام
بگو از روی جمل سالش رقم کن	عجب مطبوع گشت این نادر احکام ۱۳۱۱

قطعہ تاریخ ریختۂ خامۂ عنبر شمامہ مجمع سعادات منبع فیوضات ہدایت منش افاضت منش مصدر انوار الٰہی زیبندہ خاندان صبغۃ اللٰہی یادگار شعرای حال سلف جناب حاجی سید شاہ روشن علی صاحب قادری متخلص صبغۃ اللٰہی متخلص شرف

ساکن قصبہ رایچور

منشی برہان الدین شرف خوش خلق	علما را نمود بیہمانی
بنوشت یک رسالہ گفتم سال	فقہ عالی کتاب لاثانی ۱۳۱۱

قطعہ تاریخ منجانب مطبع صبغۃ اللہی رایچور

این کتاب بے بدل برہان دین تالیف کرد	شور تحسین و ثنا برخواست از ہر چار سو
از سر اعزاز گشتہ مصرعہ تاریخ طبع	گشت مطبوع جہان برہان احکام نکو ۱۳۱۱

شرح تصدیق صاحب التحقیق عالم المعی افاضل لوذعی ملکی صفات قاضی القضات وارث مسند رسول الثقلین حضرت بلند مرتبت مولانا مولوی غلام حسین صاحب قاضی صاحب ضلع رایچور

کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام
مولفہ مولوی محمد برہان الدین صاحب سمہ سان کیدوال
ضلع رایچور دیدہ شد ماشاء اللہ نسخہ ایست عجب
و رسالہ ایست خوش مولف صاحب موصوف
تمام احکام آداب را فراہم نمودہ و بہ آئین نیک تقسیم
بابواب ساختہ جزاک اللہ فی الدارین خیرا برای تعلیم

غلام حسین

دینی این کتاب لازم تر است این امر مخفی نیست کہ درین زمان عوام الناس آداب اسلام کمتر یافتہ میشوند پس چہ خوش بود کہ یک جلد این کتاب نزد ہر مسلم باشد و این امر ضروری تر است کہ علماء قضات این نسخہ لاجواب بدارند و ہر مسلم را ارشاد کنند تا ہمہ آن نفع رسانند تا این کتاب محض برای تعلیم مفید است بلکہ تدریس و تخریج مسایل آنرا نیز معین و ممد است لہذا بمعاینہ کتاب مذکور بودہ این تصدیق نامہ از محکمہ دار القضاء ضلع رایچور بمولوی صاحب مذکور بمہر و دستخط خود دادہ شد کہ عند الحاجت بکار آید فقط مرقوم بست چہارم ربیع الثانی ۱۳۱۱ ہجری

خادم الشرع قاضی غلام حسین)

تمت بالخیر الراقم الاثیم سید محمود علی قادری غفر اللہ

تمت

اشتہار کتب مطبع صبغۃ اللہی رائچور

ہمارے مطبع مین ہر ایک قسم کے طبع کا کام بہت خوبی و خوش معاملگی کے ساتھ ہوتا ہے اگر کسی صاحب کو کچھ طبع کرانا منظور ہو تو بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر سکتے ہین فی الحال کتب ذیل مطبع مین موجود ہین قیمت بہ نظر رفاہ عام سکہ کلدار مقرر ہے۔

بحر الحیوۃ فارسی مصنفہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیری قدس سرہ جسکی خوبی خود مصنف ممدوح کے نام سے ظاہر ہے ۲ر

مکتوبات رحمانی مصنفہ حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ مصنف رسالہ نفس رحمانی ۴ر

ہدیہ صبغۃ اللہی ترجمہ رسالہ عربی حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس سرہ علم جفر مین نایاب رسالہ ہے ۱ر

اثبات السہو رسالہ مسایل سجدہ سہو کا جامع بہت نایاب ہے ۱ر

فال نامہ قرآنی مستخرجہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فالنامہ نہایت صحیح ہے ۱ر

فقہ مختصر منظومہ اردو جس مین فقہ کے مسایل نہایت اختصار کے ساتھ مرقوم ہین

اسرار برہانی ترجمہ نفس رحمانی جسکو حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی صاحب ممدوح قدس سرہ نے تصنیف فرمایا ہے جسکو مولانا بحر العلوم حضرت عبد العلی لکھنوی نے اپنے سینہ پر رکھکر فرمایا کرتے تھے کہ شیخ نے دریا کو کوزے مین بھرا ہے ۳ر

ابتہاج فی ذکر الحسین بن منصور الحلاج یہ نایاب قصہ حسین بن منصور کا ہے جسمین اونکے جذبہ کا مفصل حال درج ہے ۳ر

العقد النضر فی قصۃ الخضر اس رسالہ مین خضر علیہ السلام کے حالات نہایت تحقیق کے ساتھ محدثانہ طریق پر جمع کئے گئے ہین ۲ر

اوراد غوثیہ- جس کے مصنف علامہ مجمع البرکات سید السادات کہف الوریٰ غوث الاولیا حضرت شاہ محمد غوث گوالیری رحمۃ اللہ علیہ ہین خوبی کتاب کی نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۱۲ر

تصرفات برہانی یہ کتاب جامع حالات مرشدین خاندان صبغۃ اللہی حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس سرہ سے جناب مرشدنا مولانا حضرت شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ تک ہے جسکو سید شاہ روشن علی قادری الشطاری صبغۃ اللہی نے تالیف کیا ہے قیمت ۸ر

دیوان عصر نعتیہ مولفہ جناب مولوی میر احمد علی صاحب متخلص بعصر دام برکاتہ یہ نہایت دلچسپ قصائد ہین ۸ر

ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور یہ کتاب مستطاب نادر الوجود فارسی مین تھی سو وہ بھی عنقا صفت تھی اسکا ملنا سخت دشوار تھا اسمین کل اولیاء بیجاپور وغیرہم کا حال بخوبی مندرج ہے سو اسکو جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی نے اردو ترجمہ نہایت خوبی کے ساتھ فرمایا ہے قیمت عہ